Posted on Kitab Nagri

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
کتاب نگری
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted on Kitab Nagri

وحشتِ دِل

از قلم نازیہ زمان

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابے تجھے کیا نظر آرہا ہے؟"

"حور کے برابر لنگور ہے بھائی"!

"ہائے فیضان بھائی نے چپکے سے شادی رچالی؟"

"جیسے چادر میں چھپی ہوئی ہے شریف لگتی ہے سو بیوی ہی ہو گی ایسی ویسی تو کوئی نہیں"

مختلف جملے سنتے ہوئے نین تارا نے ایک نظر خود سے دو قدم آگے چلتے فیضان پر ڈالی۔ فیضان کے چوڑے شانے اسے حفاظت کا احساس دلا رہے تھے۔ شکر گزاری کے احساس کے ساتھ نین تارا نے اپنا ہاتھ دیکھا جو فیضان کے سانولے لیکن بھرپور مردانہ ہاتھ میں قید تھا۔ چلتے چلتے وہ لوگ ایک بہتر اور پکے مکان کے آگے جا کھڑے ہوئے۔ اس چھوٹے سے گاؤں میں شائد ہی کوئی ایسا مکمل پکا مکان بنا ہو۔ نین تارا کو ناز سا ہونے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

فیضان دروازہ کھول کر اندر بڑھا تو نین تارا نے بھی اس کے پیچھے قدم بڑھا دیئے۔ صحن کا فرش دھول مٹی سے اٹا ہوا تھا۔نہ جانے آخری بار کب جھاڑو لگی تھی۔

"فیضان اتنے سالوں سے اکیلے رہ رہے ہیں پھر مرد لوگوں کو کہاں عادت ہوتی ہے صفائی ستھرائی کی۔جو بھی تھا اب میں آگئی ہوں ناسب سیٹ کر دوں گی "

نین تارا مسکراتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں گھری گھر کا جائزہ لے رہی تھی اور مٹکے سے پانی بھر کر پیتا ہوا فیضان اس کا جائزہ لینے میں لگا ہوا تھا۔

"واہ رے اماں تُو تو مجھ کلوٹے پر بڑا احسان کر کے دوسرے جہاں کو نکلی ہے۔کہاں سے لاتا میں ایسی پری جیسی دلہن"

دل میں اپنی مرحومہ اماں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فیضان نے پانی کے گلاس میں اور بھی پانی بھرا اور گلاس لے کر نین تارا کی طرف بڑھا۔

"یہ لے پانی پی لے' گرمی کتنی ہے تجھے نہیں لگ رہی؟ اور اپنی چادر اتار کر ادھر رکھ دے۔گھر میں کس سے پردہ"

فیضان نے پلنگ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ نین تارا نے جھجکتے ہوئے چادر اتار کے پلنگ پر پھیلا دی اور پانی کا گلاس لے کر وہیں پلنگ پر بیٹھ کر گھونٹ گھونٹ پینے لگی۔اس کا سرخ کامدار جوڑا پسینے کی وجہ سے اس کے سانچے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

میں ڈھلے وجود سے چپک رہا تھا۔ فیضان اپنی قسمت پر شاداں و فرحاں یک ٹک نین تارا کو گھورے جا رہا تھا۔ آیا کہ وہ فیضان کے نکاح میں تھی اور فیضان اسے پوری برادری کے سامنے رخصت کر کے اپنے ساتھ لایا تھا پھر بھی نین تارا کو عجیب سی گھبراہٹ ہونے لگی فیضان کی نظروں سے۔ یہ نظریں ایک شوہر کی محبت بھری نظریں تو نہیں تھیں۔ نین تارا کو اپنے جسم پر چونٹیاں کاٹتی محسوس ہونے لگیں اور پانی کا وہ آخری گھونٹ حلق میں اٹکنے لگا۔ اسٹیل کا خالی گلاس جیسے ہی نین تارا نے پلنگ پر رکھا فیضان نے جھٹکے سے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے قریب کر لیا۔ نین تارا حواس باختہ سی نظریں چرا کر رہ گئی۔

"مجھے دیکھ کر تجھے اپنی قسمت سے گلہ تو ضرور ہوا ہو گا؟"

فیضان کی بات پر اس سے پہلے کہ نین تارا کوئی جواب دیتی فیضان نے اسے خود میں مزید بھینچ لیا۔

"لیکن مجھے تو اپنی قسمت پر بڑا ناز ہو رہا ہے۔ بیٹھے بیٹھے ہیر انصیب میں آ گیا ہے"

ہنس کر کہنے کے بعد فیضان اسے ساتھ لگائے لگائے کمرے کی طرف بڑھنے لگا اور نین تارا کی جان ہوا ہونے لگی

۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بستر پر اوندھی لیٹی نین تارا بھیگی نظروں سے اپنی کلائی پر بنے سرخ نشانات دیکھ رہی تھی۔اسے فیضان کے ساتھ گزرے خلوت کے ان لمحات میں اتنا اندازہ ہو گیا تھا کہ آگے کی زندگی آسان نہیں ہو گی۔اس نے سنا تھا کہ شوہر کی قربت عورت کا رنگ وروپ نکھار دیتی ہے لیکن فیضان کا انداز ہر گز بھی عزت اور محبت والا نہیں تھا

۔

"کیا مجھے اماں کی بات مان کر فیضان سے طلاق لے لینی چاہیے تھی؟ فیضان انپڑھ ہیں۔سارے راستے یہ جیسے میر شمس میر شمس کرتے ہوئے آئے ہیں بہت عجیب لگا وہ انداز۔فیضان گائوں کے وڈیرے کی شرک کی حد تک عزت کرتے ہیں۔ان کی باتوں میں اور ہر ہر انداز میں جہالت ہے۔کیا مجھے اماں کی بات مان لینی چاہیے تھی؟ شائد کہ میں مان لیتی لیکن ابا بچپن کے نکاح کو ختم کرنے کے لیئے تیار نہیں تھے۔ورنہ شائد!کاش!"فیضان کی مرحومہ ماں نین تارا کی پھپھو تھی اور اس نے نین تارا کا نکاح بچپن میں ہی اپنے اکلوتے سپوت سے کر دیا تھا اور اب جبکہ پھپھو کو گزرے ایک سال گزر گیا تھا تب فیضان اسے رخصت کروا کر لے آیا تھا۔فیضان ایک عام سا آٹھویں فیل دیہاتی مرد تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنا برا تھا نہیں جتنا لگتا تھا۔

اپنی جہالت وغیرہ کی وجہ سے۔

نین تارا شہری لڑکی تھی اور انٹر شاندار نمبروں سے پاس کر کے آگے بھی پڑھنا چاہتی تھی لیکن فیضان نے رخصتی کا شوشہ چھوڑ دیا اور سو وہ رخصت ہو کر گائوں چلی آئی۔

Posted on Kitab Nagri

نین تارا کی ماں نین تارا کو فیضان کے ساتھ رخصت کرنے کے حق میں نہیں تھی لیکن وہ بھی عام سی مشرقی عورت تھی۔شوہر کے آگے زیادہ چلتی نہیں تھی۔

نین تارا سوچوں میں الجھی تھی جب فیضان کا فون بجنے لگا

نین تارا سوتی بن گئی دوسری طرف فیضان اچھل کر نیند سے بیدار ہوا۔

"سلام سائیں

جی جی سائیں آپ ٹینشن نہ لو سائیں

ہماری جان آل اولاد آپ پر قربان سائیں ہم اپنے مائی باپ کا نام بھول جائیں گے لیکن آپ کو بھولیں یہ ناممکن ہے سائیں میر"

نین تارا کو فت محسوس کرنے لگی۔میر شمس سے چڑ محسوس ہونے لگی جب فیضان نے الوداعی کلمات ادا کر کے اس کا شانہ ہلایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نین تارا نے ایسے ظاہر کیا جیسے ابھی نیند سے جاگی ہو

"اٹھ جا میری شہزادی کچھ کھانے کو بنا دے یار۔

جسم کی بھوک مٹتی ہے تو پیٹ کی بھوک جاگ جاتی ہے۔ہاہاہاہاہا"

اپنی بات ختم کر کے فیضان نے جیسا جناتی قہقہ لگایا تھا نین تارا کو ڈرا کر رکھ دیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

مصنوعی سا مسکراتی ہوئی نین تارا اٹھ بیٹھی اور سلکی بالوں کا جوڑا بنا کر کمرے سے نکل گئی۔

کچن کی حالت بھی ابتر تھی۔ اللہ کا نام لے کر نین تارا نے چیزیں ڈھونڈ ڈھانڈ کر فیضان کے لیئے آملیٹ اور پراٹھا تیار کر دیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"زینو ڈارلنگ"

گمبھیر پکار پر زینیہ نے مسکرا کر اس شہزادوں سی آن بان رکھنے والے شخص کو دیکھا جسے اس نے سینکڑوں پاپڑ بیل کر حاصل کر ہی لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یس ڈارلنگ؟"

زینیہ شہریار کے قریب چلی آئی۔

شہریار نے اپنی مخمور نظریں شراب کے گلاس سے ہٹا کر زینیہ کے چہرے پر گاڑ دیں۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"کہیں تم نے مجھ پر کالا جادو تو نہیں کروایا ہے؟ جس طرح تم ہر وقت میرے حواسوں پر چھائی رہنے لگی ہو' مجھے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے"

زینیہ شہریار کی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑی اور شہریار کے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو تھام کر اس کے زانوں پر بیٹھ گئی اور اپنا سر شہریار کے شانے پر رکھ دیا۔

شہریار نے جھک کر زینیہ کے ستواں ناک پر پیار کیا تو زینیہ نے انگلیوں سے اپنے ہونٹوں کو تھپتھپایا۔

شہریار نے شرارت سے پہلے تو نفی میں سر ہلایا پھر زینیہ کی گھوری پر قہقہہ لگا کر اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگا جب ایک بال اڑتی ہوئی آئی اور زینیہ کے شانے سے لگ گئی۔ زینیہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔ وہ تڑپ کر شہریار کی گود سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کس اسٹوپڈ کی حرکت ہے یہ؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زینیہ کی چیخ سے لگ رہا تھا وہ یہ غلطے کرنے والے کی بوٹی بوٹی کر ڈالے گی۔ مسکراہٹ دباتے ہوئے شہریار بھی اٹھ بیٹھا اور مصنوعی پریشانی چہرے پر سجا کر زینیہ کا کندھا سہلانے لگا۔

"اوہ میری زینو میری جان' یہ کس کی حرکت ہے؟"

زینیہ کو اپنے بازو کے حلقے میں لے کر شہریار نے گیلری سے نیچے جھانکا اور اگلے ہی پل اس کی آنکھوں چمک نمایاں ہونے لگی جبکہ اس کے تاثرات سے انجان زینیہ خونخوار نظروں سے کائنات کو گھورنے لگی جو ہاتھ میں

Posted on Kitab Nagri

بیٹھ پکڑے زاویار عرف زاوی کے ساتھ سر اٹھائے ہونٹ لٹکائے گیلری کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔ لیکن زاویار کے چہرے پر کوئی ڈر خوف نہیں تھا کیونکہ وہ زینیہ کا بیٹا تھا زینیہ کی جان بستی تھی اس میں جبکہ کائنات کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں بھی واضع تھیں۔ وہ زاوی کی نئ آیا تھی۔ بہت مشکل سے زینیہ کو ایسی جاب ملی تھی جہاں اسے چوبیس گھنٹے پر سکون رہائش تین وقت کا کھانا اور ساتھ ہی معقول تنخواہ بھی تھی۔ اور بدلے میں اسے صرف اس موٹے سے بچے کو سنبھالنا تھا۔ کائنات ہر گز بھی یہ جاب چھوڑ کر اپنی تائی اور چاچی وغیرہ کی مفت کی نوکرانی نہیں بننا چاہتی تھی۔

کائنات کی کہانی بہت عام سی تھی۔ وہی ماں باپ کے مرنے کے بعد ظالم دنیا کے ظالم روپ۔

لیکن کائنات کوئی سنڈریلا ٹائپ چیز نہیں تھی۔ وہ جیسے جیسے بڑی ہوتی نا رہی تھی منہ زور بھی ہوتی جا رہی تھی۔

لیکن وہ لاکھ مضبوط سہی تھی تو ایک لڑکی ہی۔ سو جب تائی امی نے اپنے بڑے بیٹے قیوم جو کہ چار جوان بچوں کے رنڈوے باپ بھی تھے سے اس کی شادی کرنے کا فیصلہ سنایا اور سارا خاندان اس فیصلے پر راضی ہو گیا ساتھ ہی قیوم بھائی کے آتے جاتے گھٹیا قسم کے مزاق۔ کائنات سنجیدگی سے گھر چھوڑنے کے بارے میں سوچنے لگی۔ ان ہی دنوں اسے نیوز پیپر میں زاویار کے لیئے کل وقتی آیا کا ایڈ نظر آیا سو وہ یہاں آ پہنچی اور خوش قسمتی سے سیلیکٹ بھی کر لی گئ تھی۔ زندگی اب کافی پر سکون ہو گئ تھی کہ اس سے چھوٹی سی غلطی ہو گئ۔

اب پتا نہیں اسے کتنا خمیازہ بھگتنا تھا۔ کائنات زینیہ کے اوپر آنے کے بلاوے پر ڈرے ڈرتے آگے بڑھنے لگی جب اسے لگا کوئی اسے مستقل گھور رہا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات کی نظریں غیر ارادی طور پر گیلری کی طرف اٹھیں۔زینیہ وہاں سے جاچکی تھی اور وہ خوبصورت شخص نہ جانے کون تھا جو ڈھٹائی سے اسے دیکھے جارہا تھا۔

"یہ کون ہیں زاوی؟"

کائنات نے ناگواری سے زاویار سے پوچھا۔جہاں تک اسے پتہ تھا زاویار کا باپ مر چکا تھا۔

"یہ ممی کے سیکنڈ ہزبنڈ ہیں شہریار۔یہ کتنے ہینڈسم ہیں نا؟میں بھی بڑا ہو کر اتنا ہینڈسم بننا چاہتا ہوں۔"

زاویار کے بولنے پر کائنات نے مسکراہٹ دبائی اور سنجیدگی سے گویا ہوئی

"خوابوں پر سب کا حق ہے۔لگے رہو موٹو"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زاویار نے غصے سے کائنات کو گھورا تو وہ اپنا ایک کان پکڑ کر کھکھلا کر ہنستی ہوئی اوپر چلی گئی جہاں زینیہ نے اسے بلوایا تھا جبکہ شہریار نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے کچل کر اپنا ہاتھ سینے پر رکھ لیا۔

"ہائے۔۔۔۔۔حسن جاناں کی تعریف ممکن نہیں"

شرارت سے گنگنا کر شہریار بھی کمرے میں گھس گیا جہاں زینیہ کائنات کی کلاس لینے کے لیئے تیار بیٹھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم نے اس المیزڈ لڑکی کو زاوی کی آیا کے لیئے آخر کیسے ہائر کر لیا جان۔ میں آئوٹ آف سٹی تھا سو تم نے کسی کو بھی رکھ لیا۔

زاوی میرا بھی بیٹا ہے میں اسے کسی لاپروہ کے ہاتھوں برباد ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا۔ تمہیں میرے آنے کا انتظار کرنا چاہیے تھا"

شہریار نے اس کے کان کی لو چوم کر مصنوعی خفگی سے کہا۔

"بہت رو رو کر ریکویسٹ رہی تھی مجھے بھی ترس آگیا۔ غلطی کی'لیکن اب تم دیکھنا شیری ڈارلنگ کیسے اسے اس کی اوقات یاد دلاتی ہوں۔"

جیسے ہی زینیہ نے یہ کہا کائنات کمرے کے دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہو گئی۔

زینیہ نے آئو دیکھا نہ تائو اور گھما کر کائنات کے گال پر ہاتھ رسید کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شہریار نے سینے پر بازو لپیٹ کر دلچسپی سے ایک خوبصورت لڑکی کو دوسری خوبصورت لڑکی کو تھپڑ مارتے دیکھا۔

شہریار کا دل کیا "کاش ایک ویڈیو بنا سکتا"

وہ ایسا ہی تھا'کمینہ سا!

Posted on Kitab Nagri

بچپن کی بات اور تھی لیکن بڑے ہونے کے بعد توتائی یا چاچی کی بھی کبھی ہمت نہیں ہوئی تھی اس پر ہاتھ اٹھانے کی۔ اور اس عورت کی اتنی مجال؟

اپنے گال پر ہاتھ رکھے کائنات سر جھکائے زینیہ کی ڈانٹ پھٹکار سنتی رہی۔

اور جب زینیہ نے اسے ہلکا سا دھکا مار کر کمرے سے نکل جانے کو کہا تو وہ چپ چاپ سپاٹ چہرہ اور جھیل ہوتی آنکھیں لیئے کمرے سے نکل گئی اور سیدھا جا کر اپنے کمرے میں گھس گئی۔ تھوڑی دیر تک چپ چاپ آنسو بہاتی رہی پھر ٹھنڈی سانس خارج کرتی اٹھ بیٹھی اور اِدھر اُدھر ٹہلنے لگی۔

"بہت بڑی غلطی کی کمینی تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر۔ تُو دیکھنا میں ایسا بدلہ لوں گی تجھ سے اس تھپڑ کا۔ قبر میں جانے تک یاد رکھے گی کہ کبھی کائنات قاسمی پر ہاتھ اٹھایا تھا تو نے۔ وہ بھی اپنے شوہر کے سامنے؟

کیا سمجھ رہی ہے خود کو؟ پیسہ ہے تو کچھ بھی کر لے گی؟ بے دام کی غلام ہوں میں تیری؟ کیسے مجھ پر ہاتھ اٹھایا؟ کیسے؟ کیسے؟ کیسے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات میں عزتِ نفس اور انا بہت تھی۔ یہ تھپڑ اس کی روح پر لگا تھا اور ذہن پر گویا اثر چھوڑ گیا تھا۔ وہ بڑبڑاتی رہی یہاں تک کہ زاویار کے ڈنر کا وقت ہو گیا۔ جو بھی تھا اسے کام تو یہاں کرنا ہی تھا۔ منہ پر پانی کے دو تین چھپاکے مار کر وہ فریش سی اپنے کمرے سے باہر نکل آئی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

زینیہ اپنے بوتیک جاچکی تھی اور زاویار دوپہر کی نیند لے رہا تھا۔ آفس کا رائونڈ لگا کر جب شہریار لوٹا تب نظریں انیکسی کی طرف اٹھیں اور ذہن میں ایک اجلا اجلا چہرہ لہرایا تو لب بے ساختہ مسکرا دیئے۔

اپنی ٹائی ٹھیک کر کے بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ انیکسی تک پہنچا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا دستک کی ضرورت نہیں تھی۔

لبوں پر دلکش مسکراہٹ سجائے جب وہ بغیر دستک دیئے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی صوفے پر آلتی پالتی مارے بیٹھی کائنات کاغز کے پھول بنانے میں مگن تھی۔

دوپٹہ ندارد گہرا گلا۔ وہ سراپہ آگ بنی شہریار کو جلانے کے درپر تھی۔ ہاں لیکن منہ ابھی تک زینیہ کے تھپڑ کی وجہ سے سوجا ہوا تھا۔

نظروں کی تپش پر کائنات نے سر اٹھایا اور سامنے شہریار کو خود کو گھورتا دیکھ کر ناگواری سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.kitabnagri.com

دوسرے صوفے پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر پہنتے ہوئے وہ جب تک پلٹی' شہریار خود کو کافی حد تک سمبھال چکا تھا۔

"جی کہیے سر آپ یہاں کیسے "؟

تیوری چڑھائے سختی سے بولتی کائنات شہریار کو اور بھی پیاری لگی۔

شہریار دو قدم آگے ہوا۔ اب ان دونوں کے درمیان صرف دو قدموں کا اور فاصلہ تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"ایکچلی میں زینیہ کے کل کے رویے پر معذرت کرنے آیا ہوں"

شہریار نے ہر ممکن کوشش کی تھی چہرے پر بھولپن لانے کی۔

"کل کے رویے پر کل پی معذرت کرنی تھی محترم۔اب ضرورت نہیں"

کائنات تلخی سے بولی۔

"اب ضرورت نہیں تو چہرہ کیوں سُجار کھا ہے؟"

شہریار کو وہ تیکھی مرچی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کو ضرورت ہی کیا ہے میرا چہرہ دیکھنے کی؟ بہتر ہے اپنے کام سے کام رکھیں اور یہاں آنے سے پہلے کوئی دستک ضرور دیں۔ میں آپ کی ملازم ہوں۔ پیسے لیتی ہوں تو کام بھی کرتی ہوں۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھی ہوتی جو آپ لوگ جو چاہیں گے میرے ساتھ کریں گے۔"

کائنات کی غصے سے پھولتی چھوٹی سی ناک اور اٹھی ہوئی شہادت کی انگلی۔

Posted on Kitab Nagri

شہریار کا دل کیا کائنات کی انگلی تھامے اور اسے اس کی ہی انگلی پر گھمانا شروع کر دے۔

ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے شہریار نے سینے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا جھک کر سوری کہا اور ہاتھ ہلاتے ہوئے انیکس سے باہر نکل گیا۔

"ٹھرکی نہ ہو تو"

کائنات نے غصے سے سوچا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شادی کو ایک مہینہ گزر گیا تھا۔ نین تارا جیسے تیسے بھی گائوں میں رہنے کی عادی ہو گئی تھی۔

گائوں کی ہر چیز اسے اچھی لگی تھی سوائے وڈیرہ پرستی کے۔ اور بدقسمتی سے اس کا خود کا شوہر بھی وڈیرے کی چاکری میں لگا رہتا تھا۔ اور آج بڑی وڈیرن کا سندیسہ لے کر آیا تھا۔

"بڑی وڈیرن تجھ سے ملنا چاہتی ہیں۔ میں پاگل تھا مجھے خیال ہی نہیں آیا تجھے بڑی وڈیرن سے ملونے کا۔ بڑی خفع ہو رہی تھیں اللہ سائیں خیر کرے۔ اچھے طریقے سے ملنا اور سر جھکا کر رکھنا انکے آگے خود سے بے وجہ سوال جواب مت پوچھنا۔ اگر چھوٹی موٹی کسی خدمت کو کہیں تو اپنی خوش نصیبی سمجھ کر کر دینا"
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"آپ کہیں تو ان کے پیر بھی دھو کر پی آئوں؟"

نین تارا کوفت سے سوچتے ہوئے الماری سے ڈھنگ کے کپڑے نکالنے لگی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

حویلی کے پچھلے گول آنگن میں سارے گائوں کی عورتوں کا جگمٹھا لگا تھا۔ سب بھن بھنا رہی تھی جبکہ بڑی وڈیرن ایکسرے کرتی نظروں سے حقہ گڑگڑاتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔ اس سے زیادہ خوبصورت لڑکیاں ان کی حویلی میں موجود تھیں۔ گائوں بھی حسین چہروں سے بھرا ہوا تھا لیکن نہ جانے نین تارا کے چہرے میں کیا تھا جو ہیپنوٹائز کرتا تھا۔ چہرے پر نظر پڑ جاتی تو ہٹانی مشکل ہو جاتی۔ یہی بڑی وڈیرن کے ساتھ بھی ہوا تھا۔ نین تارا رخ زرا موڑے دو بچیوں کو گڑیا کے لیئے لڑتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ ان کی معصوم لڑائی دیکھتے ہوئے نین تارا مسکرا رہی تھی جس سے اس کا ڈمپل بھی واضع ہو رہا تھا اور ناک کی چھوٹی سی بالی میں اٹکا موتی لشکارے مار رہا تھا۔ بڑی اماں نے تھوڑا جل کر اس کے چہرے سے نظریں ہٹالیں۔ بہویں پوتیاں ان کی بھی خوبصورت تھی لیکن کوئی ایسی جادوئی نہیں تھی آخر کیوں۔؟
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بڑی وڈیرن فطرتاً کینہ پرور اور حاسد تھیں۔یہی وجہ تھی کہ انہوں نے پائنتی پر ٹکی نین تارا کو لات رسید کرتے ہوئے اپنی ٹانگ دبانے کا حکم جاری کیا۔

وہ یہ کام آرام سے کہتیں تو نین تارا اتنی ہرٹ نہ ہوتی لیکن ان کا اہانت بھرا انداز سے توڑ گیا۔

سر ہلا کر آنسو اندر ہی روکتے ہوئے اس نے ان کی ٹانگیں دبانی شروع کر دیں بمشکل پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے اسے اور ان پندرہ منٹس میں بڑی وڈیرن نے اسے پندرہ مرتبہ ذلیل کیا تھا۔وہ ٹھنڈی سانس بھرتی لبوں پر قفل لگائے مصروف رہی کہ یہی فیضان کا حکم تھا۔

آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا اسے اور اس کا ضبط ختم ہونے کو تھا جب ایک خادمہ فیضان کا پیغام لیئے چلی آئی۔دل میں شکر بجالاتی وہ فیضان کی دی گئی ہدایت کے مطابق وڈیری اماں کے پیر پکڑ کر جھک گئی۔وڈیری اماں نے ہنکار بھر کر حقہ گڑگڑا کر دھواں اس پر چھوڑ کر اسے جانے کی اجازت دی۔ضبط کے کڑے مراحل سے گزر کر نین تارا جب حویلی کے اگلے لان میں پہنچی تو وہاں کا ماحول اسے اور دہشت زدہ کر گیا۔ایک بوڑھے شخص کو کوڑے مارے جا رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک بچہ کھڑا بے بسی سے رو رہا تھا شائد اس آدمی کا بیٹا تھا۔

آس پاس کھڑے لوگ پرجوش سے نعرے لگا رہے تھے اور اس کی طرف پشت کیئے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا وہ فرعون جیسا شخص شائد حویلی کا ہی کوئی فرد تھا۔

اس کا اطمینان ظاہر کر رہا تھا یہ سب اسی کے کہے پر ہو رہا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

نین تارا کا دم گھٹنے لگا۔ وہ اس ماحول سے بھاگ جانا چاہتی تھی جب شور مچاتے نعرے لگاتے لوگوں میں سے فیضان نکل کر اس کی طرف بڑھا۔

"تجھے کیا ہوا ہے؟"

نین تارا کے روئے روئے نین دیکھ کر وہ ٹھٹھکا۔

"گھر چلیں فیضان میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں"

نین تارا نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا تو فیضان کی پیشانی پر بل پڑے۔

"اس سب کی عادت ڈال لے تارا' آئندہ میں تیرے یہ ڈرامے نہ دیکھوں ادھر آ میر سائیں کو سلام کرتی جا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اف اب یہ میر سائیں کون؟ ایک اور مصیبت"

سارے مرد نین تارا کو گھور رہے تھے لیکن فیضان بے پروہ تھا بلکہ وہ یہی چاہتا تھا کہ سب دیکھیں اس کی بیوی کتنی خوبصورت ہے۔ وہ اپنی بیوی کو شومارنے کے لیئے استعمال کر رہا تھا۔ تھانا گھٹیا؟

"میر سائیں"

Posted on Kitab Nagri

فیضان اس کرسی پر بیٹھے شخص کی پشت پر جا کھڑا ہوا اور ادب سے پکارا۔

"سائیں یہ میری بندی ہے آپ کو سلام کرنا چاہتی ہے"

"میں کسی کو سلام کرنا نہیں چاہتی آپ کروانا چاہتے ہیں"

نین تارا نے کلس کر سوچا۔

کرسی پر بیٹھے شخص نے ہاتھ اٹھایا تو کوڑے مارنے کا عمل بھی رک گیا اور لوگوں کا شور بھی۔

نین تارا نے حیرت سے یہ شاہانہ انداز دیکھا۔

میر شمس نے بیٹھے بیٹھے چہرہ زرا سا گھمایا اور اگلے ہی پل ساکت رہ گیا۔

اس نے سن گلاسز پہنے تھے ورنہ یقیناً اس کی ساکت نظریں فیضان کو چونکا دیتیں۔ میر شمس کی نظروں میں ایسا ہی کچھ تھا جو فیضان جیسے شخص کو بھی چونکا سکتا تھا۔ لیکن نین تارا سر جھکائے کھڑی تھی جب ہی کچھ دیکھ یا سوچ نہیں پائی۔

فیضان کے ٹہوکا دینے پر نین تارا نے منمنا کر سلام کر دیا۔

میر شمس نے صرف اس کے ہلتے لب دیکھے' کچھ سمجھا نہیں پھر بھی سر ہلا دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"سائیں اب ہم چلتے ہیں۔ یہ اس سب سے ڈر رہی ہے"

فیضان نے نین تارا کو گھورا تو نین تارا نے "ہنہہ" والے انداز میں چہرہ موڑ لیا۔

میر شمس نے اب بھی کچھ نہیں کہا اور سر ہلا دیا۔ وہ دونوں جانے لگے تو میر شمس کو جیسے ہوش آیا۔

"رکو"

دونوں ایک ساتھ رک کر پلٹے۔

میر شمس آگے بڑھا جیب سے بغیر گنے کئی سارے لال ہرے نوٹ نکالے اور نین تارا کی طرف بڑھا دیئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"منہ دکھائی"

فیضان کی تو آنکھیں گڈی دیکھ کر ابل پڑیں۔ اس نے جھپٹ کر پیسے لینے چاہے تو میر شمس نے سن گلاسز اتار کر اس پر ایک سخت گھوری ڈالی اور بولا۔

"تمہیں بہت بار دیکھا ہے فیضان' یہ ان کے لیئے جنہیں آج پہلی بار دیکھا ہے اور دیکھتے ہی رہ گئے ہیں"

Posted on Kitab Nagri

میر شمس کی گمبھیر آواز اور ذو معنی انداز فیضان کے تو سر سے گزر گئے لیکن نین تارا بغیر میر شمس کی نظروں میں دیکھے ہی بہت کچھ سمجھ گئی۔

"ابے لے لے نہ سائیں ہاتھ بڑھائے کھڑے ہیں"

فیضان کی رال ٹپکنے کی کسر رہ گئی تھی بس۔ نین تارا نے مارے باندھے ہاتھ بڑھا کر شکریہ کے ساتھ پیسے لے لیئے پھر فیضان اور وہ حویلی سے چل پڑے لیکن نین تارا کو اپنی پشت پر میر شمس کی جھلساتی نظریں محسوس ہو رہی تھیں۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زینیہ کسی فیشن شو کے سلسلے میں چار دنوں کے لیئے آئوٹ آف کنٹری چلی گئی تھی۔ زاوی گہری نیند کے مزے لوٹ رہا تھا

اس وقت رات کے ساڑھے بارہ ہو رہے تھے لیکن کائنات کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔ وہ کھڑکی میں چائے کا کپ لیئے ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی جب گیٹ وا ہوا اور شہریار کی گاڑی اندر انٹر ہوئی. برا سا منہ بنا کر کائنات پیچھے ہونے لگی لیکن اس کی نظریں شہریار کی گاڑی سے نکلتی لمبی لمبی عریاں
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

ٹانگوں پر جم کر رہ گئیں۔ شہریار بھی اپنی طرف سے نکلا اور اس لڑکی کی طرف بڑھا۔ دونوں ہر چیز سے بے پروہ بوس و کناس میں مگن اندر بڑھ گئے جبکہ کائنات منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں پھاڑے گھر کی طرف دیکھتی رہ گئی۔ کافی دیر بعد جب وہ اس جھٹکے سے نکلی تو کمینگی سے مسکرانے لگی۔

"اچھا ہوا' زینیہ میڈم ایسے ہی دھوکے ڈیزرو کرتی ہیں۔ لیکن یہ شہریار صاحب تو میری سوچ سے بڑھ کر کمینے نکلے "سوچتے سوچتے اس نے چائے ختم کی اور سونے کے لیئے بستر کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے لبوں پر مستقل چڑانے والی اسمائل تھی جیسے وہ خواب میں زینیہ کو سب بتانے کا ارادہ رکھتی ہو۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

پرائے معاملوں میں کودنے کا کائنات کو کوئی شوق نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ شہریار کے سارے معاملات دیکھ کر بھی چپ ہی رہی تھی۔ اب تو زینیہ سے پڑنے والے تھپڑ کا اثر بھی کم ہو چکا تھا سو دل پر لگی آگ بھی ٹھنڈی پڑ گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس وقت کائنات زاویار کا ہوم ورک کروا رہی تھی جب شگفتہ نامی گھر کی پرانی ملازمہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

"میڈم میڈم دیکھیں میری شمائلہ کو کیا ہو گیا ہے۔کام کرتے کرتے اچانک بے ہوش ہو گئی'میڈم جلدی چلیں پلیز۔" شگفتہ کے انداز نے کائنات کے ہاتھ پیر پھلا دیئے'وہ فوراً زینیہ کے کمرے کی طرف بھاگی'کیونکہ شمائلہ اس کے کمرے کی صفائی کرتے ہوئے ہی بے ہوش ہوئی تھی۔کائنات نے اس کا ٹمپریچر چیک کیا جو کافی زیادہ تھا

۔

"کیسی ماں ہو تم؟ اتنے بخار میں اسے صفائی پر لگا دیا۔اب اسے لے جاؤ اور کسی اور ملازم کو صفائی کے لیئے بھیجو ۔"کائنات کے گھرکنے پر وہ نیم بے ہوش شمائلہ کو لیئے کمرے سے نکل گئی۔پیچھے کائنات کھڑی بڑبڑاتی رہی ۔ بڑبڑانا تلملانا جلنا سلگنا اسے ہمیشہ سے پسند رہا تھا۔اس وقت بھی زینیہ کے عالیشان بیڈ روم کو بغور گھورتے ہوئے اپنی کم مائیگی کا احساس اس کا دماغ گرما رہا تھا۔پیر پٹخ کر کمرے سے نکلتے نکلتے وہ ٹھٹھک کر رک گئی تھی۔

بے انتہا خوبصورت جگمگاتے ڈائمنڈ کے لاکٹ نے اس کی ساری توجہ کھینچ لی تھی۔کائنات ایک ٹرانس میں چلتی ہوئی اس لاکٹ تک کھنچی چلی آئی جو قریب ہی ڈریسنگ ٹیبل پر دھرا تھا لیکن اسے اپنی پہنچ سے بہت دور لگا تھا۔

سینے پر بازو لپیٹ کر وہ ایک ٹک اس لاکٹ کو گھورتی رہی۔وہ لڑکی تھی سو فطرت میں ہار سنگھار سے لگاؤ بھی تھا۔ لیکن یہ لاکٹ کچھ زیادہ ہی خوبصورت تھا کہ نظر ہٹ نہیں رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

کچھ جھجھک کر کائنات نے وہ لاکٹ اٹھا کر اپنی گلابی ہتھیلی پر دھر کر تکنا شروع کر دیا اور کچھ لمحوں بعد بے اختیاری میں آ کر اس لاکٹ کو اپنی صراحی دار گردن میں سجا لیا۔

"یہ لاکٹ خوبصورت تو ہے۔ لیکن میری گردن نے اس کی شان اور بڑھا دی ہے۔" جگر جگر کرتی نظروں سے آئینے میں اپنا دودھیا عکس دیکھتی کائنات مغرور انداز میں بولی تھی۔

"کوئی شک نہیں!" بھاری مردانہ آواز پر وہ اچھل کر پلٹی تھی۔ پیچھے شہریار صوفے پر ایزی ہو کر بیٹھا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے انداز سے ظاہر تھا وہ کافی دیر سے وہاں بیٹھا تھا۔ کائنات لاکٹ کی اور پھر خود کی خوبصورتی میں اتنی گم تھی کہ اسے کسی کی آمد کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔

تیوری چڑھا کر کائنات نے جلدی سے اپنی گردن اس لاکٹ سے آزاد کرنی چاہی تھی لیکن قدرت کو نہ جانے کیا منظور تھا' جو لاکٹ کائنات کے کیچر میں جکڑے بالوں میں اٹک کر رہ گیا تھا۔ اپنی تئیس سالہ زندگی میں وہ دوسری بار اتنی خفت محسوس کر رہی تھی۔ پہلی بار تب ایسی خفت کا سامنا ہوا تھا جب زینیہ نے اسے تھپڑ رسید کیا تھا۔

اس کی گھبراہٹ پر زیرِ لب مسکراتے ہوئے شہریار صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب بڑھنے لگا' آئینے میں شہریار کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر کائنات کی آنکھوں سے نکلتی چنگاریوں میں اضافہ ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں مدد کرتا ہوں مس کائنات۔" شہریار کی آفر پر وہ تڑپ کر اس کی طرف مڑی کیونکہ شہریار اس کے بلکل عین پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔

"نو تھینکس مسٹر شہریار۔ میں نے غلطی کی لاکٹ پہن کر' میں مانتی ہوں لیکن آپ کو اس طرح مجھے ہراس کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔" کائنات نے ہر ممکن کوشش کی تھی اپنے لہجے کو مضبوط بنانے کی۔ لیکن حقیقت یہی تھی کہ اس وقت اس پر شدید خفت کا غلبہ تھا جو اس کے ہر انداز سے ظاہر ہو رہا تھا۔

"آپ نے غلطی کی' آپ تو مان رہی ہیں۔ لیکن زینیہ شائد نہ مانے! یو نو غصے کی کتنی تیز ہے وہ۔ بس ابھی کسی بھی وقت وہ آتی ہی ہو گی۔ کال کی تھی اس نے مجھے۔

اگر اس نے اپنا لاکٹ آپ کی اس خوبصورت گردن میں دیکھ لیا تو آپ سوچ سکتی ہیں وہ کیا کرے گی؟ اپنے غصے کا ٹریلر تو وہ دکھا ہی چکی ہے۔ گھبرائیں نہیں مس کائنات! ادھر دکھائیں بس دس منٹ کا کام ہے۔" گمبھیر لہجے میں بولتے بولتے شہریار اس پر جھکا چلا جا رہا تھا۔

کائنات کو اپنے چہرے سے آگ نکلتی محسوس ہوئی تھی۔ یہ پہلی بار تھا کہ کوئی شخص اس کے اتنے قریب آیا تھا۔ گھبراہٹ میں کائنات پیچھے ہوتے ہوتے تقریباً ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی اسی گھبراہٹ میں اس کا ہاتھ لگنے سے قیمتی سینٹ کی بوتل زمین بوس ہو کر چکنا چور ہو گئی تھی۔ پورا کمرہ لمحوں میں مہک اٹھا تھا۔ اس سے پہلے کہ

Posted on Kitab Nagri

شہریار کسی گستاخی میں کامیاب ہوتا کمرے کا دروازہ کھول کر زینیہ اندر چلی آئی تھی اور اندر کا منظر اسے پتھرا گیا تھا۔

شہریار پلک جھپکتے میں کائنات سے کافی دور ہو گیا تھا جبکہ کائنات حرکت کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔زینیہ کے تاثرات دیکھ کر اس کی روح فنا ہو رہی تھی۔کائنات کا خیال تھا شائد زینیہ کچھ پوچھے گی پھر شہریار بات سنبھال لے گا کیونکہ سچ بتا کر وہ اپنے لیئے بھی مصیبت کھڑی کر لیتا۔لیکن زینیہ نے تو آئو دیکھا نہ تائو رکھ کر اسے تھپڑ رسید کر دیا تھا۔تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ دروازے پر کھڑی شگفتہ اور پیشانی مسلتا کوئی بہانہ سوچتا شہریار بھی اپنی جگہ اچھل پڑے تھے۔جبکہ کائنات دھماکے سے زمین پر گر گئی تھی۔زینیہ نے صرف اسی پر بس نہیں کیا تھا۔اس نے ایک کے اوپر ایک اسے تھپڑ پر تھپڑ رسید کیئے تھے۔ساتھ ساتھ منہ سے مغلظات کا طوفان بھی جاری تھا لیکن کائنات کی سماعتیں اس وقت کام کرنے کے قابل نہیں تھیں جو وہ سن سکتی کہ زینیہ کیا کہہ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جسمانی اور ذہنی تکلیف سے بلکل مفلوج ہو چکی تھی۔اسے اپنے پیٹ میں زینیہ کی نوکیلی ہیل بھی محسوس ہوئی تھی۔اس کی برستی آنکھوں نے گھر کے تمام ملازمین کو ترحم بھری نظروں سے خود کو دیکھتا پایا تھا۔

ایک ایک چہرہ۔۔۔ایک ایک تاثر اس کی آنکھوں میں بس گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

مار پیٹ کر زینیہ نے اسے لان میں لے جا کر دھکیلا تھا اور چوکیدار کو اسے گھر سے باہر نکالنے کا حکم دے کر چلی گئی تھی۔

اب اندر نہ جانے کیا ہونے والا تھا؟ جس شخص کی وجہ سے وہ اس حال کو پہنچی تھی وہ کس حال میں تھا۔ کون سا ملازم کیا سوچ رہا تھا؟ یہ سب سوچنے کا کائنات کو موقع نہیں ملا تھا کیونکہ لان میں اپنا بے جان وجود لیئے کھڑی وہ پورے قد سے زمین بوس ہو گئی تھی۔ جو آخری آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی وہ چوکیدار کی تھی۔

"ارے یہ تو بے ہوش ہو گئی ہے۔"

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

میر شمس اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھا۔ صرف ایک نظر! صرف ایک نظر نے نہ جانے کیسا جادو کیا تھا کہ وہ اس وقت سے صرف نین تارا کو ہی سوچے جا رہا تھا۔

اس سے بڑھ کر خوبصورتی وہ دیکھ چکا تھا' بلکہ بہت نزدیک سے دیکھ چکا تھا۔ یہ حسن کچھ نیا نہیں تھا' لیکن کچھ تو تھا نین تارا میں۔ ایک جادو سا۔۔۔۔

ایسا جادو جو میر شمس جیسے خود پسند جابر وڈیرے کا سکون چھین چکا تھا۔

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ سگرٹ پر سگرٹ پھونکے جا رہا تھا۔ بیڈ کے قریب ہی شراب کی خالی بوتل لڑھکی پڑی تھی۔

وہ عادی تھا اس سب کا سو یہ ایک بوتل اسے ہوش سے بیگانہ نہیں کر سکتی تھی۔ ہاں لیکن الجھنوں سے دور تو لے جاتا تھا یہ نشہ اسے۔ اسے سکون تو پہنچاتا تھا۔ لیکن آج یہ بھی بے اثر رہا تھا۔

سگرٹ ایش ٹرے میں مسل کر میر شمس نے فیضان کو بہت بے ہودہ گالی دی تھی۔

"مجھے میرا سکون واپس چاہیے۔ مجھے نین تارا چاہیے۔" میر شمس یہی دو جملے بڑبڑاتا رہا یہاں تک کہ کھڑکی سے نظر آتے سیاہ آسمان میں نیلاہٹ جھلکنے لگی۔ اور بالآخر نیند کی روٹھی دیوی میر شمس پر مہربان ہو گئی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

روٹی بناتے ہوئے نین تارا پسینہ پسینہ ہو رہی تھی جب دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پر کمرے کی طرف بھاگی جہاں فیضان گدھے گھوڑے خچر' سب بیچ باچ کر سو رہا تھا۔ "فیضان اٹھیں دروازے پر کوئی ہے۔"

"ابے تو ہو تا رہے میں کیا کروں آرتی اتاروں اس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی؟ اتنی گرمی میں کوئی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہی کسی کے گھر جا سکتا ہے' دفع کر۔" فیضان کی کوئی بات گالی کے بغیر پوری نہیں ہوتی تھی ۔اس وقت بھی نین تارا کی کئی پکاروں کے بعد حلق کے بل دہاڑا اور کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔

نین تارا بے بسی کی تصویر بنی کھڑی رہ گئی جبکہ گھر کے باہر کھڑے میر شمس نے فیضان کی بات کا ایک ایک لفظ بآسانی سن لیا تھا۔ کشادہ پیشانی پر بل سجا کر میر شمس نے اپنے گارڈ کو فیضان کے نمبر پر کال کرنے کا حکم دیا تھا۔ کچھ ہی لمحوں بعد کسی کے دوڑنے کی آواز ابھری اور جھٹکے سے دروازہ کھول دیا گیا۔ "سلام سائیں' میری آل اولاد آپ پر قربان سائیں۔ زحمت کیوں کی سائیں' آپ ہمیں بلواتے ہم پاتال سے نکل کر دوڑے چلے آتے۔" فیضان اس کے سامنے ننگے پر تپتے فرش پر کبھی ایک پیر پر اچھلتا تو کبھی دوسرے پیر پر۔ جلدی میں اسے چپل پہننے کا بھی خیال نہیں آیا تھا۔ میر شمس اسے نظر انداز کرتے ہوئے گھر کے اندر دیوانہ وار نظریں دوڑا رہا تھا۔ لیکن نہ جانے وہ پری وش کہاں تھی' جس کے دیدار کی خاطر وہ نیند سے اٹھتے کے ساتھ ہی اس گرم ترین دوپہر میں یہاں چلا آیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ بیتابی میں فیضان سے ہی نین تارا کے بارے میں پوچھ لیتا' نین تارا ہاتھوں میں فیضان کی چپلیں لیئے کمرے سے نکلتی نظر آ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ جوتے پہن لیں۔" دوپٹے کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹے 'سر کو مکمل جھکائے وہ میر شمس کا دل دھڑکا رہی تھی۔

"میرے سر پر مار دے یہ جوتے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" موٹی سی گالی نین تارا کو دے کر فیضان نے اپنی نیند خراب ہونے اور دھوپ میں پیر جلنے کا غصہ نین تارا پر اتارا تھا۔ ساتھ ہی جلدی سے پیر جوتوں میں اڑس بھی لیئے تھے۔

میر شمس نے جبڑے کس کر ایک قہر بھری نگاہ فیضان پر ڈالی اور پھر نین تارا پر جس کا پسینے سے تر دودھیا چہرہ فیضان کی گالی پر سرخ ہو گیا تھا۔ میر شمس کا دل کیا اپنے جوتے اتارے اور فیضان کے چہرے پر رکھ رکھ کر رسید کرے کہ فیضان کا چہرہ ہمیشہ کے لیئے لال ہو جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میر سائیں اندر آئو آپ سائیں 'اور تو کیا سر پر جمی کھڑی ہے۔ جا' جا کر سائیں کے لیئے کوئی شربت وربت لا۔ اندر آجائو سائیں۔" فیضان کبھی میر شمس سے مخاطب ہوتا تو کبھی نین تارا سے۔

نین تارا چپ چاپ سر جھکائے کچن میں چلی گئی جبکہ پیچھے کھڑے میر شمس کی بے تاب نظروں نے اس کا آخر تک پیچھا کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

جب نین تارا ٹھنڈے یخ پانی میں لال شربت ملا کر گلاس بھر کے کمرے میں آئی تو اندر کا منظر دیکھ کر دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔ فیضان جو اس گھر کا سربراہ تھا' زمین پر اکڑوں بیٹھا میر شمس کی ٹانگ دبا رہا تھا جبکہ میر شمس پلنگ پر پھیل کر بیٹھا نین تارا پر ہی نظریں جمائے ہوئے تھا۔ نین تارا عورت ذات تھی' ایک مرد کی نظریں خوب سمجھتی تھی۔

"دیکھو تمہارے سر کے سائیں کی اوقات میرے قدموں میں بیٹھنے کی ہے۔" میر شمس کی گہری سیاہ آنکھوں کا تمسخر بہت واضع تھا۔

نین تارا تلملاتی ہوئی گلاس ٹیبل پر ہی پٹخ کر کمرے سے نکل گئی۔

میر شمس کے عنابی لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ اس چھوئی موئی سی لڑکی کا دبا دبا غصہ بھی میر شمس کے دل میں اتر گیا تھا۔ لیکن اگلے ہی پل میر شمس کی مسکراہٹ سمٹ گئی اور اس نے جبڑے کس کر فیضان کو گھورا پھر اپنی ٹانگ پیچھے کر کے اپنی ہی ہانکتے فیضان کو اپنے سامنے کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا۔

"جی میر سائیں حکم؟" فیضان کی پھیلی باچھیں میر شمس کی جیب سے نکلتے لال ہرے نوٹ دیکھ کر اور بھی پھیل گئیں۔

"تو ہمارے لیئے اپنے بچپن سے کام کرتا آرہا ہے۔ ہے نا؟"

Posted on Kitab Nagri

"جی سائیں۔"

"تجھے یہ بات بھی پتا ہو گی مجھے جو چیز پسند آجائے میں اسے حاصل کر کے رہتا ہوں' نہیں تو اس چیز کو "رہنے" نہیں دیتا۔"

"جی سائیں۔" فیضان ہونق سا اب بھی کچھ سمجھنے سے قاصر تھا۔

"مجھے نین چاہیے۔۔۔۔۔" پر سکون انداز میں فیضان کے سر پر دھماکا کر کے میر شمس نے گرم ہو جانے والے لال مشروب کو اٹھایا اور ایک ہی سانس میں اپنے اندر اتار لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ککک کیا مطلب سائیں؟" فیضان کا سارا وجود شدید دھماکوں ضد میں تھا۔ اسے اپنی ہی آواز سنائی نہیں دی۔

"مجھے نین تارا چاہیے۔ آج رات کے لیئے۔۔۔ ایک لاکھ کافی ہوں گے تیرے لیئے؟" میر شمس کا لہجہ کسی شرمندگی سے عاری تھا۔ وہ یہ بات یوں کہہ رہا تھا جیسے فیضان پر احسان کر رہا ہو۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ کیا بول رہے ہو آپ میر سائیں ایسے کیسے میں۔"میر شمس کی سنجیدگی نے فیضان کو بھی سنجیدہ کر دیا تھا اور تھوڑا غصہ بھی۔

"تو نہ کرے گا تو بھی فائدہ کوئی نہیں۔میں تیری لاش سے گزر کر بھی نین تک پہنچ جائوں گا۔لیکن تو برسوں سے ہمارا وفادار رہا ہے اس لیئے تجھے آفر دے رہا ہوں'

دو لاکھ؟؟"

"سائیں آپ کو۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تین لاکھ؟؟؟"

"میر سائیں دیکھو آپ نے۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"چار لاکھ؟؟؟؟"

"سسس سائیں میری۔۔۔۔"

"پانچ لاکھ؟؟؟؟؟"

"سات لاکھ!" فیضان کے اچانک کانپتی آواز میں کہنے پر پہلے تو میر شمس ٹھٹھک کر چپ کا چپ رہ گیا۔ اور فیضان کی نوٹوں پر جمی نظریں دیکھ کر اگلے ہی پل قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔

کچم میں گرمی سے نڈھال نین تارا جو میر شمس کے جانے کا انتظار کر رہی تھی' میر شمس کا اونچا قہقہ سن کر ٹھٹھک گئی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نین تارا الجھن بھری نظروں سے فیضان کو دیکھ رہی تھی جو میر شمس کے جانے کے بعد اسے ضروری بات کا کہہ کر اپنے سامنے بٹھا چکا تھا'لیکن اب خود پورے کمرے میں چکراتا پھر رہا تھا۔

نین تارا کا دل پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا۔نہ جانے کیوں اسے کسی انہونی کا احساس ستائے جا رہا تھا۔جب آدھے گھنٹے تک فیضان بغیر کچھ کہے لب چباتا اِدھر سے اُدھر چکراتا رہا تب نین تارا نے خود ہی پوچھ لینا مناسب سمجھا۔"کیا بات ہے فیضان؟جب سے آپ کے میر سائیں گئے ہیں آپ پریشان لگ رہے ہیں۔سب ٹھیک تو ہے؟"نین تارا کی سہمی سی آواز پر فیضان نے رک کر اسے یوں دیکھا جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو،پھر کتنے ہی لمحوں تک وہ نین تارا کے سراپے کو دیکھتا رہ گیا تھا۔نین تارا صرف خوبصورت نہیں تھی۔وفا شعار بھی تھی،پڑھی لکھی شہری لڑکی ہونے کے باوجود اس جیسے جاہل اجڈ شوہر کے ساتھ خوش اسلوبی سے نباہ کر رہی تھی۔نہ کہ وہ اس کی سگی ماموں زاد کزن تھی بلکہ اس کی بیوی اس کی عزت بھی تھی۔کیا دولت کے لیئے اپنی عزت کو داؤ پر لگانا ٹھیک تھا؟فیضان نے خود سے پوچھا۔نین تارا کے معصوم چہرے کو دیکھ کر دل میں ندامت سر ابھارنے لگی لیکن اچانک آنکھوں کے آگے کئی سارے نوٹ لہرائے اور اس کا دل پھر سے پتھر ہونے لگا۔

گہرہ سانس خارج کر کے فیضان نے غٹاغٹ تین گلاس پانی کے حلق میں اتارے پھر نین تارا کے پاس بیٹھ کر اسے میر شمس کی خواہش کا بتانے اس کے نزدیک ہی بیٹھ گیا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" نین تارا سارا مدعا جاننے کے بعد چیخ کر فیضان کے پہلو سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی سانسیں پھول رہی تھی اور ہر ہر مسام سے گھبرٹ میں پسینہ نکلنے لگا تھا۔

فیضان اس سے اتنے شدید ری ایکشن کی امید نہیں رکھتا تھا جب ہی نین تارا کے چیخنے پر گھبرا کر خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ "آپ نے مجھے کیا سمجھا ہے؟ کس لمحے آپ کو میرے کردار میں جھول نظر آیا جو آپ نے مجھ سے اتنی گھٹیا بات کی؟ میرا سودا کر دیا؟ فیضان میں آپ کی بیوی ہوں بیوی! آپ کی عزت آپ کا لباس۔۔۔ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ آخر؟ کیسے؟؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے میری پوری بات تو سن!" فیضان بھی ساری شرمندگی سائڈ کر کے آستینیں چڑھا کر میدان میں اتر آیا۔

"جتنی سن لی اتنی کافی ہے۔ مزید سننے کی، مزید سہنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔" نین تارا کا بس نہیں چل رہا تھا خود کو ختم کر لے۔ شرمندگی اور غصے سے اس کا چہرہ لال بھبوکا ہو چکا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"خواہ مہ خواں جذباتی ہو رہی ہے تو۔ کون سا ساری زندگی کے لیئے۔"

"بسسس ایک لفظ اور نہیں فیضان۔ میں ابا سے بات کرتی ہوں۔ آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے آخر؟" نین تارا اس وقت وہ سہمی سہمی چھوئی موئی سی نین تارا لگ ہی نہیں رہی تھی۔ وہ اس وقت آتش فشاں بنی ہوئی تھی۔

انگلی اٹھا کر دھمکاجے والے انداز میں کہہ کر وہ جیسے ہی اپنے چھوٹے سے موبائل کی طرف بڑھنے لگی' فیضان نے اسے بازو سے پکڑ کر پلنگ پر دھکیل دیا اور اس کا فون اٹھا کر اپنی جیب میں اڑس لیا۔ پھر نین تارا کے سمبھل کر اٹھنے سے پہلے ہی اس کی دونوں کلائیاں اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو مٹھی میں پکڑ کر غرایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس پیسے سے تیری بھی زندگی سنور جائے گی۔ سونے کے جھمکے لے دوں گا تجھے۔ میں تجھ سے کبھی اس رات کے بارے میں سوال جواب نہیں کرس گا، یوں جیسے یہ وقت کبھی زندگی میں آیا ہی نہ ہو۔ سوچ ذرا سات لاکھ ! کبھی دیکھا ہے اتنا پیسہ؟ اری پاگل جذبات سے نکل کر سوچ۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اچھا یہ بتا تجھے بیوہ ہونا منظور ہے؟ اگر میں نے انکار کر دیا تب بھی میر سائیں تجھے چھوڑے گا نہیں۔ وہ میری جان لے لے گا' تجھے بیوہ ہونا منظور ہے بتا؟ تو اب میر سائیں سے بچنے کا خیال تو دل سے نکال ہی دے۔ وہ تجھے پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالیں گے تو تو۔"

"شٹ آپ! پاتال سے ڈھونڈ نکالیں گے، پاتال سے ڈھونڈ نکالیں گے' میں خود کو ختم کر لوں گی پھر دیکھتی ہوں کیا کر لے گا آپ کا وہ گھٹیا سائیں۔ فیضان ہم یہاں سے بھاگ چلتے ہیں اگر وہ اتنے ہی خطرناک ہیں تو پلیز چلیں یہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔" حلق کے بل چیخ کر نین تارا آخر میں منتوں پر اتر آئی تھی۔

فیضان جیسے اس کی ساری باتیں اگنور کر کے جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور انگلی اٹھا کر وارن دینے والے انداز میں بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یاد رکھنا نین تارا، اگر تو نے بھاگنے کی یا خود کو ختم کرنے کی کوشش کی تو مت بھولنا تیری اور بھی دو بہنیں ہیں۔ تو تو بچ جائے گی لیکن اپنی بہنوں کے لیئے مشکل چھوڑ جائے گی۔ ایک سے ایک حسین پری ہے ماماں کے گھر بھی۔" نین تارا کا چہرہ ہاتھ میں جکڑ کر سختی سے کہنے کے بعد ایک جھٹکے سے چھوڑ کر فیضان آخر میں خود میں بڑبڑاتا ہوا کمرے سے نکل گیا اور اس کے بعد کمرے کے دروازے پر تالا لگانے کے بعد گھر سے بھی نکل گیا۔ پیچھے نین تارا نے رو رو کر، خالی کمرے میں منتیں کر کر کے اپنا گلا خراب کر لیا تھا لیکن اس کی سننے والا کوئی نہیں

Posted on Kitab Nagri

تھا۔ نین تارا نے جب دیکھا کہ روشن دان سے آتی دن کی روشنی مدھم پڑنے لگی ہے اور منتیں بے فائدہ ہیں تب اس نے اپنی بہنوں کی حفاظت کے لیئے دعائیں کرتے ہوئے خودکشی کرنے کا سوچا لیکن کمرے میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس سے وہ اپنی جان لے سکتی، سو ہاتھ اٹھا کر خدا سے ہی موت مانگنے لگی لیکن ابھی شائد اس کی موت کا وقت نہیں آیا تھا۔

کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر فیضان اندر داخل ہوا اور نین تارا کی چیخ و پکار ان سنی کرتے ہوئے اسے کھینچتے ہوئے گھر سے باہر لے آیا جہاں سیاہ پیجارو موجود تھی۔ نین تارا کو گاڑی میں دھکیل کر وہ تیزی سے پیچھے ہو گیا لیکن تب بھی نین تارا کا تھوک اس کے منہ پر لگ ہی گیا تھا۔ فیضان نے زیر لب اسے بڑی سی گالی دی اور ڈرائیور کو جانے کا اشارہ کیا۔ وہ نین تارا پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا، کسی قسم کے تشدد سے میر شمس نے فیضان کو منع کر رکھا تھا اور فیضان اپنے سائیں کے حکم کا غلام تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات خالی خالی نظروں سے چھت کو گھورے جا رہی تھی۔ نہ جانے کتنا وقت گزر چکا تھا اس سانحے کو گزرے ۔اور وہ اس وقت کہاں پڑی ہوئی تھی اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔ بس وہ تکلیف دہ منظر بار بار نظروں کے سامنے لہرا رہے تھے اور جسم سے اٹھتی ٹیسیں اور چہرے پر جلن کا احساس اس اذیت کو اور بھی بڑھا دیتا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

ویل مینرڈ نظر آنے والی زینیہ سے کائنات ایسی امید نہیں رکھتی تھی۔ کم از کم زینیہ اس سے پوچھ گچھ تو کرتی۔ قصہ کیا تھا یہ تو جانتی۔ لیکن زینیہ نے تو۔۔۔

خاموش آنسو بہاتے ہائے ہوئے کائنات کو احساس نہیں ہوا تھا کہ کوئی دبے قدموں چلتا اس کے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔ وہ مکمل طور پر ان گزرے تکلیف دہ لمحات میں جی رہی تھی جب ایک سرد ہاتھ اس کی پیشانی پر آ رکا تھا

۔

کائنات چونک کر حال میں لوٹی اور شہریار کو مدھم مسکراہٹ سجائے اپنے نزدیک کھڑے دیکھ کر ساکت رہ گئی۔ شہریار تھوڑا سا جھک گیا اور آہستہ آہستہ کائنات کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔ کائنات بھیگی بھیگی خالی خالی نظروں سے اس گھٹیا شخص کے لبوں پر مچلتا تبسم دیکھتی رہی۔ وہ بظاہر ساکت تھی لیکن اس کے اندر ایک آتش فشاں پھٹ رہا تھا نفرت کا اور بدلے کا۔ وہ کوئی سیدھی سادی ظلم سہنے والی معصوم پری نہیں تھی جو اپنی اتنی تذلیل پر صبر کر لیتی۔ وہ اپنا بدلہ ضرور لیتی تھی۔۔۔ اس بار بھی لینے والی تھی۔

لیکن اس وقت تو وہ شہریار کو ڈھٹائی سے اپنے مقابل دیکھ کر سخت حیرت زدہ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ملا مجھ سے منہ موڑ کر؟ ہُوں؟ یہ تھپڑ گھونسے اور جوتے۔۔۔ ڈیئر ڈارلنگ مجھ سے ہاتھ ملا لو فائدے ہی فائدے میں رہو گی۔

Posted on Kitab Nagri

تم کیا سمجھتی ہو؟ آج کل کے معاشرے میں تم جیسی تن تنہا بیوٹی ایزلی سروائیو کر لے گی؟ نے بے بی نو۔۔۔ فلموں اور ڈراموں کی دنیا سے باہر نکل کے دیکھو۔ یہ دنیا بہت خراب ہے۔ خاص طور پر تم جیسی تنہا حسینہ کے لیئے! ایسا صرف مویز میں ہوتا ہے کہ کہ پری جیسی اکیلی لڑکی کو ایک ہیرو مل جاتا ہے اور ان کی باقی کی زندگی ہنسی خوشی گزرنے لگتی ہے۔ حقیقت میں تم جیسیوں کو "سمجھوتے" کرنے پڑتے ہیں۔ کچھ لو اور دو کا سودا' سمجھی ؟

بائے داوے' میں نے زینیہ کے آگے معاملہ کلیئر کر دیا ہے وہ تمہیں اب کچھ نہیں کہے گی۔ تم کل سے اپنا کام شروع کر سکتی ہو۔ یہ شگفتہ کا اپارٹمنٹ ہے۔ تم اس کے لیئے زحمت کا باعث بن سکتی ہو سو انیکسی میں جا کر آرام کرو۔

اور ہاں میری آفر کے بارے میں ضرور سوچنا۔ "کچھ لو' کچھ دو"

اپنی بات مکمل کر کے شہریار اس کے مخملیں گال پر آہستگی سے اپنے ہاتھ کی پشت سہلاتا کمرے سے باہر جانے لگا جب کائنات کی پکار پر چونک کر پلٹا۔ "مجھ میں بلکل ہمت نہیں ہے۔ پلیز مجھے انیکسی تک لے چلیں۔" اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کائنات نے اپنا ہاتھ شہریار کی طرف بڑھایا جو متحیر نظروں سے اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ شہریار فلرٹی تھا لیکن بہت شاطر نہیں' ہی جب وہ کائنات کی آنکھوں سے چھلکتی نفرت اور بدلے کا جنون دیکھ نہیں سکا تھا۔ ایک ٹرانس میں آگے بڑھ کر شہریار نے کائنات کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ کائنات نے عجیب سی مسکان لیئے اپنے اس ہاتھ کو دیکھا جو شہریار کے مضبوط ہاتھ میں قید تھا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

یہ شاہوں کی حویلی تو نہیں تھی۔نہ جانے کون سی جگہ تھی جہاں میر شمس کا گارڈ اسے لایا تھا۔ہو گا میر شمس کا کوئی ڈیرہ۔۔۔

نین تارا کو صرف اتنا اندازہ ہوا تھا کہ سفر کافی طویل تھا کہ ڈھلتا دن گہری رات میں بدل چکا تھا۔اتنے لمبے سفر میں وہ جتنی مزاحمت کر سکتی تھی کر چکی تھی'اور اب سکتے کی کیفیت میں تھی کہ اس کا شوہر پیسوں کے لیئے اس کا سودا کر چکا تھا!

وہ جس کے بھروسے اپنے اپنوں سے اتنی دور چلی آئی تھی وہ پیسے جیسی آنی جانی چیز کے لیئے اس کی عزت جیسی قیمتی شے دائو پر لگا چکا تھا؟

Posted on Kitab Nagri

میر شمس تو تھا اپنے اختیارات اور دولت کے غرور میں دھت' لیکن فیضان اتنا بے غیرت کیسے ہو سکتا ہے؟

اس وقت نین تارا کو میر شمس سے بھی زیادہ نفرت فیضان سے ہو رہی تھی۔ "ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو عزت پر جان لٹا دیتے ہیں۔ میرے نصیب میں ایسا کوئی کیوں نہیں؟" سسکی سی بھر کر سوچتے ہوئے نین تارا صوفے سے اٹھ کر ٹرانس کی کیفیت میں گیلری کی طرف بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر اچانک ٹیبل پر پڑی فروٹس سے بھری باسکٹ میں چمکتے چاقو پر پڑی تھی۔ نین تارا نے تیزی سے وہ چاقو اٹھایا اور اپنی سیاہ چادر میں چھپا لیا جو وہ عبادت کے وقت اوڑھے رہتی تھی۔ اور خوش قسمتی سے وہ چادر اب بھی اس کے تن پر موجود تھی

۔

پھر اس نے گیلری کی ریلنگ سے جھک کر زمین تک کے فاصلے کا اندازہ لگانے کی کوشش کی، اور یہ دیکھ کر نین تارا کو افسوس ہوا تھا کہ گیلری کے دوسری طرف گہری کھائی تھی، یعنی بھاگنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔۔۔ طویل سانس خارج کر کے نین تارا نے ریلنگ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر میر شمس اس کے سمجھانے پر بھی باز نہ آیا تو وہ یہاں سے کود کر اپنی جان دے دے گی۔

ابھی وہ ان ہی خیالوں میں تھی کہ قدموں کی چاپ پر چوکنا ہو گئی۔ توقع کے مطابق وہ میر شمس ہی تھا جس کے ہاتھ میں موجود بوتل میں یقیناً شراب تھی، لیکن اس کی چال میں کوئی لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔ نین تارا دہشت زدہ سی ٹکر ٹکر اسے دیکھتی وہ لفظ چن رہی تھی جو میر شمس کے دل میں رحم ڈال سکیں۔ جبکہ دوسری طرف میر شمس کی غرور سے اکڑی گردن نین تارا کی آنکھوں کا خوف و ہراس دیکھ کر نہ جانے کیوں ڈھیلی پڑنے لگی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

کچھ لمحوں تک خاموشی بولتی رہی اور وہ دونوں چپ چاپ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔۔یر شمس کی گہری کالی آنکھیں نرم گرم جذبوں سے بوجھل تھیں جبکہ نین تارا کے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اور کیا کرے؟شائد وہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ میر شمس کو "سمجھایا" جاسکتا ہے؟

میر شمس نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر شراب کی بوتل کھول کر اس کی طرف بڑھائی تو نین تارا بھی ہوش میں آتی تڑپ کر پیچھے ہوئی'ساتھ ہی زوردار ہاتھ بوتل پر بھی مارا تھا'جو بوتل میر شمس کے ہاتھ سے چھوٹ کر کھائی میں جا گری تھی۔ نین تارا نے سہم کر ایک نظر کھائی پر ڈال کر میر شمس کی طرف دیکھا۔اسے لگا تھا شائد میر شمس غصے میں اسے تھپڑ رسید کرے گا لیکن وہ تو مسکرا رہا تھا۔۔۔

"مجھے غصہ کرنا چاہیے تھا،یو نو وٹ؟یہ میرا فیورٹ مشروب تھا لیکن پھر خیال آیا میں اس سے بہتر کا انتظام کر چکا ہوں۔" نین تارا کے ہونٹوں کو فوکس کر کے وہ بائیں آنکھ دبا کر کہتا نین تارا کی جان ہوا کر رہا تھا۔

"مجھے لگتا تھا سیاہ آسمان پر چمکتا یہ چاند اس دنیا کا سب سے خوبصورت منظر ہے لیکن تمہیں دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اصل چاند تو تم ہو جو روشنی ہو یا اندھیرا'جگمگاتی،دل لبھاتی رہتی ہو۔" نین تارا کے چہرے پر ایک فرصت بھری نظر ڈال کر میر شمس نے نظریں پھر سے آسمان پر شان سے جگمگاتے چاند پر ڈالی تھیں اور پھر نین تارا کی ساکت

Posted on Kitab Nagri

نظریں جب خود پر مسلسل جمی محسوس کیں تو ستاروں سے بھرے آسمان سے نظریں ہٹا کر میر شمس نے اس کے چاند چہرے کی طرف پھر سے دیکھا تھا

'کچھ دیر تک دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔ دراصل میر شمس کے لیئے اپنی نظریں اس کے چہرے سے ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ چہرہ ایسا ہی تھا جو کسی کو بھی جکڑ سکتا تھا۔ ایک نظر میں ہی۔۔۔

میر شمس کے ساتھ تو کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔

"لیکن کوئی بات نہیں اب دور دور سے دیکھ کر دل جلانے کا وقت گیا۔ جی بھر جانے تک سینے سے لگائے رکھنے کا "حق" حاصل ہے اب تو۔"

دل کی بڑھتی خواہش پر اب بند باندھنا مشکل تھا۔ میر شمس نے جیسے ہی خوابناک کیفیت میں اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا آنسو روکتی نین تارا نے اپنی سیاہ چادر میں چھپایا چاقو نکال کر بغیر ایک پل کو بھی جھجکے ایک گہرا کٹ میر شمس کے ہاتھ پر لگا دیا۔ لیکن میر شمس کے لبوں سے صرف ایک آہ نکلی تھی پھر وہ کھل کر ہنس پڑا تھا۔

"بہت خوب بہت خوب نین تارا جی! ایسے کسی حملے کی آپ سے امید تو نہیں تھی' ہاں خواہش ضرور تھی آپ کو بہادر بنا دیکھنے کی۔ بہت بہت شکریہ یہ پہلا تحفہ سدا یاد رہے گا۔ لیکن ایک افسوس کی بات بتائیں۔؟"

نین تارا جو میر شمس کے بڑھتے قدموں اور مسکراتے لبوں کو خوف و ہراس سے دیکھتی الٹے قدموں پیچھے ہوتی دیوار سے جا لگی تھی گھبرا کر سوالیا نظروں سے میر شمس کو گھورنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"میر شمس ذرا ڈھیٹ واقع ہوئے ہیں اور آپ کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی' کیا وہ شعر سنا ہے آپ نے؟ انکار جیسی لذت اقرار میں کہاں؟ بڑھتا ہے عشق غالب ان کی نہیں نہیں سے۔" لہک لہک کر کہتے ہوئے نین تارا کے قریب پہنچ کر میر شمس نے اسے چونکنے کا ذرا بھی موقع نہیں دیا اور ایک جھٹکے سے چاقو اس سے چھین کر دور پھینک دیا۔

نین تارا حق دق سی اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتی رہ گئی تھی۔

"ہو گیا تماشہ؟ یا اور کچھ باقی ہے؟ دیکھو مجھے کوئی اعتراض نہیں، اگر آج تم صرف اسی کھیل کود میں وقت گزارنا چاہتی ہو تو شوق سے گزارو۔ میں اپنی خواہش کل بھی پوری کر سکتا ہوں۔ مجھے ہر گز بھی کوئی اعتراض نہیں تمہیں کل بھی یہاں دیکھنے میں۔" میر شمس مزے سے کہتے ہوئے بیڈ پر جا کر اطمینان سے بیٹھ گیا اور تھوڑی تلے ہاتھ رکھے ایک ٹک نین تارا کو دیکھنے لگا جیسے واقعی نین تارا کوئی تماشہ دکھانے والی ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نین تارا نے خود سے کچھ فاصلے پر بنی گیلری پر اچٹتی نظر ڈالی اور اگلے ہی پل پھر گیلری کی طوف دوڑ پڑی۔ دوسری طرف میر شمس چوکنا تھا سو فوراً ہی اسے جا لیا تھا۔ "نہ نہ نین، ابھی نہیں ابھی بلکل نہیں، لاکھوں ضائع ہو جائیں گے میرے۔" میر شمس کی آخری بات پر نین تارا کو پھر سے خود پر رونا آیا تھا۔ کتنی بے وقعت تھی وہ!

Posted on Kitab Nagri

ایک جنون اس وقت نین تارا پر حاوی ہوا تھا۔وہ مسلسل گیلری سے کودنے میں کوشاں تھی جبکہ میر شمس اسے بازئوں کے حلقے میں لیئے گیلری سے باہر نکال لایا تھا لیکن نین تارا مسلسل زور آزمائی کر رہی تھی۔میر شمس کے ہاتھوں اور بازئوں پر نین تارا کے ناخنوں کے گہرے نشانات بن گئے تھے جن کی دونوں میں سے کسی کو پروہ نہیں تھی۔اسی زور آزمائی کے دوران نین تارا کے رونے میں ایسی شدت آئی تھی کہ میر شمس چونک گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اندازہ لگا پاتا' نین تارا میر شمس کے بازئوں میں ہی بے ہوش ہو گئی۔

اپنا مخصوص بل پیشانی پر سجا کر میر شمس نے نین تارا کا ہوش سے بیگانہ وجود بازئوں میں بھر لیا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پیشانی پر ان گنت بل سجائے کائنات زاویار کو لنچ کروا رہی تھی اور اندر ہی اندر کڑھ بھی رہی تھی۔زینیہ نے ایک لفظ معذرت کا ادا نہیں کیا تھا اور سارا دن یوں رہی تھی جیسے کل کچھ ہوا ہی نہ ہو۔"کیا سارے امیر لوگ ایسے ہی بے حس ہوتے ہیں؟کسی کی عزت کی دھجیاں اڑا کر بلکل بھول ہی جاتے ہیں۔"کوفت سے سوچتے ہوئے کائنات خود پر جمی زاویار کی نظریں محسوس کر کے چونک گئی۔"کیا ہوا؟"کائنات کا پتھر مار لہجہ شائد زاویار کو ہرٹ کر گیا تھا جب ہی اس کی موٹی موٹی آنکھیں پانی سے بھر گئی تھیں۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"آپ کو ماما نے کل بہت مارا تھا نا؟" زاویار نے اپنی معصومیت میں کائنات کے زخم پر نمک مرچ چھڑک دیا تھا، کائنات کا دل تو کیا اس کے پھولے پھولے گالوں پر رکھ کر تھپڑ لگائے لیکن پھر اس کی نظر قریب آتے شہریار پر پڑی تو اس نے اپنے چہرے پر ماما تا کا نور سجا کر زاویار کا پچاس من کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔ "کل جو بھی ہوا اسے ذہن سے نکال دو' میں بھی سب بھول چکی ہوں زاوی بیٹا۔"

"مگر ماما نے آپ کو بہت زیادہ مارا تھا۔" زاویار اس کی بات کاٹ کر ہونٹ لٹکا کر بولا۔

"اگر اتنی ہی تکلیف ہوئی ہے میری تکلیف پر تو میں بھی تمہیں مار دیتی ہوں حساب برابر۔" دل میں دانت پیس کر کہتے ہوئے کائنات نے صرف آہ کھینچنے پر اکتفا کیا اور زاویار کی پیشانی چوم کر نادیدہ آنسو صاف کرنے لگی، ساتھ ہی چور نظروں سے شہریار کی طرف بھی دیکھا' لیکن ارے یہ کیا؟ شہریار تو دور و نزدیک کہیں تھا ہی نہیں

۔

بیزاری سے ہونٹ سکیڑ کر کائنات نے زاویار کو کھانا کھانے کا اشارہ کیا اور خود سوچنے لگی کہ شہریار جیسے فلرٹی شخص کے دل میں حقیقی محبت کیسے جگائی جا سکتی ہے!

Posted on Kitab Nagri

وہ لڑکی ذات تھی۔ اگر بدلے ہی بدلے میں وہ ایک دولت مند وجیہہ شخص کے زریعے اپنا فیوچر بھی محفوظ کر رہی تھی تو اس کا نہیں خیال تھا کہ وہ کچھ غلط کر رہی تھی۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

زاویار کو لنچ کروانے کے بعد اسے بیڈ روم میں دوپہر کی نیند لینے کا کہہ کر کائنات اپنی ہی دھن میں آگے بڑھتی جا رہی تھی جب کسی کی مضبوط گرفت نے اسے ہڑبڑا کر رکھ دیا تھا'حواس ذرا کنٹرول میں آئے تب کائنات نے خود کو دیوار سے لگا پایا تھا اور اپنے نزدیک ہی شہریار کو دیوار بنے دیکھ کر ایک لمحہ کو اس کا دل زور سے دھڑکا تھا' لیکن اگلے ہی پل وہ مسکرا اٹھی، اور اس کی یہ پیاری سی مسکان شہریار کو اچھا خاصہ حیران کر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو کیا میں سمجھوں مس کائنات نے میری آفر پر "ہاں" کر دی ہے؟" ذرا جھک کر شہریار اس کے کان میں آہستگی سے بولا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"کہہ سکتے ہیں۔۔۔"کائنات پلکیں پٹ پٹا کر کچھ دلگرفتگی سے گویا ہوئی۔"آپ مجھ سے فلرٹ کیجیئے، میں آپ سے محبت کروں گی۔ آپ اپنی نیچر کے ہاتھوں مجبور ہیں اور میں اپنے دل کے ہاتھوں۔"شہریار کی چمکتی ہوئی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ کر وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی تھی۔

"وٹ؟ کیا بول رہی ہو تم؟ دل کے ہاتھوں؟ ہاہاہانائس جوک۔۔۔"شہریار کے مزاق اڑاتے انداز کو دیکھ کر کائنات کا دل شدت سے کیا تھا کہ ایک الٹے ہاتھ کا اسے رسید کرے لیکن وہ زبردستی کے آنسو نکالنے کی کوشش میں مصروف رہی۔ اور اس کی نم نم سی پلکوں نے شہریار کو چونکا دیا تھا۔

"یہ کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے تم نے؟"شہریار بگڑ کر کہتے ہوئے کچھ پیچھے ہوا اور اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولنے لگا۔ اسے سخت الجھن ہوتی تھی عورتوں کے رونے سے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر میری محبت کو ڈرامے کا نام دے کر آپ کو اچھا لگتا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں، ڈرامہ فلم افسانہ 'جو چاہے کہہ سکتے ہیں۔"کائنات مردنی سے کہتی ہوئی وہاں سے چلتی بنی جبکہ پیچھے کھڑا شہریار آنکھیں سکیڑے اس کی پشت گھورتا رہ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"یہ کائنات ڈارلنگ کو ہو کیا گیا ہے آخر؟ یہ دل کا معاملہ کہاں سے آ گیا اچانک؟ پہلے تو آنکھیں سے شرارے نکلتے رہتے تھے اب اچانک ہونٹوں سے پھول کیسے جھڑنے لگے؟ کیا وہ کوئی کھیل کھیل رہی ہے؟

اگر وہ کھیل کھیل رہی ہے تو شائد اسے اندازہ نہیں وہ آگ سے کھیل رہی ہے۔" بالوں کو جیل سے سیٹ کرتے ہوئے شہریار مسلسل کائنات کے بدلے بدلے انداز کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جبکہ زینیہ جو ابھی ابھی واشروم سے باتھ لے کر آئی تھی، بالوں کو ٹاول میں لپیٹے بغور شہریار کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا جائزہ لے رہی تھی لیکن کچھ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"شیری ڈارلنگ!" زینیہ نے اس کا بازو تھاما تو شہریار بھی چوکنا سا ہو کر مسکرا دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"یس بے بی؟"

"کیا سوچ رہے ہو اتنی دیر سے؟"

"زینو سویٹی'میں زاوی کی آنے والی برتھڈے پارٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

شہریار کے خوبصورتی سے ٹالنے پر زینیہ تو نہال ہی ہو گئی۔"تم کتنے اچھے ہو ناشیری، زاویار کا بھی کتنا خیال رکھتے ہو، وہ مجھ سے زیادہ تم سے اٹیچ ہے۔"ناز سے کہتے ہوئے زینیہ نے اس کی ٹائی کی ناٹ درست کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیونکہ میں نے زاویار کو ہمیشہ اپنا سمجھا ہے، ہر وہ چیز'ہر وہ شخص'جو تمہیں پیارا ہے وہ آلریڈی مجھے عزیز ہے۔" زینیہ کے سر سے ٹال اتار کر شہریار خود اس کے بال سکھانے لگا، چہرے پر بڑی جان لیوا مسکان سجا رکھی تھی جس نے زینیہ کو مسمرائز کر دیا تھا۔اپنے بازو شہریار کے چوڑے شانوں پر ڈال کر وہ اس کے چہرے کی طرف

Posted on Kitab Nagri

بڑھی ہی تھی جب ٹھک سے دروازہ کھول کر کائنات اندر داخل ہوئی تھی، اور اندر کا منظر دیکھ کر اس کا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا۔

کائنات نے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی تھی لیکن زینیہ کی پاٹ دار پکار پر ناچار رک گئی لیکن پلٹی نہیں۔

"یہ کیا بد تمیزی تھی بے وقوف لڑکی! کسی کے کمرے میں اجازت لے کر داخل ہوا جاتا ہے' اتنا بھی نہیں پتا تمہیں؟"

"آئی ایم ویری سوری میڈم۔ میں جلدی میں تھی اس لیئے خیال نہیں آیا۔ آئی ایم رئیلی ویری سوری۔۔۔" سر جھکا کر بھیگی آواز میں کہتے ہوئے کائنات خود پر جمی شہریار کی نظریں محسوس کر سکتی تھی، لیکن زینیہ کے سامنے وہ کوئی ڈرامہ نہیں کر سکتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آخر کیوں اتنی جلدی تھی تمہیں؟ کیا ملک الموت پڑا تھا پیچھے؟" زینیہ کے تیور ہنوز بگڑے رہے جبکہ شہریار بظاہر اجنبی بن کر خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھ لیکن در حقیقت آئینے میں نظر آتے کائنات کے عکس کو فوکس کیئے ہوئے تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ملک الموت ہی ہیں وہ لوگ میرے لیئے میڈم۔میرے تایا تائی اور کزن آئے ہیں، زینیہ میڈم پلیز مجھے بچا لیں مجھے ان لوگوں کے ساتھ نہیں جانا۔وہ لوگ میری شادی میرے اس ہی کزن سے کر دیں گے۔پلیز زینیہ میڈم پلیز ہیلپ می۔"کائنات منتیں تو زینیہ کی کر رہی تھی لیکن وقتاً فوقتاً آئینے میں خود کو تاڑتی دو نظروں سے بھی اپنی بھیگی التجائیا نظریں ملا لیتی تھی۔

شہیر نے ابرو اچکا کر پرفیوم کی بوتل واپس رکھی اور بڑے انداز سے ان دونوں کی طرف پلٹا۔

"تو شادی ہی کروائیں گے نا مس کائنات۔حرج ہی کیا ہے اس میں آخر؟"مصنوعی معصومیت سے پوچھتا شہریار کائنات کو سخت زہر لگ رہا تھا۔

"یس ہنی ایکزکلی!سو کائنات، تمہیں اعتراض کیا ہے آخر؟"پیار سے شہریار کی طرف دیکھ کر زینیہ نے گھور کر کائنات سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں ہاں اعتراض کیا ہونا ہے آخر؟سارے ہینڈسم اور امیر کبیر بندوں پر تو تم جیسی آنٹیوں کا حق ہے بس۔ایک مر گیا تو دوسرے امیر بندے سے شادی کر لی، دوسرے سے طلاق ہو گئی تو تیسرے مرغے کو پھانس لیا۔"حسد سے زینیہ اور اس کے پہلو میں کھڑے شہریار کو گھورتے ہوئے وہ اندر ہی اندر جل کے راکھ ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"کیوں نہیں کرنا چاہتی اس کا جواب آپ کو ان سے مل کر ہی مل جائے گا میڈم۔ ان کا سب سے بڑا بیٹا مجھ سے ڈیڑھ سال بڑا ہے، اب آپ خود بتائیں کیا مجھے ایسے شخص سے شادی کرنی چاہیے جس کی اولاد بھی مجھ سے بڑی ہو؟" آنکھیں پٹپٹا کر' چھوٹی سی ناک پھلا کر کہتی وہ شہریار کو کافی کیوٹ لگی تھی۔

"اوہ یہ تو واقعی غلط ہے۔ لیکن میں کیا بات کروں ان سے؟ یہ تمہارا پرسنل معاملہ ہے۔" شانے اچکا کر زینیہ کال کی طرف متوجہ ہو گئی۔ زینیہ کے انداز سے لگتا تھا کال کافی ضروری تھی اور بات جلدی ختم ہونے والی نہیں تھی

۔

کائنات دل ہی دل میں بڑبڑاتے ہوئے ایک ناراض ناراض اداس اداس سی نظر شہریار پر ڈال کر کمرے سے نکل گئی۔

کچھ سوچ کر شہریار زینیہ کی طرف بڑھا اور اس کے ماتھے پر پیار کر کے "میں ذرا مس کائنات کا معاملہ سیٹ کر آئوں" کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔ پیچھے زینیہ اس بوسے کے لمس میں ڈوبی اس معاملے ہر زیادہ کچھ سوچ نہیں سکی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

" مس کائنات۔" شہریار کی پکار ہر کائنات جو پیر پٹختے ہوئے لان کی طرف جا رہی تھی چونک کر مڑی۔ "میں جاننا چاہتا ہوں آپ کے اس ننھے سے دماغ میں آخر چل کیا رہا ہے؟" شہریار نے ایک انگلی کائنات کی کنپٹی سے لگائی۔

"آپ کے معاملے میں میرا یہ حصہ ناکارہ ہو جاتا ہے مسٹر شیری، جو چلتا ہے دل میں چلتا ہے، سارے فیصلے دل کرتا ہے۔" شہریار کی انگلی کنپٹی سے ہٹا کر وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔

شہریار استہزایہ مسکرا دیا جس پر کائنات نے شانے اچکائے۔ "نہیں یقین تو نہ سہی۔ انسان ہمیشہ دوسروں کو اپنی نظر کے آئینے میں دیکھتا ہے، آپ ایک دھوکے باز بے وفا انسان ہیں اس لیئے آپ کے لیئے میری محبت پر یقین کرنا مشکل ہے بلکہ شائد ناممکن ہے۔ اور میں بار بار اپنی محبت کا اظہار کر کے اس کا مزاق نہیں بنوانا چاہتی اس لیئے بہتر ہے آپ مجھ سے میرے جذبات کے بارے میں بات مت کیا کریں۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے اپنے احساسات کی تذلیل پر۔ آپ فلرٹ کرنا چاہتے ہیں، ضرور کیجیئے، میں اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور آپ کے فلرٹ سے بھی خوش ہوں۔ جھوٹا ہی سہی پیار تو جتائیں گے، میرے سراب دل کے لیئے وہ جھوٹا پیار بھی کافی ہو گا۔" کائنات کا دل خود کو اس ایکٹنگ پر آسکر دینے کا کیا تھا۔ ٹھنڈی سانس بھر کر آنسو دوپٹے میں جذب کرتے ہوئے جب وہ لان کی طرف پھر سے بڑھی تھی جبکہ شہریار بھی الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ اس کے پیچھے بڑھ گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"مزہ آگیا بھئی ہاہاہاہا۔"کائنات اپنے کمرے میں بیڈ پر آڑھی ترچھی لیٹی پیٹ پکڑے ہنسے چلی جارہی تھی۔
شہریار نے خوب ہی عزت افزائی کی تھی تایا تائی اور ان کے پینتالیس سالہ "لڑکے" کی۔

کچھ تو اس بلند و بالا عمارت کا رعب تھا تو کچھ شہریار کی میٹھی میٹھی چھری جیسی زبان کا اثر تھا جو تایا تائی پسینے میں بھیگے معذرت کرتے واپس چلتے بنے تھے۔وہ لوگ جس طرح آستینیں چڑھائے آئے تھے اور آتے کے ساتھ ہی کائنات پر چڑھائی کر دی تھی اس نے کائنات کا دل ان کی طرف سے بلکل اچاٹ کر دیا تھا۔

وہ جو سمجھی تھی شائد وہ لوگ اس کی فکر میں چلے آئے ہیں، ان کی زبان کے جوہر دیکھ کر حواس باختہ ہو گئی تھی۔

جب ہی اس نے زینیہ کی مدد لینے کا سوچا تھا' اور شکر تھا کہ شہریار نے ان کی طبیعت اچھی طرح صاف کر دی تھی

۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

ابھی کائنات نے ہنسی پر بریک لگا کر ٹیوی کھول کے کوئی ڈھنگ کی فلم ڈھونڈنی شروع کی ہی تھی جب گاڑی کی آواز پر چونک کر کھڑکی تک پہنچی۔ زینیہ ہینڈ بیگ پکڑے زاویار اور شہریار سے مل رہی تھی جبکہ ڈرائیور اس کے بھاری بھاری بیگز گاڑی میں رکھ رہے تھے، بیگز کے سائز اور تعداد دیکھ کر لگتا تھا کہ زینیہ کافی لمبے عرصے کے لیئے جا رہی ہے۔

کائنات نے بازو سینے پر لپیٹ لیئے اور پر سکون سی ہو کر مسکرا دی "یعنی قسمت بھی میرے ساتھ ہے۔ زینیہ میڈم یہ سفر آپ سے سب کچھ چھین لے گا۔۔۔ اور جب آپ واپس لوٹیں گی تب آپ کو دھکے مار کر اس گھر سے نکلوانے کی تمام تیاری کر چکی ہوں گی میں۔ بہت مزہ آنے والا ہے بائے گوڈ۔" کمینگی سے مسکراتے ہوئے اس نے پردے برابر کر دیئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کب تک بیہوش رہی تھی اسے اندازہ نہیں ہوا تھا لیکن جب اس کی آنکھیں کھلیں تب اس نے اپنی ماں اور بہنوں کو اپنے پاس پایا تھا۔ نین تارا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا، وہ خوابناک کیفیت میں گھری ایک ٹک اپنی ماں کو دیکھتی رہی' وہ تو جب اماں نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تب جا کر اسے یقین آیا اور وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ "اماں میرا سب کچھ برباد ہو گیا، میں برباد ہو گئی ہوں اماں' میں برباد ہو گئی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور اس سب کے قصوروار ابا ہیں، ان کی ضد ان کے غلط فیصلے نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا'میری ذات کا غرور بھی چھین لیا اماں۔ میں خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی اماں، یہ سب ابا کی ضد کی وجہ سے۔" نین تارا اس وقت سخت جذباتی ہو رہی تھی، کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں تھی وہ۔ بس جو دل میں آ رہا تھا بول رہی تھی۔ جبکہ اماں تعجب سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"ائے کیا بولے جا رہی ہے تو؟ کسی کی زندگی موت کا تیرے باپ کے غلط فیصلوں سے کیا لینا دینا؟ قدرت کو یہی منظور تھا میری بچی'بس صبر کر جا، صبر کر میری بچی'اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ بس دعا مانگ فیضان کے لیئے کہ وہ اپنی آخری آرام گاہ میں آرام سے رہے۔۔۔ تو اس کے لیئے مغفرت کی دعا کرے گی تو دیکھنا تجھے خود بھی کیسے قرار آئے گا، چپ کر اب بس بہت ہو گیا شاباش بس۔۔۔" اماں کی بے سروپا باتوں پر نین تارا الجھ سی گئی اور ان کے کندھے سے منہ نکال کر حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مطلب ہے اماں؟ آپ کیا بولے جا رہی ہیں؟" نین تارا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کرتے ہوئے نا سمجھی سے بولی۔

دوسری طرف اماں بھی اس کے انداز دیکھ کر ٹھٹھک گئیں۔ اس سے پہلے کہ یہ الجھن سلجھتی روم کا دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اندر داخل ہوتے میر شمس کو دیکھ کر نین تارا کا خون خشک ہونے لگا تھا وہ اماں کے پیچھے چھپنے لگی جبکہ میر شمس نے ایک اچٹتی مگر گہری نگاہ اس پر ڈال کر اماں کو مخاطب کیا تھا۔

"فیضان ہمارا سالوں سے وفادار ہے، اس کے قاتل جلد ہی سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔۔۔

نین شائد گہرے صدمے میں ہے، ہونا بھی چاہیے 'شادی کو دن ہی کتنے گزرے ہیں، کہ بیوگی کی چادر اوڑھنی پڑ رہی ہے۔ چچچ افسوس۔" چہرے پر افسردگی طاری کیئے کہتا میر شمس نین تارا کے سر پر گویا ایٹمی دھماکہ کر چکا تھا ۔ نین تارا کو اپنا وجود چیتھڑوں میں اڑتا محسوس ہونے لگا۔

"آخری آرام گاہ؟ قتل؟ بیوگی؟ یہ کیا کیا بولے جا رہے تھے سب لوگ؟ وہ کتنا عرصہ بے ہوش رہی تھی؟ کیا کیا ہوا تھا اس کی بے ہوشی میں آخر؟ کیا فیضان مر گیا؟ کیا فیضان واقعی مر گیا؟ اس کا محرم، اس کا شوہر، اس کا محافظ، یا پھر نین تارا کا سودائی؟ کیا تھا وہ؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جو بھی تھا 'اس وقت سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ کیا وہ مر چکا تھا؟ فیضان مر چکا تھا؟ کس نے مارا تھا اسے آخر؟ کون مار سکتا تھا اسے اور کیوں؟" دل میں اٹھتے سینکڑوں سوالوں کا جواب نین تارا کو تب مل گیا تھا جب اس کی بھٹکتی ہوئی نگاہ میر شمس کی آنکھوں سے ملی تھی۔

اور میر شمس کی گہری سیاہ آنکھوں کی چبھتی ہوئی چمک اس کے کئی سوالوں کے جواب دے چکی تھی!

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

زاویار کی سالگرہ آنے والی تھی، شہریار اپنی طرف سے اچھی خاصی تیاری کر رہا تھا کیونکہ زینیہ اس حوالے سے مسلسل اس سے کانٹیکٹ میں تھی۔ ایسے میں کائنات کو اپنے نمبر بڑھانے کا اچھا موقعہ مل گیا تھا۔ ہر کام میں پیش پیش 'ملازمین کے سروں پر کھڑے ہو کر مالکانہ انداز لیئے ہدایات دینا اسے سب سے زیادہ پسند تھا۔ اس وقت بھی کائنات کچھ ملازمین پر برس کر جب لان میں آئی تب اسے شہریار گرمی سے نڈھال زاویار کے ساتھ کرکٹ کھیلتا نظر آیا۔ شہریار کے چہرے سے ہی ظاہر تھا وہ زاویار کے فورس کرنے پر کھیل رہا ہے ورنہ اس کا کوئی موڈ نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

کچھ سوچ کر کائنات ان کے قریب چلی آئی۔ "زاویار آپ کو اس وقت آرام کرنا چاہیے بیٹا۔ پھر شام کو ٹیوشن بھی تو پڑھنی ہے 'پڑھتے ٹائم مائنڈ کا فریش ہونا ضروری ہے نا؟ چلیں آئیں شاباش اچھی سی نیند لیں۔" کائنات زاویار کے ساتھ ہمیشہ فرینڈلی رہی تھی لیکن لہجہ میں ایسی مامتا کبھی نہیں رہی تھی۔ کائنات کو خود بھی اپنا بناوٹی

Posted on Kitab Nagri

لہجہ محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ مجبور تھی۔ اسے نمبر بھی تو بڑھانے تھے۔ اب نہیں تھی وہ حقیقت میں اتنی مشفق تو کیا' کیا جا سکتا تھا۔

شہریار اس کے لہجے میں دن بہ دن بڑھتی مصنوعی مٹھاس اچھی طرح محسوس کر رہا تھا جبکہ زاویار معصوم سا بچہ تھا، وہ کیا لہجے کا کھوکھلا پن محسوس کرتا۔ یہی تو بچوں کی خاصیت ہوتی ہے۔ ہر منفی خیال سے آزاد!

سوزاویار خوشی خوشی اس کی انگلی تھامے اپنے کمرے کی طرف چل دیا جبکہ پیچھے شہریار بھی دل میں شکر ادا کرتا فوراً اپنے اے سی روم کی طرف دوڑا تھا۔

ہاتھ لے کر شہریار جب باتھروم سے باہر آیا تب کمرے میں کائنات کو دوپٹے کا کونا مروڑتے پایا۔ سر جھٹک کر شہریار نے اسے بلکل اگنور کر دیا اور بالوں میں برش پھیرنے لگا۔ پیچھے چہرے پر بھولپن سجائے کھڑی کائنات اس بری طرح اگنور کیئے جانے پر اچھا خاصہ تلملا گئی تھی لیکن بظاہر معصوم صورت بنائے اسے دیکھنے لگی۔ سیاہ بنیان اور نیلا ٹراؤزر پہنے عام سے حلیے میں بھی شہریار کی وجاہت مثالی تھی۔

"شش شیری سر! آپ کے لیئے کچھ لائوں؟ چائے کافی وغیرہ؟" لہجہ فکر سے پر تھا۔

Posted on Kitab Nagri

شہریار ابرو اچکا کر مڑا اور طنزیہ گویا ہوا۔ "مس کائنات یہ میرا گھر ہے، میرے ملازم ہیں، مجھے جب جو چاہیے ہو گا کہہ دوں گا۔ آپ کو میری فکر میں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" شہریار کا سخت تنبیہی لہجہ کائنات کے اوسان خطا کر گیا تھا۔ وہ اسے ایک فلرٹی لیکن بے وقوف شخص سمجھ رہی تھی لیکن شہریار کا یہ لہجہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اتنا آسان ٹارگٹ نہیں تھا۔

اندر ہی اندر کائنات گھبرا گئی تھی لیکن پھر بھی ہمت کر کے مزید گویا ہوئی۔ "کیسے فکر نہ کروں آپ کی؟ میں یہاں۔۔۔"

"بس! بہت ڈرامہ ہو گیا تمہارا۔ چاہ کیا رہی ہو تم ہاں؟ کیا ارادے ہیں؟ میرے دائو مجھ پر ہی الٹ رہی ہو؟ پاگل سمجھ رکھا ہے مجھے، میں کچھ سمجھتا نہیں؟" اسے بازئوں سے پکڑ کر دیوار سے لگاتے ہوئے شہریار نہ جانے کیوں بری طرح دہاڑا تھا۔ کائنات کی تو روح فنا ہو گئی تھی۔ وہ بے جان سی شہریار کے رحم و کرم پر اپنے قدموں پر کھڑی تھی۔ یہاں شہریار اسے چھوڑتا، وہاں وہ زمین بوس! "بتائو مجھے؟ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟ بولو ؟؟؟ ایک بات یاد رکھنا، عورت کو اگر خدا نے انداز سمجھنے کی صلاحیت دی ہے تو مرد بھی الو کا پٹھا نہیں ہوتا' انڈر سٹینڈ؟؟ اب بتائو مجھے کیوں کر رہی ہو یہ سب؟ کیا مقصد ہے اس ڈرامے کے پیچھے؟؟؟ بولو؟ کچھ پھوٹو منہ سے! ورنہ مجھے تمہارا یہ خوبصورت منہ توڑتے ہوئے بہت افسوس ہو گا۔"

کائنات ٹکر ٹکر بس اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں دیکھے چلی جا رہی تھی۔ یہ وہ شہریار تو نہیں تھا۔۔۔ فلرٹی سا، تھوڑا شرارتی تھوڑا کمینہ، یہ تو کوئی اور ہی تھا۔ جذباتی، جنونی، روڈ سا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات کا دل کیا یہاں سے بھاگ کر کہیں چھپ جائے جہاں یہ جنونی بدلحاظ شخص کیا اس کا سایہ بھی نہ پہنچ سکے ۔لیکن نہیں، "کائنات بیٹا آج ہمت چھوڑ دی تو اتنے دنوں کی محنت پر پانی پھر جائے گا۔بس آج ہمت نہیں چھوڑنی۔۔۔بس ایک بار ہمت کر لو۔"کائنات نے دل ہی دل میں خود کو ہمت دی تھی۔

"مجھے بتائیں آپ کیسے یقین کریں گے میری محبت کا؟"بالآخر اس کے منہ سے گھٹی گھٹی آواز برآمد ہوئی تھی۔

"اوہ شٹ آپ!جسٹ شٹ یور مائوتھ۔ایک لفظ بکواس کا نہیں، صرف ارادہ بتائو مجھے۔اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چالتی ہو نا تم؟میرے افیئرز میرے کردار کی حقیقت زینیہ کو بتانا چاہتی ہو نا؟یہی مقصد ہے نا تمہارا؟"

"بس کر جائیں شہریار، بس کر جائیں پلیز۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔میڈم کو آپ کی حقیقت کے بارے میں بتانا ہوتا تو میں بہت پہلے کوئی ویڈیو یا فوٹو بنا کر زینیہ میڈم کو دکھا دیتی، ایک بار نہیں ہر بار!جب جب زینیہ میڈم گھر سے گئیں، آپ کسی کو بانہوں میں لیئے چلے آتے تھے۔حتی کہ جب زینیہ میڈم نے سب کے سامنے مجھے ذلیل کیا میں تب بھی کچھ نہیں بولی تھی۔ میں اس وقت بھی چپ رہی تھی مسٹر شہریار، ذلیل ہوتے وقت بھی میں آپ کے خلاف ایک لفظ نہیں بولی تھی ۔کیوں نہیں بولی تھی اس کا جواب میں اب نہیں دوں گی۔بلکل نہیں دوں گی۔کیا ملے گا جواب دے کر؟جب

Posted on Kitab Nagri

آپ کو یقین ہی نہیں کرنا۔ بار بار اپنی محبت کی تذلیل مجھ سے برداشت نہیں ہوتی شہریار صاحب۔ محبت کے بدلے محبت نہ سہی، آپ مجھے عزت تو دے سکتے ہیں۔ لیکن نہیں! آپ تو۔۔۔" اور اس کے ساتھ ہی کائنات نے کمال اداکاری کے جوہر دکھاتے ہوئے گھٹنوں کے بل گر کر رونا شروع کر دیا تھا کیونکہ شہریار کی گرفت اس کے بازئوں پر ڈھیلی پڑ چکی تھی۔

عجیب سے تاثرات لیئے شہریار گم صم سا اسے دیکھے جا رہا تھا جبکہ کائنات نے اب اٹھ کر کمرے سے بھاگنا مناسب سمجھا تھا۔ "اب بھی اس شخص کا دل نرم نہ پڑا تو لعنت ہے میرے بدلے پر۔۔۔ اور کتنے جھوٹے آنسو بہائوں؟" انیکسی کی طرف بھاگتے بھاگتے کائنات بڑبڑائی تھی جبکہ اپنے کمرے میں شہریار اب بھی جوں کا توں کھڑا تھا۔

بہت دیر بعد اس کے لب بے آواز ہلے تھے۔ "کیا واقعی کوئی مجھ سے سچی محبت بھی کر سکتا ہے؟ کیا واقعی محبت کا کوئی وجود ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"پھر جب سائیں لوگوں کے دشمنوں نے فیضان پر وار کیئے تب تُو خوفزدہ ہو کر بے ہوش ہو گئی، سائیں لوگوں نے مہربانی کی کہ تجھے ہاسپٹل لے آئے، پھر ہمیں آگاہ کیا'ہم دوڑے چلے آئے۔" اماں اسے سوپ پلاتے ہوئے "اس پر گزری قیامت" کا حوالہ اسے سنا رہی تھیں اور وہ سوچ رہی تھی "کیا خوب کہانی بنائی ہے "سائیں" نے!" لیکن سوال یہ اٹھتا تھا کہ یہ کہانی بنائی کیوں گئی تھی آخر؟ خود کو بچانے کے لیئے؟ کس سے بچانے کے لیئے؟ یہ پاکستان ہے، یہاں جس کے پاس پیسہ ہے اس کے پاس قانون ہے۔ ہم غریب لوگ ان کا بگاڑ کیا سکتے تھے؟ پھر کیوں یہ سارا ڈرامہ کر رہا ہے وہ شخص؟" یہ سوال سوچ سوچ کے نین تارا کا سر درد کرنے لگا تھا، لیکن حیرت انگیز طور پر اسے فیضان کے مرنے کا خاص افسوس نہیں ہوا تھا۔ وہ کام ہی ایسا کر گیا تھا کہ نین تارا کے دل سے بلکل اتر گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ نین تارا چاہ کر بھی اس جھوٹ کی مخالفت نہیں کر سکی تھی۔

جس سے شکوہ تھا، وہ مر چکا تھا۔ اور جو ملزم زندہ تھا وہ بآثر بہت تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اللہ توبہ، کتنے برے طریقے سے مارا تھا ظالموں نے فیضان بھائی کو۔ گردن ہی الگ کر دی تن سے۔" نین تارا کی چھوٹی بہن درمیان میں اچانک بول اٹھی تھی۔

"اے شش! زبان پر قابو نہیں ہے۔" اماں نے نین تارا کا احساس کرتے ہوئے اپنی چھوٹی بیٹی کو ڈپٹ دیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

نین تارا ک ہاتھ بے ساختہ اپنی گردن تک گیا تھا۔"گردن تن سے الگ کر دی؟لیکن کیوں؟صرف فیضان کی کیوں؟اپنی کیوں نہیں میر شمس؟تم بھی ایسی موت کے قابل ہو۔نہ جانے کتنے لوگوں کی عزت کی دھجیاں تم نے اپنی دولت کے نشے میں اڑائی ہوں گی۔ تمہیں بھی ایسی موت ملنی چاہیے۔"نین تارا کے دل میں جیسے ایک آگ لگی تھی۔بس نہیں چل رہا تھا میر شمس کو اپنے ہاتھوں سے کاٹ پھینکے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

دھاڑ سے دروازہ کھلنے پر میر شمس جو سگرٹ کے کش لگا تا لیپ ٹاپ پر مصروف تھا ذرا نہیں چونکا تھا،اور ازلی پر سکون انداز میں آنے والے کی طرف متوجہ ہوا تھا'کیونکہ اتنا تو اسے اندازہ تھا کہ اس کے کمرے میں کوئی ملازم وغیرہ اس طرح داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سامنے ہی وڈیری اماں کھڑی پر جلال نظروں سے اسے گھور رہی تھیں۔میر شمس احتراماً اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں بیٹھنے کی پیشکش کی۔"میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی ہوں میر شمس۔"وڈیری اماں بھڑک کر بولیں،میر شمس شانے اچکا کر واپس بیٹھ گیا اور لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا۔وڈیری اماں کو میر شمس کے اس انداز نے تپا کر رکھ دیا تھا۔

"میں کیا سن رہی ہوں میر شمس؟؟"
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"دادی سائیں، میں کیسے جان سکتا ہوں کہ آپ کیا سن رہی ہیں؟"میر شمس کا انداز ہنوز پر سکون تھا۔

"فیضان ہمارے سامنے پلا بڑھا ہے، سالوں سے ہمارا وفادار ہے۔ جان سکتی ہوں کہ اس سے ایسی کیا غلطی ہوئی کہ تم نے اسے مروا دیا؟"کم ظالم جابر تو وڈیری اماں بھی نہیں تھیں لیکن اپنے وفاداروں کے لیئے دل کچھ نرم تھا ۔

"غلط سنا آپ نے دادی سائیں، میں نے فیضان کو نہیں مروایا' بلکہ اپنے ان ہاتھوں سے اسے مارا ہے۔"میر شمس کا انداز پر مزہ تھا لیکن آنکھوں کی سرد مہری نے وڈیری اماں کو ٹھٹھکا دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسا بھی کیا کر دیا اس نے؟"اب کی بار وڈیری اماں نے تحمل کا مظاہرہ کیا تھا۔

میر شمس جواباً کافی دیر تک خاموش رہا پھر سرسراتی آواز میں گویا ہوا۔"وہ نین تارا جیسے ہیرے کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ ایسا پہرے دار تھا جو چند پیسوں کو لیئے اس قیمتی ہیرے کو بیچنے کو بھی تیار ہو سکتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

مجھے اس کی پہرے داری پسند نہیں آئی۔اسے مار دیناہی بہتر تھا۔"سگرٹ کے آخری ٹکڑے کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے وہ بہت سوچ سوچ کر بول رہا تھا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟مجھے واضع جواب دو میر شمس۔اور یہ نین تارا کا کیا ذکر؟"وڈیری اماں سمجھی نہ سمجھی سے بڑبڑائیں۔

میر شمس نے کوفت سے انہیں دیکھا پھر لیپ ٹاخ بند کر کے گویا ہوا۔"فیضان نے مجھ سے نین تارا کا سودا کیا تھا ۔آج اس نے مجھ سے سودا کیا تھا،کل کو کسی اور سے بھی کر دیتا۔اس لیئے مجھے جو سب سے بہتر لگا وہ میں نے کر دیا۔"وڈیری اماں کو حق دق چھوڑ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔اب اس کا ارادہ نین تارا کے گھر جانے کا تھا جہاں وہ دشمن جان اس کا قرار لیئے'اس سے روٹھی روٹھی خوفزدہ سی بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نین تارا نماز سے فارغ ہوئی ہی تھی جب گھبرائی ہوئی سی اماں نے اسے "سائیں" کے آنے کی اطلاع دی تھی۔ نین تارا کی تیوری چڑھ گئی تھی لیکن خود پر کنٹرول کرتے ہوئے اس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔

"سائیں تجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔" اماں کافی گھبرائی ہوئی تھیں۔ میر شمس کی بڑی سی گاڑی گھر کے باہر کھڑی سارے محلے والوں کو چونکا رہی تھی۔

"مجھ سے ملنا چاہتے ہیں؟ لیکن کیوں؟ اور اماں آپ شائد بھول رہی ہیں' میں عدت سے ہوں۔" نین تارا نے جیسے انکشاف کیا تھا۔ اماں کو بھی جیسے اب ہی یاد آیا تھا، وہ سر پر ہاتھ مار کر کمرے سے باہر نکل گئیں' پیچھے کھڑی نین تارا کے دل میں ہزاروں وسوسے سر اٹھانے لگے۔ "آخر میر شمس کب میری جان چھوڑے گا؟ کیوں پیچھے پڑ گیا ہے وہ میرے؟ کیا ارادے ہیں اس کے؟ اسے شرم نہیں آتی میرے سامنے آتے ہوئے؟ وہ سودا تک کر چکا تھا۔ میرے شوہر کو قتل کر چکا ہے۔ پھر کیسے' کس منہ سے مجھ سے بات کرنے آیا ہے؟ اور کیا بات کرنا چاہتا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

ہے وہ مجھ سے۔؟"بیڈ پر دھپ سے بیٹھ کر وہ خود سے ایسے سوال کر رہی تھی جن کا جواب اس کے پاس تھا ہی نہیں۔

دوسری طرف نین تارا کے گھر کے مختصر سے صحن میں کرسی پر کسی ریاست کے بادشاہ کی طرح بیٹھا میر شمس جو بے قراری سے بار بار کمرے کے دروازے کی طرف دیکھے جا رہا تھا'وہاں سے تنہا واپس لوٹتی اماں کو دیکھ کر کچھ بجھ سا گیا تھا۔

"میر سائیں تاری آپ سے نہیں مل سکتی۔"اماں ابھی وجہ بتانے ہی لگی تھیں لیکن میر شمس نے انہیں بات مکمل کرنے کا موقع نہیں دیا تھا اور چیخ پڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں؟ کیوں نہیں مل سکتا؟ آپ کو اندازہ بھی ہے کہ کس سے کہہ رہی ہیں؟ کیا کہہ رہی ہیں؟"میر شمس کی پیشانی کے بڑھتے بل اور اونچی ہوتی آواز نے اماں ہی نہیں بلکہ کمرے میں بیٹھی نین تارا کو بھی خوفزدہ کر دیا تھا۔

"ممم میر سائیں، وہ عدت میں ہے۔"اماں گھگھیا کر بولی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

میر شمس کی پیشانی کے تمام بل اچانک ہی غائب ہوئے تھے، سر جھٹک کر اپنی بے ساختگی پر وہ کچھ شرمندہ ہوا تھا ۔"ہمم تو میں کب نین کو دیکھ سکتا ہوں؟"میر شمس کے لہجے کی بیتابی نے اماں کو ٹھٹھکا دیا تھا لیکن انہوں نے ظاہر نہیں کیا۔

"چاہ ماہ دس دن بیوگی کی عدت کے ہوتے ہیں سائیں۔"

سترہ دن تو گزر چکے ہیں۔"میر شمس نے فوراً حساب لگایا۔"ابھی بہت انتظار کرنا ہے۔"میر شمس بڑبڑایا تھا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ کافی اونچی تھی'اماں نے با آسانی سن لی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا پھر میں چلتا ہوں، کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتایئے گا۔"اس کے لہجے کی نرمی نے اماں سمیت نین تارا کو بھی الجھا دیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"جی میر سائیں، مہربانی آپ کی۔" اماں نے جب میر شمس کو دروازے تک چھوڑا تب کیا دیکھا کہ سارے محمے کے لوگ ان کے گھر کی طرف حیرت سے دیکھ رہے تھے۔اس چھوٹے سے محلے میں بیش قیمت گاڑی کا آنا ہی کم حیران کن نہیں تھا، بلکہ اس گاڑی کا محلے کے ایک قدرے غریب گھرانے کے آگے رکنا بھی حیران کن تھا۔ سب کی حیرت بجا تھی۔

اماں بے وجہ ہی چور سی ہو کر سب سے نظریں چراتے ہوئے گھر کے اندر گھس گئیں۔

"یہ میر سائیں اور تاری کے درمیان چل کیا رہا ہے؟ کیوں اتنا بیقرار ہو رہے ہیں میر سائیں، اور کیوں اتنا گھبراتی ہے ان سے تاری؟ مجھے تاری سے ہی پوچھنا ہو گا۔" اماں بڑبڑاتے ہوئے نین تارا کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات زاویار کو سلا کر جب اس کے کمرے سے نکلی تب نظریں غیر ارادی طور پر اِدھر اُدھر بھٹکنے لگیں۔ دو دن ہو گئے تھے اس واقعے کو، اس دن کے تماشے کے بعد سے کائنات شہریار سے چھپتی پھر رہی تھی'تو شہریار بھی
~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

دو دن سے زیادہ تر اپنے کمرے میں بند رہ رہا تھا۔ دو راتوں سے شہریار کسی دوشیزہ کو بانہوں میں لیئے بھی نہیں آ رہا تھا۔ نہ جانے کیا معاملہ تھا؟

کل زاویار کی سالگرہ تھی اور شہریار بلکل ہی ہر تیاری سے بے نیاز ہوا بیٹھا تھا، ایسے میں کائنات کا صحیح امتحان شروع ہوا تھا۔

اتنے کام تھے، جو ختم ہونے میں نہیں آ رہے تھے۔

کائنات کو یہاں آ کر ہی معلوم ہوا تھا کہ کسی ننھے سے بچے کی سالگرہ پر بھی لاکھوں کا خرچہ ہو سکتا ہے۔

"امیر لوگوں کے چونچلے' ہنہہ "بڑبڑاتی ہوئی کائنات جب شہریار کے کمرے کے سامنے سے گزرنے لگی تب کچھ گرنے کی آواز پر خود کو کمرے میں جھانکنے سے روک نہیں سکی تھی۔ تھوڑا سا دروازہ کھول کر اس نے اندر جھانکا تھا اور اندر کے منظر نے اسے پریشان کر دیا تھا۔ کمرے کی ہر چیز بکھری پڑی تھی اور جگہ جگہ شراب کی خالی بوتلیں بھی لڑھک رہی تھیں۔ ایک بوتل شہریار کے قدموں میں ٹوٹی پڑی تھی، شائد آنے والی آواز اس ہی بوتل کی تھی۔ کائنات دروازہ واپس بند کرنے لگی تھی جب اس نے شہریار کو اس کانچ کو اٹھاتے دیکھا تھا۔

کانچ کا ٹکڑا شہریار کے ہاتھ میں کھب گیا تھا۔ خون نکلے جا رہا تھا لیکن شہریار اسے روکنے کی کوئی تدبیر نہیں کر رہا تھا اور بس سنجیدہ نظروں سے اکڑوں بیٹھا اپنا خون نکلتا دیکھے جا رہا تھا۔

اس کی حالت دیکھ کر کائنات کو جانے کیا ہوا تھا کہ وہ بھاگ کر شہریار تک پہنچی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے ہاتھ میں کھبا کانچ نکال کر وہ اسے ساتھ لیئے باتھروم بھاگی تھی۔ نل کے نیچے شہریار کا ہاتھ دے کر وہ فرسٹ ایڈ باکس ڈھونڈنے لگی۔ فرسٹ ایڈ باکس ملا تو شہریار کو باتھروم سے باہر لے آئی اور اسے صوفے پر بٹھا کر خود اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کے ہاتھ کی مرہم پٹی کرنے لگی۔

اس تمام عرصے کے دوران شہریار کی نظریں ایک پل کے لیئے بھی کائنات کے صبیح چہرے سے نہیں ہٹی تھیں جبکہ کائنات نے ایک بھی بار اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔ اس کی تمام توجہ زخم پر جو تھی! اگر شہریار کے چہرے کی طرف دیکھ لیتی تو چونک ضرور جاتی۔

"ہو گیا۔" بینڈج کر کے کائنات یوں فخر سے بولی جیسے کشمیر آزاد کروایا ہو۔ شہریار سر ہلا کر رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ آرام کریں، میں شگفتہ کو بھیجتی ہوں کمرے کی حالت سنوارنے۔" کائنات کو وحشت ہونے لگی تھی شہریار کی مستقل جمی سرخ سرخ نظروں سے جب ہی بھاگنے کو پر تولنے لگی لیکن شہریار نے بروقت اسے بازو سے پکڑ کر واپس اپنے پہلو میں بٹھا لیا اور خود ڈولتے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا۔ وہ یقیناً اب بھی نشے میں تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"جانتی ہو؟تم اس دنیا کی پہلی عورت ہو جس نے میرے زخم پر دوا کی ہے،ورنہ باقی عورتوں نے تو مجھے ہمیشہ زخم دیئے ہی ہیں۔" مدھم سی بھیگی آواز میں بولتے ہوئے شہریار بہت اجنبی سا لگ رہا تھا۔لیکن کائنات کے پاس اس سب پر توجہ دینے کا وقت نہیں تھا۔وہ صرف یہاں سے جانا چاہتی تھی،لیکن شہریار نے اس کے دونوں ہاتھ تھام رکھے تھے سو جانا ممکن نہیں تھا۔

"جب اتنی لڑکیوں سے ایک ساتھ دل لگی کریں گے تو کچھ "زخم" تو آپ کو بھی ملیں گے ہی۔"کائنات چاہ کر بھی اپنے لہجے کی تلخی چھپا نہیں سکی تھی۔

جواباً شہریار گم صم سا اسے دیکھے چلا جا رہا تھا'کائنات کو کوفت ہونے لگی۔وہ فطرتاً پتھر دلی کی حد تک لاپروہ تھی، لہجے کا درد محسوس کرنا اس جیسی لڑکی کے لیئے ناممکن تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گہری سانس خارج کر کے شہریار نے اس کے ہاتھ کی چھوٹی سی ملائم پشت کو اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے سہلایا تھا۔ "میں ہمیشہ سے ایسا نہیں تھا کائنات،زمانے نے ایسا بنا دیا ہے۔"کائنات کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ کر شہریار نے ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا۔کائنات نے ٹالنے والے انداز میں سر ہلانے پر اکتفا کیا۔"کائنات"!

"جی شیری سر؟"

Posted on Kitab Nagri

"کیا تم واقعی مجھ سے محنت کرتی ہو؟"

کائنات کا دل اس سوال پر رک سا گیا۔ "تو کیا ڈرامہ کامیاب رہا۔؟" دل میں خود سے پوچھتے کائنات نے پلکوں کے جھالر بڑی ادا سے اٹھا کر گرائے تھے۔ "یہ سوال آپ خود سے پوچھیں شیری سر' آپ کا دل جو جواب دے گا وہی سچ ہو گا۔"

"میرا دل "ہاں" کہتا ہے لیکن یہ محبت سے ڈرتا بھی ہے۔"

"یہ ڈر آپ کا خود کا پیدا کردہ ہے شیری سر۔ جب انسان خود دھوکے باز ہو تو کسی پر اعتبار کرتے ہوئے ڈر تو لگے گا ہی۔ میں نہیں کہتی مجھ پر اعتبار کریں، بے شک محبت بھی نہ کریں، لیکن میری محبت کو قبول کر لیں' مجھے یقین ہے محبت اور اعتبار کرنے پر آپ خود مجبور ہو جائیں گے۔" جھکی نظروں کے ساتھ اتنے اتنے بڑے بڑے جھوٹ بولتے ہوئے کائنات کو ہنسی آ رہی تھی جبکہ شہریار کے لیئے کائنات کی من موہنی صورت سے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"میرے کردار کو دیکھتے ہوئے بھی تمہیں مجھ سے محبت کیسے ہو گئی؟" یہ وہ سوال تھا جو شہریار کو سب سے زیادہ الجھا رہا تھا۔ وہ جیسے ساری الجھنیں آج سلجھا کر اپنے دل کی بے کلی ختم کر دینا چاہتا تھا۔

"محبت کچھ بھی نہیں دیکھتی سر' نہ سوچتی ہے' یہ پاگل ہوتی ہے اور پاگل کر دیتی ہے۔

آپ کی جھوٹی دل لگی نے کب میرے دل پر حقیقی دستک دی مجھے پتا ہی نہیں چلا۔

میرا پاگل پن دیکھئے، میں جانتی ہوں آپ شادی شدہ ہیں، آپ کی زندگی میں میری کوئی جگہ نہیں بن سکتی، لیکن پھر بھی میرا دل چاہتا ہے آپ کی زندگی نہ سہی' دل کے کسی کونے میں تھوڑی سی جگہ مل جائے، جو صرف میری ہو۔" (کیا ڈائلاگز بولے ہیں کائنات شاباش' اور پڑھ ناولز!) دل میں خود کو داد دے کر کائنات نے ذرا کی ذرا نظریں اٹھائیں تو وہ شہریار کی نظروں سے جا ٹکرائیں۔ اور شہریار کی نظروں میں اسے جانے کیا نظر آیا تھا جو پورے وجود میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ اٹھ کر بھاگتی شہریار نے اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے نم لب رکھ کر کائنات کو اپنی جگہ ساکت کر دیا تھا' صرف یہی نہیں، شہریار نے اس کی زانوں پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی تھیں اور کائنات حق دق سی بیٹھی بے بسی سے شہریار کو دیکھتی رہ گئی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

زاویار کی سالگرہ کی تقریب جاری تھی۔اس کے تقریباً تمام کلاس میٹس وہاں موجود تھے۔سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا لیکن کائنات عجیب سا محسوس کر رہی تھی اور وجہ شہریار تھا جو اس کے آگے پیچھے ہی پروانے کی طرح پھر رہا تھا۔

کائنات کا مشن کامیاب رہا تھا لیکن اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا مزید وہ کیا کرے، شہریار سے باتیں تو اس نے بہت کی تھیں کہ مجھے بس آپکا پیار چاہیے وغیرہ وغیرہ 'لیکن سچ یہی تھا کہ وہ شہریار سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ ایک خوش حال پر سکون زندگی چاہتی تھی۔ایک خوبصورت جیون ساتھی کے علاوہ پر آسائش زندگی بھی اس کی خواہش تھی۔اسے بھلا شہریار کے اپنے آگے پیچھے پھرنے سے کیا فائدہ؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

آخر کار بر تھڈے پارٹی کا اختتام ہوا اور جب سارے مہمان چلے گئے تب کائنات بھی ملازمین کو کچھ ہدائتیں دے کر زاویار کو سلانے کے بعد جب اس کے کمرے سے نکلی، تو باہر شہریار کو ریلنگ سے ٹیک لگائے اپنا منتظر پایا

۔

"زاوی سو گیا؟" شہریار کی آواز میں کوئی شوخی نہیں تھی سو کائنات بھی مدبر سی ہو گئی۔

"جی۔۔۔" کائنات کے جواب دینے کے بعد ان کے درمیان کافی دیر تک خاموشی حائل رہی' پھر شہریار چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر کائنات کی طرف بڑھا اور اس کا چہرہ اچانک ہی اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر لیا۔ کائنات کے لیئے یہ سب بہت ہی حیران کن اور اچانک تھا۔ وہ ساکت نظروں سے شہریار کی نظروں میں دیکھتی رہی' ان آنکھوں میں نہ جانے کیا کیا تھا، کائنات جیسی لاابالی لڑکی ان جذبوں کو سمجھنے سے قاصر تھی لیکن جو چیز اسے سخت حیران کر رہی تھی وہ شہریار کی آنکھوں کی نمی تھی۔ کائنات کا حلق اس وقت خشک ہونے لگا جب شہریار نے اپنا چہرہ اس کے چہرے پر جھکانا شروع کر دیا لیکن جلد ہی اس کی دھڑکنیں کچھ معمول پر آ گئی تھیں کیونکہ شہریار نے صرف اس کی پیشانی سے اپنا ماتھا ٹکرایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"شش شیری سر۔۔۔۔۔"کائنات نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن شہریار نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیئے لیئے ہی اپنا انگوٹھا اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اسے مزید کچھ بولنے نہیں دیا۔پھر کچھ لمحوں بعد خود ہی اس خاموشی کو توڑتے ہوئے گویا ہوا۔"مجھ سے شادی کرو گی کائنات؟"

کائنات کو اپنے سر پر پٹاخے پھوٹتے نظر آئے'ہر طرف پھول ہی پھول کھلتے نظر آئے'وہ خود کو ہوائوں میں اڑتا محسوس کرنے لگی۔آج وہ صحیح معنوں میں ناولز کی ان کیفیات کا شکار ہوئی تھی۔خوشی کے مارے اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا،جس پر شہریار نہ جانے کیا سمجھتے ہوئے پیچھے ہو گیا۔

"کیا میں اس خاموشی کو "نا" سمجھوں؟لیکن کائنات تم نے مجھ سے کہا تھا تمہیں صرف مجھ سے محبت چاہیے،اور مجھے اپنی زندگی میں ایسا ہی کوئی چاہیے جسے صرف مجھ سے مطلب ہو۔"شہریار کی نظریں کائنات کے چہرے پر جمی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں نہیں۔۔۔آئی مین نا نہیں۔۔۔۔۔۔آئی مین زینیہ میڈم؟؟"کائنات کو اپنی ہی ہکلاہٹ کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔شاید اتنی جلدی کامیابی کی اسے امید نہیں تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم زینیہ وغیرہ ہر چیز کی پریشانی چھوڑ دو کائنات' میں اس وقت ایسی کسی چیز پر اس وقت بات نہیں کرنا چاہتا جو میری خوشی غارت کرے۔"

"مگر شیری سر زینیہ میڈم۔"

"ہاں یانا؟" کائنات کی بات کے درمیان میں شہریار جھلا گیا۔

"نا" کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا تھا۔ کائنات نے سوچا" آج نکاح کر رہا ہے کل کو زمانے کے سامنے قبول بھی کر لے گا۔ میں نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلیں' جب تک سب کے سامنے قبول نہیں کرے گا، میں بھی چھونے تک نہیں دوں گی۔ بعد میں اگر زینیہ کی وجہ سے چھوڑو وڑ دیا تو میرے پاس کیا رہ جائے گا۔" اور ایک فیصلہ کرتے ہوئے زینیہ نے پھر پرانے زمانے کی ہیروئینز کی طرح ادا سے پلکوں کے چلمن گرا کر اٹھائے اور شرماتے ہوئے بھاگ گئی۔

شہریار پہلے پہل تو الجھا کھڑا رہا پھر اس خاموش اقرار کو سمجھتے ہوئے بھرپور انداز میں مسکرا دیا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اپنی کنپٹیوں کو انگلیوں سے دباتے ہوئے نین تارا میر شمس کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔ میر شمس نے اس کے سر کے سائیں کو قتل کیا تھا۔ اس کی عزت کا سودا بھی کیا تھا، اور اس کی عزت بھی بچائی تھی۔

ایسے شخص سے اسے خوف آنا چاہیے، نفرت کرنی چاہیے، یا شکر گزار ہونا چاہیے، نین تارا کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ ایک پل کو دل شکر گزاری کے احساس میں گھر جاتا کہ اس نے نین تارا کو اس کی ہی نظروں میں گرا نہیں دیا تھا۔ دوسرے پل دل میں نفرت اور خوف کی گرد اڑنے لگتی کہ وہ شخص اس کے شوہر کا قاتل تھا۔ ایک قاتل!

اور اب میر شمس اس کے گھر تک آ کر کیا جتانا چاہتا تھا؟ شاید یہ کہ ابھی اس کے امتحان ختم نہیں ہوئے تھے۔ وہ اپنی ناجائز غرض نین تارا کی بیہوشی میں بھی پوری کر سکتا تھا لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ پھر اب کیا چیز اسے یہاں آنے پر مجبور کر رہی تھی۔

"اگر وہ یونہی یہاں آتا جاتا رہا تو لوگوں کی انگلیاں بھی اس گھر پر اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔ آج اماں مجھ سے اس کی بابت سوال کر رہی ہیں۔ کل کو محلے والے پوچھیں گے۔ پھر سارا زمانہ سوال اٹھائے گا، کیا کروں میں؟" نین
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

تارا کو اپنا سر پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔ اماں کو تو اس نے جیسے تیسے بھی ٹرخا دیا تھا لیکن محلے سے آنے والی ہمسائیوں کی باتیں اور سوالات سنتے ہوئے اس کے اعصاب جواب دینے لگے تھے۔ ہمسائیاں اماں کے ساتھ ہی صحن میں بیٹھی اس "گاڑی والے صاحب" کی بابت دریافت کر رہی تھیں اور اندر نین تارا کا بی پی لو ہو رہا تھا۔

"کیسی مشکل میں ڈال دیا ہے مجھے میر شمس تم نے۔"

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

رقص و سرور کی محفل جاری تھی۔ حویلی کے پچھلی طرف بنا یہ وسیع و عریض خوبصورت سجاوٹ والا ہال ایسی ہی مردانہ تقریبات کے لیئے مخصوص تھا۔ میر شمس کے بھتیجے نے اپنی کلاس میں ٹاپ کیا تھا جس کی خوشی میں یہ ارینج کی گئی تھی۔ حویلی خواتین کے لیئے مخصوص کی گئی تھی جبکہ پچھلی طرف تمام مرد حضرات موجود تھے۔ دور و نزدیک کے گائوں کے وڈیرے زمین داران اور رشتے دار وغیرہ، خاص ملازمین کے بھی تھوڑے بہت عیش جاری تھے۔ ہال کے چاروں طرف چاندنیاں اور گائوں تکیے موجود تھے اور درمیان میں چھ سات رقاصائیں کسی واہیات بولیوڈ سونگ پر رقصاں سب کے دلوں پر بجلیاں گرا رہی تھیں سوائے میر شمس کے جو وہاں موجود ہو کر بھی موجود نہیں تھا۔ میر شمس کو یاد نہیں پڑتا تھا وہ کبھی چھوٹی موٹی گندی گٹر ابلتی گلیوں میں
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

گیاہو، لیکن نین تارا نے اس سے یہ بھی کروالیا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے اس پر اثر انداز ہو رہی تھی اور یہ چیز اسے الجھن کے ساتھ میٹھا سا سکون بھی دے رہی تھی۔

وہ اپنی طلب سمجھنے سے قاصر تھا۔

اگر طلب جسمانی ہوتی تو وہ کب کی پوری کر چکا ہوتا۔ اسے کس چیز نے روکا تھا؟ کیا چاہیے تھا اسے نین تارا سے؟ وہ کیوں پڑ گیا تھا اس کے پیچھے؟ آخر کیوں؟

"ان سوالوں کا جواب تو اب نین ہی دے گی روبرو ہو کر۔" خود سے کہتے ہوئے لیر شمس شراب کی زیادتی کی وجہ سے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نکاح ہو چکا تھا!!!

Posted on Kitab Nagri

کائنات کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس کا نکاح ہو چکا تھا۔ ساری تیاریاں شہریار نے ہی اپنے کسی دوست کے گھر کی تھیں' پھر نکاح کے فوری بعد وہ لوگ گھر کے لیئے نکل گئے تھے اور اس وقت واپسی کے سفر میں تھے۔

آج زینیہ بھی واپس لوٹنے والی تھی تب ہی کائنات کا دل معمول سے کچھ زیادہ ہی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ وہ اپنے ہونٹ کچلتی اپنی ہی الجھنوں میں تھی جب گاڑی جھٹکے سے رکنے پر گھبرا کر شہریار کی طرف مڑی۔

"یہ کس طرح گاڑی روکی ہے آپ نے۔ ابھی ہی تو شادی ہوئی ہے اور آپ کو رنڈوا ہونے کا شوق بھی ہو گیا۔" کائنات کے گھور کر کہنے پر شہریار بے ساختہ ہنس پڑا۔

"ہو بھی گیا تو کیا ہو گیا؟ میرے پاس زینی بھی تو ہے۔ یہ بیہودہ خطاب مجھ سے دور ہی رہے گا۔" شہریار کے مزاق پر کائنات کی مسکراہٹ سکڑ گئی اور وہ دوبارہ کھڑکی کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

"کم آن کائنات، کم از کم آج تو منہ مت بنائو۔ یہ دن تو منہ لگانے کا ہے۔" شہریار کی ذو معنی بات پر کائنات کے چہرے پر خون چھلکنے لگا لیکن جلد ہی اس نے اپنے تاثرات پر کنٹرول کر کے گردن موڑ کر شہریار کو گھورا۔

Posted on Kitab Nagri

"زینیہ میڈم ایک حقیقت ہیں اور جانتی ہوں کہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ان کے ساتھ غلط کر چکی ہوں، قصوروار میں ہی ہوں'لیکن ایک فطری سا حسد بھی ہوتا ہے مجھے ان سے۔ میرے سامنے آپ ان کا ذکر نہیں کیا کریں شیری سر۔" دل میں تو کائنات نے زینیہ کو خوب صلواتیں سنائی تھیں لیکن جب بولی تو لہجہ نم ناک تھا۔

شہریار نے ہاتھ آگے بڑھا کر کائنات کے چہرے کے گرد رکھا تو کائنا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔ شہریار کے مضبوط ہاتھ کا لمس کائنات کا دل دھڑکا گیا تھا۔ "میں نے تو صرف مزاق کیا تھا، اگر تمہیں برا لگا تو آئی ایم ویری سوری، میں آئندہ خیال رکھونگا۔" شہریار کا نرم لہجہ کائنات کو بہت پرایا سا لگ رہا تھا۔ پتا نہیں وہ اتنا سوفٹ کیوں ہو رہا تھا۔

"نئی نئی بیوی ہوں نا تو شائد اس لیئے زیادہ اچھا بننے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن میں نے بھی آپ کے اصل رنگ دیکھ رکھے ہیں شیری سر'سو اس ڈرامے کا کوئی فائدہ نہیں۔" ایک بار پھر دل میں بڑبڑاتے ہوئے کائنات نے بظاہر مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔

شہریار اس کے مسکرانے پر مسکرا دیا اور اگلے ہی پل وہ ایک چھوٹی سی گستاخی کر بیٹھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات نے گڑبڑا کر اپنے ہونٹوں پر دونوں ہاتھ رکھ لیئے اور پشت بلکل ہی دروازے سے چپکالی۔ شہریار اس کا رسپونس دیکھ کر اپنا ابلتا قہقہ روک نہیں سکا تھا۔ کائنات نے تلملا کر اپنا چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا اور پکی سی ہو کر بیٹھ گئی، اس کے سارے جسم کا خون چہرے پر جمع ہو گیا تھا۔ "یہ موصوف توحد سے آگے بڑھتے جارہے ہیں ۔ لیکن مجھے انہیں اس سے آگے بلکل نہیں بڑھنے دینا، ایک قدم بھی نہیں۔ پہلے یہ مجھے سب کے سامنے قبول کرلیں۔ یہ رشتہ بے نام ہی پھلتا پھولتا رہا تو مجھ میں اور ان لڑکیوں میں کیا فرق رہ جائے گا جن کے ساتھ یہ محترم چھپ چھپا کر راتیں رنگین کرتے رہے ہیں۔" وہ اپنی سوچوں میں لگی رہی، شہریار اس کے خیالات سے بے خبر اس کے رخ موڑنے کو شرم وحیا خیال کرتے ہوئے دلکشی سے مسکرا دیا' پھر کائنات کے بڑے سے چاندی کے جھمکے کو دو انگلیوں سے جھٹکا دے کر گاڑی اسٹارٹ کر دی، دوسری طرف کائنات ترچھی نظر اپنے ہلتے ہوئے جھمکے پر ڈال کر پھر سے سوچوں میں گم ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نین تارا غسل کر رہی تھی جب اسے گھر کے دروازے پر دستک اور پھر کافی ساری پر جوش سی آوازیں آنے لگیں۔ اس نے کچھ غور کیا تو آوازیں پہچان گئی، یہ اس کے ابا کی کزن شبنم کی آواز تھی، ساتھ میں شائد شبنم بیگم کے گھر والے بھی تھے۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

شبنم بیگم کافی عرصہ اسی محلے میں برابر کے ہی ایک گھر میں بطور کرائے دار رہتی رہی تھیں، تین سال پہلے ہی انہوں نے اپنا گھر بنایا تھا جو کافی دور تھا سو اب ملنا ملانا کافی کم ہو چکا تھا لیکن تعلق اب بھی قائم تھا۔

اماں اور شبنم بیگم کی خوب گاڑھی چھنتی تھی۔ دونوں کے بچے بھی بچپن کے سنگی ساتھی تھے لیکن بڑے ہو جانے کے بعد خود بہ خود ہی ایک تکلف کی دیوار درمیان میں حائل ہو گئی تھی۔ جو بھی تھا' نین تارا کو ان کا آنا اچھا لگا تھا۔ کافی ڈپریس تھی وہ حالات کے باعث، ایسے میں من پسند مہمانوں کی آمد طبیعت پر اچھا اثر ڈال رہی تھی۔

جلدی جلدی نہا دھو کر بال ٹاول میں لپیٹے جب وہ باہر نکلی تب فوراً ہی ساکت ہو گئی۔ سامنے کھڑا اپنے دھیان میں آستینیں فولڈ کرتا شازل بھی ایک پل کو ساکت ہوا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ جلدی سے دوسری طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا، عین اسی وقت نین تارا نے بھی اس کی طرف پشت کی تھی۔ وہ خود میں شرمندہ ہو رہی تھی جب اس نے شازل کی بھاری مگر دھیمی آواز سنی تھی۔ "آئی ایم سوری، مجھے پتا ہے تم عدت میں ہو ایسے میں مجھے گھر کے اندر نہیں آنا چاہیے تھا لیکن کچھ سامان اندر لانا تھا۔ بیگ بھاری تھے امی اور شازیہ سے اٹھائے نہیں جا رہے تھے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" گھبراہٹ میں جلدی جلدی وضاحت دیتے ہوئے شازل گھر سے باہر نکل گیا اور پیچھے نین تارا اس کی گھبراہٹ پر مسکرا پڑی تھی لیکن پھر جلدی سے توبہ کرتی ہوئی پہلے سے ٹھیک دوپٹا اور ٹھیک کرتی کمرے میں داخل ہو گئی جہاں شبم بیگم اماں سے فیضان کے قتل کی لرزہ خیز داستان اپنا دل تھامے سن رہی تھیں، پھر جیسے ہی ان کی نین تارا پر نظر پڑی، اپنا سینہ پیٹتی اس کی طرف بڑھ گئیں اور اسے اپنے گوشت بھرے بازئوں میں بھینچ لیا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہائے ہائے خدا غارت کرے قاتلوں کو، کیا ستم ڈھایا ظالموں نے، ہماری معصوم بچی کو اتنی سی عمر میں بیوگی کا غم دے دیا۔ ہائے میری معصوم بچی، کل تک گڑیوں سے کھیل رہی تھی شازیہ کے ساتھ اور آج بیوہ بنی کھڑی ہے۔ اللہ کا عذاب ٹوٹے ان ظالموں پر۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کی سینہ کوبی نہ جانے کب تک جاری رہتی، نین تارا بامشکل ان کے بازئوں سے نکل کر چائے کا بہانہ بناتی کمرے سے نکل گئی ساتھ میں شازیہ کو بھی چلنے کا اشارہ کیا تو شازیہ بھی دوپٹے سے اپنے نادیدہ آنسو صاف کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شازیہ کی شادی تھی اور شبنم بیگم کا نیا گھر شیر کافی دور واقع تھا سو سامان وغیرہ کی خریداری کے لیئے انہیں شہر میں رہائش اختیار کرنی تھی اور ایسے میں نین تارا والوں کے گھر سے بہتر کوئی آپشن نہیں تھا۔

لڑکا سعودی عرب میں مقیم تھا اور خدا خدا کر کے اسے چھٹی نصیب ہوئی تھی۔ دوسری طرف شازیہ کے پیپرز بھی تیار تھے۔ اب لڑکا شادی کر کے شازیہ کو اپنے ساتھ ہی سعودی عرب لیجانے والا تھا۔ وقت کم تھا اور کام بہے زیادہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ شبنم بیگم نین تارا کی عدت کے دنوں میں ہی شازیہ کے ہاتھ پیلے کرنے پر مجبور تھیں۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

گھر میں خوب رونق لگی رہتی، نین تارا کا بھی دل قدرے بحل چکا تھا لیکن کچھ دیر پہلے رونما ہونے والے واقعے نے جہاں نین تارا کا دل بری طرح توڑ دیا تھا' وہیں میر شمس کے لیئے اپنے دل نفرت مزید گہری ہوتی بھی محسوس ہوئی تھی۔

شبنم بیگم اور اماں کچھ شاپنگ کا سامان خرید کر لائی تھیں، نین تارا ان کے لیئے چائے بنا لائی اور اپنی ہی جھونک میں شاپنگ بیگ اٹھا کر اس میں دیکھنے لگی جب شبنم بیگم نے ہڑبڑا کر بیگ اس کے ہاتھ سے تقریباً جھپٹ کر چھین لیا۔ "بیٹا اس بیگ میں شازیہ کے کپڑے ہیں، اور تم۔۔۔۔۔۔۔۔ مطلب بد شگونی ہو سکتی ہے بیٹا۔ دل پر نہ لینا، اپنے بزرگوں سے یہی سنتے آئے ہیں۔" شبنم بیگم کے شرمندہ انداز میں وضاحتیں دینے پر نین تارا افسردگی سے مسکراتے ہوئے اپنی نم آنکھیں چراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔ شازیہ اس کی بہترین کزن تھی، سہیلی بھی تھی اور بہنوں جیسی بھی۔ نین تارا نے سوچا بھی نہیں تھا وہ شازیہ کی شادی میں بد شگونی کے امکان کے تحت شرکت تک نہیں کر پائے گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میر شمس! اللہ سائیں تمہیں تمہارے کیئے کی سزا ضرور دینگے۔" نین تارا نے دل کی گہرائیوں سے میر شمس کو بد دعا دی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

انیکسی میں بیٹھی وہ اپنے ناخن دانتوں سے کتر رہی تھی، یہ اس کے ذہنی انتشار کی علامت تھی۔

زینیہ کچھ دیر پہلے لوٹی تھی اور اب زاویار اور شہریار کے ساتھ بڑے خوشگوار موڈ میں لان میں بیٹھی ہوئی شام کی چائے پی رہی تھی۔ کائنات نے کافی بار انیکسی کی کھڑکی سے جھانکا تھا، شہریار نے اسے دیکھا بھی تھا لیکن دیکھ کر بھی اگنور کر دیا تھا۔ کوئی خاص مسکراہٹ تک نہیں اچھالی تھی اس کی طرف' اس چیز نے کائنات کے دل میں ڈھیروں خدشات پیدا کر دیے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہنہہ! گاڑی میں تو بڑا عمران ہاشمی بن رہا تھا اور اب دیکھو محترم کو زرا، تھوڑا سا مسکرا ہی دیتے۔

کہیں میں نے ایک شادی شدہ مرد سے شادی کر کے غلط تو نہیں کیا؟ مرد بھی وہ جو ایک نمبر کا فلرٹی ہے۔ کہیں یہ بندہ اپنا مطلب پورا کر کے مجھے نو دو گیارہ نہ کرے۔ ایک تو نکاح نامہ بھی اسی کے پاس ہے، مجھے وہ نکاح نامہ بھی حاصل کرنا ہو گا۔ ورنہ میرے لیئے بڑی مشکل ہو جائے گی۔ یا اللہ! مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔" صوفے پر پیچھے کو گرتے ہوئے کائنات اپنی ہی کیفیات سمجھنے سے قاصر تھی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات کی چند لمحوں پہلے ہی بامشکل آنکھ لگی تھی جب دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے چونکا دیا۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے بڑھتے ایکدم سے رک گئی۔

صبح ہی اس کا شہریار سے نکاح ہوا تھا اور اب رات کو ہونے والی یہ محتاط سے دستک!

اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔ اسے یقین سا ہوا تھا کہ آنے والا شہریار ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شیری سر اس وقت کیوں آئے ہیں؟؟؟" بڑبڑاتے ہوئے وہ اس بار زرا زور سے دستک ہونے پر گھبراتے ہوئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور تھوڑا سا کھول کر باہر ہاف پینٹ اور ٹی شرٹ میں بہت رف سے حلیے میں بھی شہزادے لگتے شہریار کو گھورا۔ "آپ یہاں کیوں آئے ہیں شیری سر؟"
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"اندر آنے دو پھر سمجھاتا ہوں۔" شہریار دل آویزی سے مسکراتے ہوئے بولا۔ وہ چاہتا تو ہلکے سے دھکے کے ساتھ دروازے سمیت کائنات کو پیچھے کر کے خود اندر داخل ہو سکتا تھا لیکن وہ کائنات کی کیفیات سمجھ رہا تھا' اور اسے کچھ وقت دینا چاہتا تھا۔

"نہیں آپ یہیں سمجھائیں۔" کائنات کی تیوری چڑھی، شہریار کی شام کی بیگانگی جو یاد آگئی تھی۔

"یہیں؟؟؟ اگر کسی نے دیکھ لیا مجھے تمہیں" سمجھاتے "ہوئے تو؟" شہریار کی بات کا مطلب سمجھ کر کائنات کے گال تمتما اٹھے اور پھر ناچار اسے اندر آنے کا راستہ دینا پڑا۔

شہریار زینیہ وغیرہ کو ان کی شادی کے بارے میں کس طرح سمجھاتا ہے یہ وہی جانے۔ لیکن کائنات اچانک سب کچھ سامنے لا کر زینیہ سے پہلے کی طرح جوتے نہیں کھانا چاہتی تھی' جب ہی شہریار کی ماننے پر مجبور ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اندر آ کر شہریار نے اوپن کچن کا رخ کیا اور کافی بنانے لگا جبکہ کائنات صوفے کے ہتھے پر بیٹھ کر اور صوفے کی پشت پر بازو ٹکا کر ترچھی ہو کے شہریار کو دیکھنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"بندہ کچھ زیادہ ہی ہینڈسم ہے۔تو کیا ہوا؟میں بھی کسی اپسرا سے کم ہوں کیا!لیکن اپسرا سے کم تو زینیہ بھی نہیں ہے۔وہ لڑکیاں بھی بہت خوبصورت ہوتی تھیں جنہیں یہ اپنے ساتھ لے کر آتے تھے۔اف خدایا اب اس شخص کے سوا میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے،یہ مجھے کبھی چھوڑ نہ دے'ورنہ کہیں کی نہیں رہوں گی میں۔"سوچوں کے جال میں الجھی وہ چہرے کے آگے کافی کا کپ لہرانے پر چونک اٹھی۔شہریار اس کے متوجہ ہونے پر مسکرایا 'پھر کافی کے دونو کپ ٹیبل پر دھر کر اسی صوفے پر بیٹھ گیا جس کے ہتھے پر وہ بیٹھی تھی۔

کائنات اس کے بیٹھنے پر اٹھنے لگی لیکن شہریار اس سے پہلے ہی اسے بازو سے کھینچ کر خود پر گرا چکا تھا۔

کائنات اس کی اچانک جسارت پر اتنی شوکڈ ہوئی کہ کئی لمحوں تک کچھ بول ہی نہ سکی۔دوسری جانب شہریار اس کے ہونق چہرے کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اس کا ڈھیلا سا جوڑا کھول چکا تھا۔کائنات ہوش کی دنیا میں لوٹتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر کوشش بیکار تھی کیونکہ شہریار نے اس کے گرد اپنے مضبوط بازئوں کا حصار بنا دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چھوڑیں مجھے۔"

"وجہ؟"

Posted on Kitab Nagri

"مجھے یہ سب اچھا نہیں لگتا۔"

"اچھا! پھر تمہیں کیا لگتا ہے وائفی؟ لوگ شادی کیوں کرتے ہیں؟" بازئوں کی گرفت سخت کرتے ہوئے شہریار نے اپنی تھوڑی کائنات کے شانے پر ٹکا دی۔ انداز سراسر چھیڑنے والا تھا۔

"ایک دوسرے سے اپنے دکھ سکھ شیئر کرنے کے لیئے۔

ایک دوسرے کی پروہ کرنے کے لیئے۔

اور! اور! اور بھی بہت کچھ کرنے کے لیئے۔" کائنات کے لہجے میں شروع میں روانی تھی لیکن آخری لائن پر وہ ہکلانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں تو میں بھی وہی" اور بھی بہت کچھ "کرنا چاہتا ہوں، میری سادگی دیکھ میں کیا چاہتا ہوں۔" کائنات کے قدرتی گلابی ہونٹوں کو ادھ کھلی نظروں سے دیکھتے ہوئے شہریار اب بھی مزاق ہی کر رہا تھا مگر اس کا انداز اب کے بار کچھ بہکا سا تھا۔ جس نے کائنات کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے۔" حلق تر کر کے کائنات مشکل سے بول سکی۔

شہریار جواباً کچھ بہت بے باک کہتے کہتے رک گیا تھا۔ اس کی تھوڑی سی شرارت سے ہی کائنات کی جان آدھی ہو گئی تھی' مزید وہ کچھ کہتا تو کائنات میڈم بیہوش بھی ہو سکتی تھیں۔ اس لیئے مزید شرارتیں ادھار رکھتے ہوئے کائنات کے گرد بنایا بازئوں کا حصار کھول دیا۔ کائنات اسپرنگ کی طرح اچھل کر دوسرے صوفے پر پہنچی تھی، تیز تیز دل میں ڈھیروں غیر مہذب خطابات بھی شہریار کو دے ڈالے تھے۔

"مجھے پتا ہے تمہیں شام کی میری بیگانگی اچھی نہیں لگی۔ میں اسی کی وضاحت دینے آیا ہوں۔" ٹھنڈی ہوتی کافی تین گھونٹوں میں ختم کر کے شہریار اچانک بولا، تو کائنات ٹھٹھک گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوہ تو محترم اتنے بے نیاز بھی نہیں تھے۔" کائنات نے دل میں کہا لیکن چہرے پر بھولپن لا کر بولی۔ "آپ کو وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے شیری سر، میں نے خود کو سمجھا لیا ہے کہ ہمارا رشتہ بے نام ہے اور سدا بے نام ہی رہے گا۔ اس سب کی مجھے عادت ڈالنی ہو گی۔" کائنات کے مصنوعی بھیگے لہجے پر شہریار بے چین سا ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"نکاح چھپائے نہیں جاتے کائنات' نکاح چھپانے کے لیئے کیے ہی نہیں جاتے۔ تم سے کس نے کہا میں ہمارے رشتے کو بے نام رکھوں گا؟" شہریار اٹھ کر کائنات کے سامنے ہی ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

کائنات کو اس کا اچانک بہت سنجیدہ ور نجیدہ ہو جانا گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا۔ "آپ اس جائیں شیری سر پلیز۔"

"پہلے بتائو مجھ پر بھروسہ ہے؟" آگے کو ہو کر شہریار نے اس کے چہرے کے گرد اپنے ہاتھوں کا نرم سا ہالہ بنایا۔

"جی۔۔۔۔۔" اس سوا اور کیا کہتی وہ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس اس بھروسے کو قائم رکھنا، میں تم سے منسوب اس رشتے کا فائدہ بھی تب تک نہیں اٹھائوں گا جب تک اس رشتے کو ظاہر نہیں کر دیتا۔" اس بات نے کائنات کے تنے اعصاب ڈھیلے کر دیے۔ اسے یقین ہو گیا کہ شہریار اس سے دھوکا نہیں کر رہا۔ اس کا فیوچر اس کی خواہشات کے مطابق روشن اور پر سکون تھا' جب ہی کائنات اس بار دل سے مسکرائی اور اپنے چہرے پر رکھے شہریار کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے۔

شہریار اس کے مسکرانے پر آسودہ سا مسکرایا اور مزید گویا ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

"میری کچھ مجبوریاں ہیں جو وقت آنے پر ظاہر ہو جائیں گی'اور وہ وقت زیادہ دور نہیں۔بس مجھ پر یقین مضبوط رکھنا اور محبت بھی، تمہاری محبت میرے لیئے اینرجی ڈوز ہے۔اور ہاں!پلیز مجھے یہ "شیری سر" کہنا چھوڑ دو۔"

"تو کیا کہا کروں؟شیری جانوں؟؟؟سوچ لیں،اگر یہ کہنے کی عادت پڑ گئی اور زینیہ میڈم کے سامنے زبان پھسل گئی تو میرے ساتھ آپ کی بھی کٹ پڑ جائے گی۔"کائنات پھر سے اپنے بولڈ فورم میں لوٹ آئی تھی اور وجہ شہریار کی باتیں ہی تھیں۔

شہریار اس کی بات اور انداز پر ہنس پڑا۔"نہیں اب وہ کبھی تمہیں سختی سے چھو بھی نہیں سکے گی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات نے اس کے دعوے ہر شانے اچکانے پر اکتفا کیا۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں گڈ نائٹ۔میرے خواب دیکھنا مت بھولنا۔"شہریار نے اچانک ہی اٹھ کر اس کا سر چوما اور تاکید کی۔

Posted on Kitab Nagri

"مگر میں آئسکلر سی پڑھ کر سوتی ہوں۔" کائنات کے بے نیازی سے فرمانے پر وہ ایک بار پھر سے ہنس دیا۔ اور اس کے جانے کے بعد کائنات انیکسی کا دروازہ بند کر ہی رہی تھی، جب اسے زینیہ کی ایک خاص ملازمہ شمائلہ نظر آئی جو اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔

کائنات نے جلدی سے دروازہ بند کر کے دل پر ہاتھ رکھ لیا جو بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔ "شمائلہ کی بچی، کہیں اسے سب پتا نہ چل گیا ہو۔ یا اللہ! یعنی آج کی رات میرے نصیب میں نیند لکھی ہی نہیں۔" کافی کے کپ اٹھا کر کچن میں جاتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کل رات شمائلہ پر نظر پڑنے کے بعد کائنات کے دماغ میں اتنے خدشات نے جنم لیا کہ وہ سو نہیں سکی تھی پھر صبح ہوتے کہ ساتھ ہی اس نے ناشتہ بناتی شمائلہ کو جالیا تھا اور گھما پھرا کر اس سے کل رات کے بارے میں پوچھنے لگی' لیکن شمائلہ بھی چکنا گڑھا ثابت ہوئی۔ ہاتھ نہیں آکر دے رہی تھی۔

کائنات بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اب سیدھا سیدھا تو پوچھ نہیں سکتی تھی کہ "کیا تم نے کل رات شیری سر کو انیکسی سے نکلتے دیکھا تھا؟"

"ٹھیک ہے شمو کی بچی! نا بولو سچ، لیکن اگر تمہاری وجہ سے میرا کام بگڑا تو میں نے بھی تمہاری شکل نہ بگاڑ کے رکھ دی تو کائنات نام نہیں میرا۔" دل میں پیچ و تاب کھاتی کائنات پیر پٹختے ہوئے کچن سے باہر نکل گئی جبکہ پیچھے کھڑی شمائلہ نے نخوت سے ہنکار بھر کر رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سارا دن کائنات نے شہریار کے سائے سے بھی دور رہ کر جبکہ خود شمائلہ کا سایہ بن کر گزار دیا لیکن اس نے شمائلہ کے رویے میں کوئی غیر معمولی چیز نہیں دیکھی تو شکر کا کلمہ پڑھتی زاویار کو سلا کر خود بھی نیند میں جھولتے ہوئے انیکسی کی طرف بڑھنے لگی لیکن لان میں پھیلی مختلف پھولوں کی دلفریب خوشبو اور بھیگی بھیگی چاندنی نے اسے ہپنوٹائز سا کر دیا۔ کائنات نے سر اٹھا کر دیکھا' چودھویں کا چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ کائنات وہیں

Posted on Kitab Nagri

گھاس پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔وہ اس ماحول کی دلفریبی خود میں سمو رہی تھی لیکن کل رات سے نہ سونے کی وجہ سے اس کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔

ٹانگیں سکیڑ کر سینے سے لگا کے اس نے گھٹنوں میں چہرہ دے دیا، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے بہت بھلے لگ رہے تھے۔اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ یونہی بیٹھے بیٹھے اس کی آنکھ لگ گئی ہے، ہڑبڑا کر وہ تب اٹھی جب نیند کی وجہ سے بیٹھے بیٹھے سے دائیں طرف کو گرنے لگی لیکن بروقت ہی کسی کے سخت ہاتھوں کی نرم گرفت نے اسے سنبھال لیا۔

کائنات نے نیم وا آنکھوں سے سر اٹھا کر دیکھا تو توقع کے مطابق شہریار کو پایا۔وہ مسکرا دی لیکن شہریار مسکرا تک نہیں سکا۔

کل رات ہی کائنات کے سامنے کیے گئے وعدے اور دعوے ڈانوڈول ہونے لگے۔ایک خوبصورت عورت 'جو شریک حیات بھی ہو، اور دل میں بھی بستی ہو، اس سے نظریں چرائے رکھنا آسان تو نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔

شہریار نے گہری سانس بھر کر کائنات کے چہرے سے نظریں پھیر لیں۔اور کائنات میڈم ہر چیز سے بے خبر ہلکی ہلکی سانسیں لیتی شہریار کے بازو کے گھیرے میں اس کے کندھے سے سر ٹکائے گہری نیند سو چکی تھیں۔شہریار نے ایک نظر پھر سے کائنات پر ڈالی اور پھر آس پاس نظریں دوڑائیں، وہ اس طرح آزادی سے اسے ساتھ

Posted on Kitab Nagri

لگائے یہ خوشگوار ماحول انجوائے نہیں کر سکتا تھا۔ دل پر جبر کیے وہ کائنات کو بازئوں میں بھر کر اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا انیکسی کی طرف بڑھ گیا لیکن نظریں اس کی اپنے اطراف میں ہی چکرا رہی تھیں۔

اسے بستر پر لٹا کر شہریار فوراً پیچھے نہیں ہو سکا۔ یہ لڑکی وقت بے وقت اس کا صبر آزما رہی تھی اور بہت مختصر عرصے میں اس کی دل کی دنیا تک رسائی حاصل کر گئی تھی۔ کائنات کی "بے لوث" محبت نے اسے پھر سے محبت پر یقین کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

کائنات صرف اس سے اسے چاہتی تھی، لیکن شہریار نے دل میں عہد کیا تھا وہ اسے سب کچھ دے گا جو بھی اس کے بس میں ہوا۔

اپنے ہاتھ کی پشت سے کائنات کے سرخ و سفید ملائم گال کو سہلاتے ہوئے وہ بے اختیاری میں اس کے چہرے پر جھکا اور پیچھے ہو گیا۔ بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے خود کو نارمل کرتے ہوئے وہ ایک الوداعی نگاہ کائنات پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

نین تارا کی عدت ختم ہوئی تو وہ نہا دھو کر اماں کا لایا نیا سوٹ پہن کر تیار ہو گئی۔ تیاری بھی کیا تھی؟ بس کاجل اور کریم تھی، کاجل نے اس کی بڑی بڑی آنکھوں کو اور قیامت خیز بنا دیا تھا۔

شبینا بیگم نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ عدت کے بعد وہ سب سے پہلے ان کے گھر آئے گی، شائد وہ نین تارا سے شرمندہ تھیں کہ اس کے سامنے شازیہ کی شادی ہوئی تھی اور وہ اس میں شرکت نہیں کر سکی تھی۔

شبینا بیگم کچھ وہمی سی تھیں لیکن فطرتاً بہت نرم خو اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ شازیہ کی شادی کے دوران کی گئی اپنی کچھ زیادتیوں پر نادم تھیں جب ہی صبح سے فون پر فون کھڑکا کر اسے دعوت کی یاد دہانی کروا رہی تھیں۔

نین تارا بھی جانتی تھی شبینا بیگم کی حساس طبیعت کو جب ہی اس نے شادی کے دوران رونما ہونے والے بہت سے ناخوشگوار واقعات کو ذہن سے جھٹک دیا تھا۔ ذہن سے تو نین تارا نے میر شمس کس بھی جھٹک دیا تھا۔

عدت کے عرصے میں اس نے میر شمس کو اتنی بد دعائیں دی تھیں کہ اب تو بد دعائیں دیتے ہوئے بھی کوفت ہوتی تھی۔ فیضان سمیت اس نے میر شمس پر بھی مٹی ڈال دی تھی اور اب شاکنگ پنک دوپٹا سر پر اوڑھتے ہوئے وہ بہت عرصے بعد ہر قسم کی ٹینشن سے آزاد ہو کر دل سے مسکرائی تھی۔

آئینے میں نظر آتا پر سکون مسکراتا ہوا عکس اسے نیا نیا لگ رہا تھا۔ تر و تازہ سی وہ اماں کی پکار کمرے سے باہر نکلی تو ابا نے ہاتھ میں پکڑا تالا کمرے کے دروازے پر لگا دیا' پھر وہ سب آگے پیچھے گھر سے نکلنے لگے۔ باہر ٹیکسی ان کی منتظر تھی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ڈنر کے دوران خوب رونق رہی، شبینا بیگم کی کوئی اور رشتے دار خاتون بھی اپنے چار پانچ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ ان کے گھر ٹھہری ہوئی تھیں، سارے ہی بچے آفت کے پرکالہ اور بہت کیوٹ تھے۔ ان کی چیخ و پکار سے ان کی ماں تو سخت بیزار تھی اور جو بھی بچہ ہاتھ آتا اسے پکڑ کر جھانپڑ رسید کر دیتی تھی' لیکن نین تارا اور اس کی دونوں بہنوں نے بچوں کے شو کو خوب انجوائے کیا تھا۔ ابا تو جب سے آئے تھے' صحن میں شبینا بیگم کے شوہر کے ساتھ سگرٹ پر سگرٹ پھونکے جا رہے تھے، اور شازل کبھی صحن میں ہوتا کبھی کمرے میں۔۔۔۔۔۔

کھانے کے بعد آئسکریم کا شور اٹھا تو شازل نے بخوشی سر خم کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زندگی سے بھرپور وقت گزارنے کے بعد وہ لوگ شازل کے ساتھ ہی واپس گھر لوٹے تھے، شازل اپنے دوست کی کار میں انہیں گھر چھوڑنے آیا تھا۔

گاڑی سے سب سے آخر میں نین تارا اتری تھی اور فراک میں پیر اٹک جانے کی وجہ سے گرنے لگی تھی لیکن شازل نے تیزی سے اس کی کلائی تھام کر اسے گرنے سے بچا لیا تھا' اور سنبھلتے کے ساتھ ہہ اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

۔صرف لمحے بھر کا کھیل تھا جو کچھ فاصلے پر اپنی گاڑی میں بیٹھے سگرٹ پیتے میر شمس نے بغور دیکھا اور اندیکھی آگ میں جلنے لگا۔

میر شمس کی دہکتی نظریں واپس اپنی گاڑی میں بیٹھتے شازل پر جمی تھیں۔پھر جیسے ہی شازل کی گاڑی گلی سی نکلی' میر شمس نے جھٹکے سے اپنی گاڑی نین تارا کے گھر کے آگے روک دی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

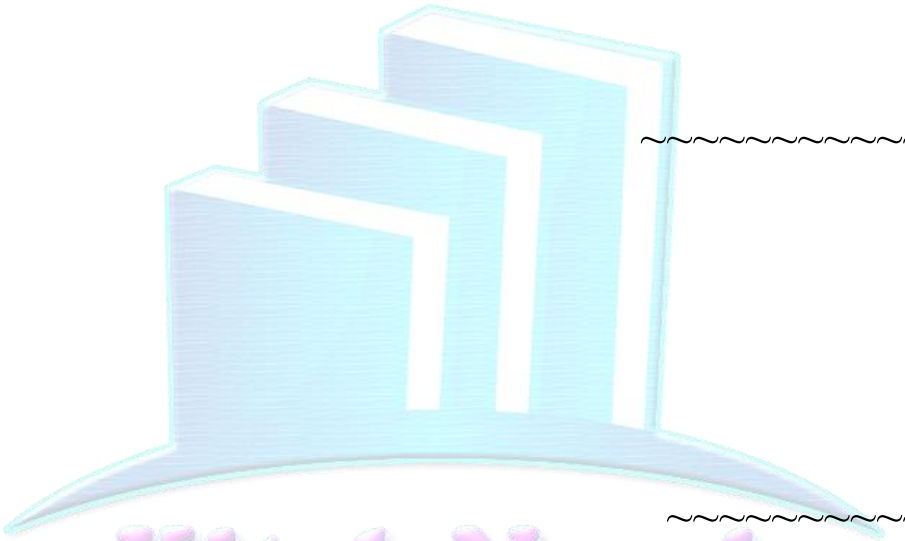

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دروازہ جس طرح سے دھڑ دھڑایا گیا تھا یہ انداز سبھی کے دل ایک لمحے کے لیئے روک گیا تھا۔باقی سب کو کمروں میں جانے کا اشارہ کر کے ابا دروازے کی طرف بڑھ گئے،ان کے کہنے کے باوجود نین تارا اور اماں سمیت کوئی بھی کمرے میں نہیں گیا اور سب وہیں صحن میں کھڑے تیز تیز دھڑکتے دل کے ساتھ ابا کو دروازہ کھولتے دیکھنے لگے۔

Posted on Kitab Nagri

ابا نے دروازہ کھولا تو سامنے دیوار کی مانند کھڑے میر شمس کو پایا، ابا کیونکہ میر شمس سے ہاسپٹل اور فیضان کے جنازے میں مل چکے تھے اس لیئے فوراً پہچان گئے۔

"میر سائیں آپ! سلام سائیں، ہمارے غریب خانے کیسے آنا ہوا سائیں؟ کوئی خدمت ہمارے لائق؟" ابا کی آواز گھر کے اندر باخوبی سنائی دے رہی تھی۔ نین تارا اور اماں کی نظریں میر شمس کے نام پر آپس میں ٹکرائی تو نین تارا اماں سے نظریں چراتی ہوئی کمرے میں جانے لگی جب دھاڑ سے دروازہ کھلنے کی آواز پر دہل کر مڑی' میر شمس ابا کی ساری باتیں ان سنی کیئے آندھی طوفا کی طرح گھر میں گھس آیا تھا، ابا بھی اس کے انداز پر حواس باختہ ہوتے اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کون تھا وہ' میں تم سے نہیں پوچھوں گا لیکن آئندہ تم کسی سے بھی میری اجازت کے بغیر نہیں ملو گی یہ یاد رکھنا۔" کسی کی طرف دیکھے سنے بغیر وہ سیدھا نین تارا کے سامنے رکتا ہوا اٹھنڈے بھینچے لہجے میں گویا ہوا۔

"کک کیا بول رہے ہیں آپ میر سائیں کس کی بات کر رہے ہیں آپ؟" ابا گھگھیائے

Posted on Kitab Nagri

"تم سے بات نہیں کی میں نے تم چپ رہو۔" میر شمس کا موڈ اتنا آف ہو گیا تھا کہ وہ جھوٹی مروت نبھانے کے موڈ میں بھی نہیں تھا۔ میر شمس کی بدلحاظی سے ابا کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور وہ غصے کی زیادتی سے کانپتی لیکن خاموش کھڑی نین تارا کے پہلو میں آ کھڑے ہوئے۔

"میر سائیں آپ میرے گھر میں کھڑے ہو کر میری بیٹی سے اس طرح بات نہیں کر سکتے۔" ابا کے دبنگ لہجے پر اماں کا دل ہول گیا جبکہ نین تارا نے چونک کر باپ کو دیکھا تھا۔ اس کا باپ اپنے آپ میں رہنے والا بد دماغ سا شخص تھا، یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ یوں ڈھال بن کر سامنے آیا تھا۔

میر شمس نے بھی چونک کر ابا کی منحنی سے وجود کو سر تا پا دیکھا اور استہزایہ مسکرا دیا۔

"میری بات کے درمیان بولنے والوں کو میں اگلی بات کرنے کے قابل نہیں چھوڑتا۔ شکر کرو میری منظور نظر کے باپ ہو تم۔" میر شمس اپنے ازلی جاگیر داروں کے سے لہجے میں بولا تھا۔ آخر فطرت کب تک چھپائی جا سکتی تھی؟

دوسری طرف میر شمس کی اس بات پر سب کی حیران نظریں نین تارا پر اٹھی تھیں اور نین تارا کا ہاتھ میر شمس پر' جسے میر شمس نے اپنے چہرے پر لگنے سے پہلے ہی تھام لیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آج تو یہ غلطی کر لی ہے تم نے نین! آئندہ ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت۔" نین تارا کے نازک ہاتھ کی نرمی اپنے آہنی ہاتھ میں محسوس کرتے ہوئے میر شمس کا لہجہ بھی کافی نرم ہو گیا۔

"میر شمس! تم ہوتے کون ہو مجھے حکم دینے والے،، بجائے میری خاموشی کو میرا احسان مان کر تم مجھ سے شرمندہ ہوتے، الٹا تم مجھے الٹے سیدھے حکم دے رہے ہو؟" نین تارا کے بھڑکنے پر اماں ابا چپ ہی رہے تھے۔ اب وہ لوگ شائد معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

میر شمس نہ جانے کیوں مسکرا دیا پھر تھوڑا سا جھک کر چبا چبا کر بولا۔

"روکا کس نے ہے؟ بتائو اپنے باپ کو کہ جس شخص کا انتخاب اس نے تمہارے لیئے کیا تھا وہ تمہارا سودا کر کے مرا تھا۔"

"یہ بھی نہ بتا دوں کہ سودا کس کے ساتھ طے کیا تھا اور کس کے ہاتھوں مرا تھا؟" نین تارا کے فوراً ہی دھمکانے پر میر شمس ہنس دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"ہاں شوق سے بتائو، اگر تمہیں یقین ہے کہ سچ جاننے کے بعد تمہارا یہ باپ میر اکچھ بگاڑ سکے گا!" میر شمس کی طنزیہ نظروں پر ابا نے الجھن بھری نظروں سے نین تارا کی طرف دیکھا لیکن نین تارا ان کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔

"میں نے بہت لمبا صبر کیا ہے نین تارا، ان چار مہینوں میں میں نے بہت بہت بہت صبر کیا ہے۔ حالانکہ صبر میری شخصیت کا حصہ نہیں ہے' پھر بھی تمہارے لیئے میں نے یہ کیا ہے۔ اب میں مزید دیری نہیں چاہتا۔ اپنے ماں باپ سے جو کہنا ہے جیسے کہنا ہے کہہ سکتی ہو لیکن اپنے ذہن میں یہ بات رکھنا کہ تم میر شمس کی امانت ہو۔ اور میں جلد ہی اپنی امانت لینے آئوں گا۔" آخری لائن میر شمس نے ابا کی طرف دیکھ کر ٹھہر ٹھہر کر کہی تھی' پھر ایک گہری جتاتی ہوئی نظر غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں ہلکان نین تارا پر ڈالتا ہوا اپنے پیچھے خاموشیاں چھوڑتا چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر شمس کے جانے کے بعد بھی بہت دیر تک کوئی کچھ نہیں بول سکا' پھر ابا نے ایک سنجیدہ نظر نین تارا پر ڈال کر سرد لہجے میں کہا "مجھے سب کچھ سچ سچ بتائو نین تارا۔ ایک لفظ جھوٹ نہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

ابا کے بے اعتبار لہجے پر نین تارا اپنی نظریں تک نہیں اٹھا سکی تھی لیکن اس نے ابا کو سب کچھ سچ بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ وہ تو سمجھی تھی کہ فیضان سمیت میر شمس کا چیپٹر بھی کلوز ہو چکا ہے لیکن اب میر شمس کی دوبارہ آمد نے اسے اندر سے خوفزدہ کر دیا تھا۔ وہ جتنی بھی بہادر بن جاتی' تھی تو ایک کمزور سی لڑکی ہی نا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات پیشانی پر انگنت بل سجائے زاویار کا ہوم ورک چیک کر رہی تھی لیکن دھیان اس کا سارا صبح کے منظر پر تھا جب شہریار اپنے ہاتھوں سے کچن میں ناشتہ تیار کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ گنگنا بھی رہا تھا۔ کائنات کے لیئے یہ منظر حیران کن تھا' اس سے پہلے کہ وہ شہریار سے کچھ پوچھتی، زینیہ کچن میں چلی آئی اور پھر شہریار کے التفات کے کیا ہی کہنے! وہ تو جیسے کائنات اور شائلہ کی کچن میں موجودگی کو بلکل ہی بھول چکا تھا۔ شائلہ تو چلو شائلہ تھی لیکن کائنات کے سامنے وہ اتنا اوور کیسے ہو سکتا تھا؟ تھوڑی بہت پوچھ تاچھ کے بعد کائنات نے جانا کے آج زینیہ اور شہریار کی ویڈنگ اینیورسری ہے۔ کائنات کو بے شک شہریار سے فلحال کوئی محبت وجبت نہیں تھی لیکن وہ اس کی بیوی تھی، وہ منظر اس کا دل کیسے نہ جلاتا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

اس وقت وہ دونوں ڈنر کے لیئے نکلے ہوئے تھے اور زاویار اپنے فرینڈ کے گھر گیا ہوا تھا۔ سو کائنات کسی روک ٹوک کے بغیر آزادی سے جل بھن سکتی تھی۔ "اسٹوپڈ انسان، ایسا کونسا مشن امپوسبل ہے جسے پورا کرنے میں اتنا وقت لگ رہا ہے۔ تین حرف بھیج کر اس بل بتوڑی کو گھر سے باہر نکالے۔ مجھے آج اس سے فائنل بات کرنی ہو گی۔ یا تو مجھے چھوڑ دے یا اس زینیہ کو' میں یہ تماشے برداشت نہیں کر سکتی۔ آخر اس نکاح کا فائدہ کیا ہوا ہے مجھے ؟ اس شائلہ منحوس کی وجہ سے مجھے اور محتاط رہنا پڑتا ہے ورنہ شیری سر کے ساتھ کوئی آئوٹنگ شائوٹنگ ہی کر لیتی۔ کوئی ڈنر ہوتا ہے کوئی گفٹ شفٹ ہوتے ہیں۔ مجھے تو نکاح کے ان تین مہینوں میں کوئی بھی فائدہ نظر نہیں آیا اور نہ آگے دور دور تک نظر آرہا ہے۔ الٹا اور سانس سینے میں اٹکی رہتی ہے کہ کہیں زینیہ کو سچ پتا نہ چل جائے اور وہ میری پھینٹی نہ لگا دے۔ کمبخت کے ہاتھوں میں دم بھی کتنا ہے۔ میرا جسم آج بھی درد کرتا ہے اس مار کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔ بس آج آر یا پار ہو کر رہے گا۔ میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔" زویار کی کاپی ٹھک سے بند کر کے اس نے ٹیبل پر پٹخی جب اسے گیراج میں گاڑی رکنے کی آواز آئی۔ زینیہ اور شہریار کی آمد کا سوچ کر کائنات کا موڈ اور آف ہو گیا تھا لیکن بظاہر بیبا بچی سی بن کر دروازے پر نظریں ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔ اندر آنے والا شہریار تنہا ہی تھا جس کے ہونٹوں پر سیٹی کی شوخ دھن تھی۔ اندر قدم رکھتے کے ساتھ ہی شہریار کی نظر تیوری چڑھائے کھڑی کائنات پر پڑی تو اس کی مسکان گہری ہو گئی جس سے اس کے گال کا ڈمپل بھی نمایاں ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"اس طرح مسکرائیں مت سر، میڈم کی نظر پڑ گئی تو؟" شہریار کو دھڑلے سے اپنی طرف بازو پھیلائے بڑھتا دیکھ کر کائنات کو اندازہ ہو گیا تھا کہ زینیہ ساتھ نہیں آئی ہے 'تب ہی موصوف نے اتنی ہمت کر ڈالی ہے۔ سو خود بھی بگڑ کر گویا ہوئی۔

"ارے ارے اتنا غصہ!" کائنات کے احتجاج کے باوجود شہریار اسے بازئوں میں جکڑ کر خود سے لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اتنی قربت پر کائنات کی زبان تالوں سے لگ گئی تھی۔ دل کا غبار کوشش کے باوجود نکال نہیں سکی تھی لیکن پتا نہیں اچانک اسے کیا ہو گیا تھا جو اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونا شروع ہو گئی۔ شہریار کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے اس کے دھواں دھار رونے پر 'اسے خود سے الگ کر کے شہریار نے اس کا چہرہ اس کے ہاتھ سے نکال کر اپنے ہاتھوں میں بھر لیا اور اس سے رونے کی وجہ پوچھنے لگا لیکن کائنات کو خود اندازہ نہیں ہو رہا تھا اپنی حالت کا ایسے میں وہ شہریار کو کیا بتاتی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچھ بتائو تو سہی مجھے۔ کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟ زینیہ نے کچھ کیا ہے؟ ارے کچھ تو بولو یار۔۔۔۔ ہوا کیا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں ہوا ہے مجھے۔ ہو گا بھی تو آپ کو کیا فرق پڑتا ہے؟ آپ بس زینیہ میڈم سے ڈر کے گونگے اور اندھے بن کر بیٹھے رہا کریں۔" شہریار کے ہاتھ جھٹک کر وہ تیز تیز سانسیں لیتے ہوئے بولی اور پھر لائونج سے باہر جانے لگی جب شہریار نے اچانک اسے بازو سے تھام کر جھٹکے سے اپنی جانب گھمایا۔

"میں اس سے نہیں ڈرتا کائنات میں بس۔۔۔۔۔۔۔"

"پلیز مجھے کوئی ایکسیوز نہیں چاہیے، مجھے میرا حق چاہیے۔" شہریار کی بات کے درمیان کائنات چیخی۔

"کونسا حق؟" شہریار نے فوراً پوچھا۔ لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔ کائنات گڑبڑا کر رہ گئی لیکن اگلے ہی پل سنبھل کر گویا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں جانتی ہوں کہ میں اب حد سے آگے بڑھ رہی ہوں۔ پہلے مجھے صرف آپ کی محبت چاہیے تھی اور آپ نے یہ مہربانی کی کہ مجھے اپنا نام بھی دے دیا۔۔۔۔۔ لیکن اس نام کو حق سے لینے کا حق کبھی ملے گا مجھے؟ مجھے یہ حق چاہیے شیری سر۔ ہمارا رشتہ ایک جائز رشتہ ہے لیکن اسے گناہ کی طرح چھپانا پڑتا ہے ہمیں۔ میں اب تھک گئی ہوں اس آنکھ مچولی کے کھیل سے۔ اگر یہ حق دینا آپ کے لیئے ممکن نہیں تو چھین لیں یہ حق مجھ سے

Posted on Kitab Nagri

۔میں آپ کی زندگی سے، آپ سے، بہت دور چلی جائوں گی۔"اور خاموشی سے کائنات کی جذباتی تقریر سنتا شہریار اس کی آخری بات پر ساکت رہ گیا تھا'پھر اس کے دونوں بازئوں کو سختی سے تھام کر درشتگی سے گویا ہوا۔

"دوبارہ چھوڑنے کی بات مت کرنا۔ہمارا رشتہ ٹوٹنے کے لیئے نہیں جڑا ہے۔"

"تو اور کس لیئے جڑا ہے؟چھپانے کے لیئے؟"کائنات کی نظریں دروازے کے پیچھے رکتی زینیہ پر پڑ چکی تھیں لیکن وہ پھر بھی بولتی رہی۔وہ کوئی صابر شاکر سی لڑکی نہیں تھی۔شہریار اسے کچھ بتاتا کہ اس کا مقصد کیا ہے ان کے نکاح کو چھپانے کا تو وہ شائد اس کو سپورٹ کرتی'لیکن شہریار کی بیگانگی نے اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دی تھی۔وہ چاہتی تھی کہ زینیہ خود ہی سب جان جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وقت آنے پر سب سامنے لے آئوں گا میں کائنات۔تمہیں تمہارے تمام حقوق دونگا،یہی نہیں بلکہ میں زینیہ کو بھی چھوڑ دوں گا بس مجھے کچھ وقت دو۔"شہریار کی آواز بہت دھیمی تھی جیسے وہ اندر ہی اندر خود سے لڑ رہا ہو

۔

Posted on Kitab Nagri

"کتنا وقت شہریار؟ کب آئے گا وہ صحیح وقت؟" کائنات کے چیخنے پر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا زینیہ لائونج میں داخل ہو گئی اور سائڈ رکھی میز پر پڑا واز ہاتھ مار کر زمین پر گرا دیا۔ شہریار جھٹکے سے مڑا' اس کا رنگ اڑ سا گیا تھا جبکہ کائنات کا دل بھی بری طرح دھڑک اٹھا تھا مگر ساتھ ہی اسے ایک کمینہ سا اطمینان بھی ہوا تھا۔

"وہ صحیح وقت آ گیا ہے مسٹر شہریار۔" زینیہ کی آواز میں سانپ کی سی پھنکار تھی۔ زینیہ کے پیچھے داخل ہوتی شمائلہ منہ بنا کر بولی۔

"دیکھا میڈم جی۔۔۔۔ میں نے کہا تھا نا۔ لیکن آپ نے یقین ہی نہیں کیا۔"

"تم چپ رہو۔" زینیہ کی چیخ پر شمائلہ کے نکلتے دانت فوراً اندر چلے گئے۔ وہ تو سمجھی تھی زینیہ اس کی بڑی تعریف کرے گی انعام و کرام سے نوازے گی لیکن زینیہ نے تو اسے پل بھر میں دو کوڑی کا کر کے رکھ دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چپ کیوں ہو شہریار ڈارلنگ؟ چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔ وہ صحیح وقت آ گیا ہے۔ اب انتظار کس بات کا ہے؟" شہریار کا کالر جھنجھوڑتے ہوئے زینیہ حلق کے بل چیخ پڑی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شہریار کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ وہ کچھ بھی کہنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

زینیہ کو سمجھاتا تو کائنات بھڑک اٹھتی اور کائنات کا ساتھ دیتا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو اسے خالی ہاتھ رہ جانا تھا۔ یعنی دو سالوں کی محنت ضائع!

وہ بیچارگی سے لب بھینچے 'بت بنا زینیہ کو بھڑکتا اور چیختا دیکھنے لگا اور نہ جانے کب تک یونہی چپ چاپ دیکھتا رہتا کہ اچانک ہی زینیہ نے ایک زوردار تھپڑ کائنات کو رسید کر دیا۔ کائنات بروقت صوفے کا سہارا نہ لیتی تو بہت بری طرح زمین پر گر جاتی۔ اس تھپڑ نے جہاں شہریار کو ہوش دلایا تھا وہیں کائنات کا غصہ بھی ساتویں آسمان پر پہنچایا تھا۔ اس سے پہلے کائنات زینیہ کا منہ توڑ کر اس کے ہاتھ میں پکڑا دیتی شہریار چیخ پڑا۔

"بس بہت ہو گیا زینیہ! بہت کر لیا تماشہ تم نے۔"

"میں نے؟ میں نے تماشہ کیا ہے؟ تماشہ تم نے کیا ہے، یو باسٹرڈ۔" زینیہ کی آواز سے پورا ہال گونج رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں نے کوئی تماشہ نہیں کیا میں نے صرف دوسری شادی کی ہے۔" شہریار کے جواب کے کیا ہی کہنے تھے۔

"تم ایک گھٹیا انسان ہو۔ ظاہر کر ہی دی نا تم نے اپنی اوقات۔ نیچ ذات کا انسان کتنی ہی اونچائی پر کیوں نا پہنچ جائے' اس کی سوچ ہمیشہ نیچی ہی رہتی ہے۔" زینیہ کی اس بات کا مطلب کائنات کو تو سمجھ نہیں آیا تھا کیونکہ غصے کی زیادتی سے اس کا دماغ بلکل آئوٹ تھا لیکن شہریار زینیہ کی بات کا لفظ لفظ سمجھ گیا تھا۔ اس کا ہاتھ فضا میں اٹھا ضرور تھا لیکن فوراً وہ اپنے اشتعال پر ضبط کر کے مٹھی بھینچ کر رہ گیا۔

"کیا ہوا؟ مارو نا تھپڑ' رک کیوں گئے ہاں؟ تم جیسے نیچ لوگوں کا یہی تو کام ہے۔ بیوی پر ہاتھ اٹھانا' ایک کے اوپر ایک بلاضرورت شادی کرنا۔ گلی محلے کے آوارہ لڑکے!!" زینیہ نے لائونج میں پڑی ہر وہ چیز اٹھا اٹھا کر زمین پر پھینک ماری تھی جو آسانی سے اٹھائی ممکن تھی۔ پورا لائونج تھوڑی سی دیر میں بکھر کر رہ گیا تھا۔ "اور تم احسان فراموش غلیظ واہیات عورت۔ جانتی ہو تم جیسی گھٹیا خود غرض عورتیں آخر میں صرف سر پکڑ کر روتی ہیں۔"

"فلحال تو مجھے تم روتی نظر آ رہی ہو' کبھی سر، کبھی دل اور کبھی گوڈے پکڑ کر روتی ہوئی۔" کائنات نے ہاتھ نچا نچا کر کہا اور پھر رکی نہیں بلکہ تب تک بولتی رہی جب تک شہریار اسے بازو سے پکڑے کھینچتا ہوا لائونج سے باہر

Posted on Kitab Nagri

نہیں نکل گیا۔ پھر انیکسی میں پہنچ کر جلدی جلدی کائنات کے کپڑے وغیرہ پیک کرنے لگا۔ اسے ایسا کرتے دیکھ کر کائنات کی تیزی سے چلتی زبان کو فل اسٹاپ لگ گیا اور وہ خوفزدہ نظروں سے شہریار کو دیکھنے لگی۔

"کیا یہ مجھے گھر سے چلتا کر رہے ہیں؟ نہیں نہیں یہ ایسا نہیں کر سکتے۔ میں انہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔" کائنات کا دل وحشت زدہ ہونے لگا۔

"آپ مجھے گھر سے نکال رہے ہیں؟" حلق تر کر کے کائنات بامشکل پوچھ سکی۔

"میں کیوں نکالوں گا تمہیں؟ مجھے تو خود دھکے مار کر نکالا جانے والا ہے۔" شہریار مصروف انداز میں بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں؟" کائنات کا منہ کھل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا کیوں؟ تمہیں کیا لگتا ہے زینیہ اتنی اچھی ہے کہ اب بھی ہمیں یہاں رہنے دے گی۔" بڑے بڑے دو بیگ اٹھا کر شہریار نے آس پاس نظریں دوڑائیں پھر کائنات کی طرف دیکھا جو ہونق سی منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"تمہارے کپڑے وغیرہ تو میں نے پیک کر لیئے ہیں۔ کچھ اور جو تم اپنے ساتھ لائی ہو اگر رہ گیا ہے تو جلدی سے لے آئو۔"

"کیوں؟" کائنات کی مری مری آواز پھر سے بر آمد ہوئی۔

"کیا کیوں کیوں لگا رکھی ہے۔ جلدی سے لے آئو اگر کوئی اور سامان رہ گیا ہے تو۔ جتنی انسلٹ ہو گئی ہے اتنی کافی ہے۔ مزید انسلٹ برداشت نہیں کر سکتا میں۔ چوکیدار کسی بھی وقت آ سکتا ہے ہمیں دھکے مار کر نکالنے۔"

"کیوں؟" اس بار کائنات کی آواز کچھ زیادہ ہی دھیمی تھی' پھر بھی شہریار نے سن لی تھی کیونکہ وہ اسی کی طرف متوجہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کائنات! مزید ایک بار بھی تم نے "کیوں" کہا تو "چوں" کرنے کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں۔" کچھ غصے میں کہتا ہوا وہ اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتا آگے بڑھ گیا۔ کائنات غائب دماغ سی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ اور اگلا سوال اس نے تب کیا جب وہ لوگ ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔

"لیکن ہم کیوں گھر چھوڑ رہے ہیں؟ زینیہ کون ہوتی ہے ہمیں گھر سے نکالنے والی؟" کائنات کا دل اسے اس سوال کا جو جواب دے رہا تھا وہ اس پر سے کان بند کیئے ایک امید کے ساتھ پوچھ رہی تھی۔

"زینیہ اس گھر کی مالکن ہوتی ہے کائنات! اور اگر تم آج جذباتی نہ ہو جاتیں تو وہ گھر میرا ہو چکا ہوتا اور پھر ہمیں وہاں سے کوئی نہ نکال سکتا' لیکن تم۔۔۔۔۔۔۔" شہریار کی انداز میں پشیمانی بھی تھی اور جھنجلاہٹ بھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انکشاف ہوا تھا یا آسمان گرا تھا! کائنات کا ہاتھ بے ساختہ ہی اس کے منہ پر جا پڑا تھا اور وہ پھٹی پھٹی نظروں سے موبائل پر کسی سے بحث میں مصروف شہریار کو تکتی رہ گئی تھی۔ پھر سارا راستہ کائنات شاک کی کیفیت میں بیٹھی رہی اور شہریار پتا نہیں کس کس کو فون کر کے کیا کیا باتیں کرتا رہا۔ اس کی توجہ کائنات پر نہیں تھی ورنہ ضرور ٹھٹھک جاتا۔

Posted on Kitab Nagri

کافی لمبے سفر کے بعد دونوں ہی چونک کر جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹے تھے جب ٹیکسی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔

کائنات نے رکتی ہوئی سانسوں کے ساتھ اس گلی میں نظریں دوڑائی تھیں۔ جگہ جگہ ابلتے گٹر، کچرے کے ڈھیر، چھوٹے چھوٹے کچے پکے مکانات، دھوتی باندھے ننگ دھڑنگ گھومتے مرد حضرات، ٹیکسی پر دھاوا بولتے چھوٹے موٹے کئی سارے بچے۔ سامنے ہی دو گھروں کی عورتیں اپنے اپنے دروازوں پر کھڑی ایک دوسرے سے جھگڑ رہی تھیں۔ آس پاس اپنے اپنے گھروں کے کھڑکی دروازوں سے لٹکی دوسری خواتین اس جھگڑے کو اور بڑھاوا دینے والی باتیں کر رہی تھیں۔ شائد نزدیک کے کسی گھر میں شادی بھی تھی جو ڈیک پر فل والیوم میں "مہندی ہے رچنے والی" گانا بھی چل رہا تھا۔

چھوٹی سی گلی ٹیکسی رکنے کی وجہ سے جام ہو گئی تھی۔ ٹیکسی کے پیچھے موجود دو موٹر سائکل سوار ہارن پر ہارن دے رہے تھے۔ ہر طرف دماغ کی نسیں پھاڑ دینے والا شور تھا۔ کائنات پھیلی آنکھوں اور رکتی سانسوں کے ساتھ یہ سب دیکھتی اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ چکی تھی' جب شہریار نے اس کا بازو تھاما تھا۔ "نیچے اترو کائنات "۔

کائنات نے ایک خالی خالی نظر اپنے بازو کو مضبوطی سے تھامے شہریار کے ہاتھ پر ڈالی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"کیا کہا تم نے میر شمس؟ دوبارا کہو، اور یہ بھی کہو کہ یہ مزاق ہے۔" بڑی وڈیرن کی آنکھیں ابل پڑی تھیں جبکہ آواز پھٹ گئی تھی۔

میر شمس کو ان سے ایسے ہی ری ایکشن کی امید تھی جب ہی جواباً اس نے صرف ناک پر سے مکھی اڑانے کا تاثر دیا۔

"تم ایک دو ٹکے کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو میر شمس؟ ارے عورت بھی وہ جو ہمارے غلام کی بیوہ ہے! کہہ دو کہ تم مزاق کر رہے ہو میر شمس۔ دل بہلانے کی حد تک ٹھیک ہے۔ لیکن وہ ٹکے ٹکے کی عورتیں اب اس حویلی کی بہو بنیں گی؟ ارے یہ سننے سے پہلے میں مر کیوں نہ گئی؟؟"

"ارے اماں مریں گے تو وہ جن کی وجہ سے آپ نے ایسی بات کہی!" قریب ہی لمبے چوڑے پلنگ پر بیٹھے حقہ گڑگڑاتے شاہنواز بگڑ کر گویا ہوئے تھے۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بے نیازی سے سگرٹ پیتا میر شمس سنجیدگی سے اپنے باپ کی طرف متوجہ ہوا۔ "بابا سائیں! آپ کو اندازہ ہے آپ کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟"

"ایک دو ٹکے کی لڑکی کے بارے میں۔" شاہنواز کا لہجہ اس شام کی طرح ہی سرد تھا۔

"وہ دو ٹکے کی لڑکی حویلی کی ہونے والی بہو ہے بابا سائیں۔ آپ کے اکلوتے بیٹے میر شمس کی ہونے والی بیوی!" میر شمس نے ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شاہنواز نے تیز نظروں سے میر شمس کی آنکھوں میں دیکھا لیکن جب میر شمس نے اپنی دہکتی نظروں کا زاویہ ان کی تیز نظروں پر بھی نہ بدلا تو انہوں نے خود ہی اپنی نظریں پھیر لیں۔

"میر ہم آج آسمان پر سیاہی پھیلنے سے پہلے پہلے اس لڑکی کو ڈیرے پر تیرے قدموں میں لا پھینکیں گے۔ میرے شاہ زادے یہ وقتی لگاؤ ہے اور کچھ نہیں۔ تھوڑے وقت بعد جب کل کلاں اس کا بچہ وجہ ہو گیا تو اس کا

Posted on Kitab Nagri

سارا روپ بگڑ جائے گا، پھر تو اس کی طرف دیکھتے ہوئے بھی اکتا جایا کرے گا۔ پھر فائدہ اس کم ذات سے شادی کر کے شاہوں کی ناک کٹوانے کا؟"

میر شمس کو بڑی وڈیرن کی ساری باتیں بری لگی تھی سوائے "بچہ وچہ" ہونے کی۔ اس کے گھنی مونچھوں تلے چھپے عنابی لب لمحہ بھر کے لیئے پھیلے تھے۔

"دادی سائیں آپ اچھی طرح جانتی ہیں اگر یہ لگائو وقتی ہوتا تو میں وہ موقع کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔"
میر شمس کی اس بات پر شاہنواز اور بڑی وڈیرن فوری طور پر کچھ نہیں بول سکے تھے۔

"دیکھ میر۔۔۔۔۔۔۔۔" بڑی وڈیرن نے کچھ کہنا چاہا لیکن میر شمس اٹھ کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کچھ دیکھنا سننا نہیں چاہتا دادی سائیں۔ جو دیکھنا سننا سمجھنا ہے وہ آپ لوگوں کو ہے۔ حویلی کی باقی عورتوں کو بھی بتادیں کہ کل میر شمس کی ہونے والی دلہن کا ہاتھ مانگنے جانا ہے، خدا حافظ۔" ازلی اکھڑے لہجے میں کہتا میر شمس حویلی کے گول آنگن سے نکل گیا تھا۔ پیچھے بڑی وڈیرن اور شاہنواز کی نظریں ٹکرائی تھیں۔ دونوں کی نظروں میں کچھ دیر پہلے کی بنسبت بہت زیادہ ناگواری تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ہم لڑکی کا ہاتھ مانگنے ضرور جائیں گے' آخر کو میرے شاہ زادے کی خواہش ہے۔ لیکن میر کو بہت افسوس ہو گا جب اسے پتا چلے گا کہ لڑکی بھاگ چکی ہے۔" وڈیری اماں یوں بولیں جیسے کوئی کہانی سنا رہی ہوں۔

شاہنواز بڑی وڈیرن کا مطلب سمجھ کر کھل کے مسکرا دیئے۔

"دھیان رہے شاہو! میر کو بھنک بھی نہ پڑنے پائے ایسے اس لڑکی کو غائب کروانا ہے۔ میر کے کسی خاص آدمی کو اپنے ساتھ مت ملا لینا۔ اس کے آدمی تو شاید اسے اپنی سانسوں کا بھی حساب دیتے ہیں۔ یہ پول بھی نہ کھول دیں۔"

"بلکل فکر نہ کریں آپ اماں سائیں۔ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گی وہ لڑکی کل صبح تک۔ میر کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہو گی۔"

بڑی وڈیرن نے رعونت نے سر جھٹکا۔ "ہنہہ! ہماری بہو بنے گی۔ ارے اس جیسی دو کوڑی کی لڑکی کو تو میں اپنی جوتی تک نہ چھونے دوں۔" بڑی وڈیرن یہ کہتے ہوئے شائد بھول گئی تھیں کہ وہ اس دو کوڑی کی لڑکی سے اپنے پیر تک دبوا چکی ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات جب سے ہوش میں آئی تھی سکتے میں بیٹھی تھی اور خالی خالی نظروں سے اس ایک کمرے کے چھوٹے سے فلیٹ کو گھورے جا رہی تھی جہاں سانس لینے کے لیئے صرف ایک چھوٹی سی بالکونی موجود تھی۔ اگر یہ بالکونی نہ ہوتی تو کائنات کو یقین تھا کہ وہ کب کا بے ہوشی میں ہی دم گھٹنے پر مر چکی ہوتی۔ یہ فلیٹ صرف چھوٹا نہیں بلکہ بے حد چھوٹا تھا۔ ایک چھوٹا سا کمرہ' ایک کمرے سے بھی آدھا برامدہ اور ماچس کی ڈبی جتنے باتھروم اور کچن!

کائنات کا دل چاہا دھاڑیں مار مار کر روئے مگر ساتھ ہی اسے اپنی قسمت پر ہنسی بھی آ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس وقت اس کا دماغ بلکل خالی تھا اور وہ یہ سب چھوڑ چھاڑ کر تایا ابو کے گھر جا کر ان سے معافی مانگ کر ان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

جس جگہ اس کے لیئے سانس لینا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ وہ اس گھر میں ہمیشہ کیسے رہ سکتی تھی؟

وہ لوگ کل شام یہاں پہنچے تھے اور اب اگلی صبح تھی۔ کمرے میں صرف ایک صوفہ تھا جہاں شہریار نے بیہوش کائنات کو لٹا دیا تھا اور خود وہ اس وقت زمین پر چٹائی پر بڑے مزے سے سو رہا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا وہ چٹائی پر سونے کا عادی تھا۔

کائنات کو شہریار پر رشک بھی آیا اور غصہ بھی۔ جنگ کرتے ذہن کے ساتھ بے اختیاری میں اٹھ کر اس نے شہریار کو جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ شہریار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور لال سوجی آنکھوں سے کائنات کی طرف نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

"کسی کی زندگی برباد کر کے کوئی کیسے اتنے آرام سے سو سکتا ہے؟" کائنات کو یقین تھا اس کی آواز ساری گلی میں گونجی ہو گی۔

Posted on Kitab Nagri

شہریار کی کشادہ پیشانی پر سلوٹیں نمایاہوئیں۔"ڈونٹ ٹیل می کہ تم زینیہ کے گلٹ میں مجھ سے لڑ رہی ہو۔"

"زینیہ پینیہ مائے فٹ۔ میں اپنی زندگی برباد ہونے پر لڑ رہی ہوں۔ میری زندگی ہوئی ہے برباد'اور برباد کرنے والے آپ ہیں۔ دھوکے باز انسان! دھوکا دیا ہے آپ نے مجھے۔ اب مجھے میرے تایا کے گھر چھوڑ کر آئیں اور خود زینیہ سے معافی مانگ کر اس کے محل میں عیش کریں۔ میں تو کر نہیں سکتی۔۔۔۔۔ میری تو قسمت ہی خراب ہے۔ پہلے ماں باپ چھین لیئے، پھر ٹھر کی کزن کو سر ڈال دیا اور اب ایک کنگلے کو مزاجی خدا بنا دیا۔ ہائے بیچاری میں۔ سنیں! میں اس فلیٹ میں ایک پل اور رہی تو دم گھٹنے سے مر جائونگی شہریار پلیز مجھے میرے تایا ابو کے پاس چھوڑ آئیں۔"کائنات تو جب شروع ہوئی تو رکنا ہی بھول گئی۔ دوسری طرف شہریار اچانک نیند سے اٹھائے جانے پر اور پھر کائنات کے نافہم قسم کے واویلے پر سخت جھنجلاہٹ محسوس کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مصیبت ہے کائنات؟ کیا بولے جا رہی ہو صبح صبح؟ بھوک لگی ہے تو کچن میں انڈے اور بریڈ رکھے ہیں۔ فلحال ویلا ٹالو اور مجھے سونے دو۔ رات کو ویسے ہی اتنی دیر میں جا کر نیند آئی تھی۔"بڑبڑاتے ہوئے شہریار واپس تکیے میں منہ چھپاتا اوندھا ہو رہا تھا جب کائنات نے جھٹکے سے اس کا شانہ پکڑ کر سیدھا کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں کہہ رہی ہوں کہ میں اس گارے مٹی کے گھونسلے میں آپکے ساتھ نہیں رہ سکتی۔مجھے میرے تایا ابو کے گھر چھوڑ آئیں۔ نہیں رہنا مجھے یہاں آپ کے ساتھ۔"کائنات نے جھک کر اپنے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔اب کے بار شہریار ٹھٹھک گیا اور تکیہ دیوار کے ساتھ لگا کر تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے ٹانگیں لمبی کر کے بیٹھ گیا اور قریب رکھی سگرٹ اٹھا کر لبوں میں دبا کر لائٹر سے سلگالی۔ نظریں کائنات کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"شہریار کی پیشانی کے بلوں اور ٹھنڈے ٹھار لہجے نے ایک لمحے کے لیئے کائنات کو بھی کپکپا دیا تھا لیکن پھر وہ ہمت کر کے گویا ہوئی۔

"دیکھیں۔۔۔ایسے دڑبے میں دو لوگ ہنسی خوشی تب ہی رہ سکتے ہیں جب ان میں محبت ہو۔اور میں نے آپ سے کبھی محبت نہیں کی۔ویسے کی تو آپ نے بھی نہیں۔۔۔میں خوبصورت نہ ہوتی تو کیا تب بھی آپ مجھ سے نکاح کرتے اور میرے لیئے زینیہ جیسی امیر کبیر عورت کو چھوڑتے؟ نہیں نا؟ تو جب دونو طرف کوئی محبت نہیں تو اس دڑبے میں ساتھ رہنا بھی ممکن نہیں۔"اور اس کے ساتھ ہی کائنات نے اس کے سامنے اپنے تمام خیالات اور پلاننگز بھی کھول کر رکھ دی تھیں۔کیونکہ اس کا خیال تھا کہ جب ساتھ ہی نہیں رہنا تو دھوکے میں کیا رکھنا؟

Posted on Kitab Nagri

کائنات اپنی بات ختم کر کے غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگی اور شہریار ہاتھ میں پکڑی سگرٹ کے ننھے شعلے کو۔ کتنی ہی دیر گزر گئی' بالکونی سے صبح کی ٹھنڈی ہوا کی جگہ اب سورج کی سنہری کرنیں آنے لگی تھیں لیکن درمیان میں حائل بوجھل خاموشی جوں کی توں رہی۔

شہریار نے اچٹتی سی نظر کائنات پر ڈال کر اپنی آنکھ کا نم ہوتا گوشہ انگلی کے پورے سے صاف کیا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ کائنات نے چونک کر سر اٹھا کے شہریار کو دیکھا۔

"تو تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں نے تمہارا ساتھ صرف اس لیئے دیا کیونکہ تم خوبصورت ہو؟ لیکن کیا تمہیں واقعی یقین ہے کہ تم زینیہ سے زیادہ خوبصورت ہو؟ زینیہ نہ صرف تم سے زیادہ خوبصورت ہے، بلکہ بریو ہے، کامیاب ہے، ایجوکیٹڈ ہے۔ اور دولت مند بھی بے تحاشہ ہے۔ ایسے میں کوئی زینیہ کے مقابلے میں تمہارا انتخاب کیوں کرے گا؟ صرف اسی صورت میں کرے گا کہ وہ پاگل کا بچہ دماغ کی جگہ دل کی سن رہا ہو۔" شہریار نے بات دھیمی آواز میں شروع کی تھی لیکن آخر تک وہ بھی چیخ پڑا تھا۔ کائنا حلق تر کر کے اس کے مقابل اٹھ کھڑی ہوئی اور کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی شہریار کا مضبوط ہاتھ اس کے گال پر پڑتا اس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ۔۔۔۔۔ آپ نے مجھ پہ۔۔۔۔۔۔"

"چٹاخ۔۔۔۔۔"

"آپ کی ہم۔۔ہمت۔۔۔۔۔۔۔"

"چٹاخ چٹاخ چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

شہریار بغیر رکے مشینی انداز میں اسے تھپڑ پر تھپڑ رسید کرتا رہا۔اس وقت شہریار کو احساس نہیں ہوا تھا کہ اس کی اپنی آنکھوں کے کنارے بھیگتے جا رہے تھے۔"تم کچھ بھی کہہ دیتیں لیکن یہ نہیں کہ تم نے مجھ سے محبت نہیں کی۔" بھینچی آواز میں غراتے ہوئے وہ ادھ مری ہوتی کائنات کو آخری ٹھڈا رسید کر کے سگرٹ کا پیکٹ اور لائٹر اٹھائے بالکونی میں جا کھڑا ہوا۔اس کے بالکونی میں کھڑے ہونے کی وجہ اب کمرے میں سورج کی روشنی کا گزر رک چکا تھا۔اور کمرے میں کافی اندھیرا ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دل ہی دل میں کائنات سمیت خود کو بھی ڈھیروں گالیوں سے نوازنے کے بعد شہریار کا مائنڈ کافی پر سکون ہو گیا تھا۔چوتھی سگرٹ پی کر اس نے ایک طویل ٹھنڈی سانس خارج کی اور سگرٹ کا بچا ہوا ٹکڑا زمین پر پھینک کر اپنے جوتوں تلے مسل دیا۔گردن گھما کر پھر کائنات کو دیکھا جس پر اس کے تھپڑوں کا خاطر خواہ اثر ہوا تھا کیونکہ وہ اس وقت سہمی ہوئی سی دیوار سے پشت لگا کر سکڑ سمٹ کر بیٹھی تھی۔شہریار کا دل اچانک ہی پسیج گیا۔

Posted on Kitab Nagri

جو بھی ہوا تھا'وہ خود جیسی بھی تھی۔ محبت جیسے جذبے کا ڈھونگ رچا کر اس کی فیلینگز کا مذاق اڑاتی رہی تھی لیکن اسے پیاری بھی تو بہت تھی۔ یہ حقیقت تھی جو شہریار نے جلد ہی تسلیم کر لی تھی۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے شہریار اس کے قریب پہنچ گیا اور دوزانوں ہو کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

کائنات نے سسکیاں بھرتے ہوئے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

"ناراض ہو گئی ہو کیا؟"

"آپ نے مجھے اتنے تھپڑ مارے تو میں آپ پر مر مٹتی؟ ناراض ہو گئی ہو کیا؟"

چیخ کر کہنے کے بعد کائنات نے آخر میں شہریار کی طرح آواز بھاری کر کے بولنے کی کوشش کی۔

شہریار کا دماغ منٹ میں آئوٹ ہوا تھا۔ یعنی کہ اتنا سب کر کے بھی اس لڑکی کی اتنی جرت کہ شہریار کے آگے زبان چلاتی۔

شہریار نے اس کے ریشمی بال مٹھی میں جکڑ کر اس کے سر کو زوردار جھٹکا دیا اور غرایا۔

"الو کی پٹھی"

Posted on Kitab Nagri

"تم الو کے پٹھے 'تمہارا پورا خاندان الو کا پٹھا 'تمہاری اگلی پچھلی سب نسلیں الو کی پٹھی"

کائنات کے پھر سے چیخ کر بد تمیزی سے کہنے پر شہریار اس کے بال چھوڑ کر اٹھا اور چلایا۔

"تم محبت کے قابل ہی نہیں ہو۔"

"تم بھی نہیں ہو۔ تم نے زینیہ میڈم سے محبت کا دھوکا کیا۔ میں نے تمہارے ساتھ کر لیا تو کیا ہو گیا ہنہہ !"
کائنات کی اس بات پر شہریار کا دل تو چاہا ایک بار پھر سے اسے دھنک کر رکھ دے لیکن پھر سر نفی میں ہلا کر مٹھیاں بھینچے کمرے سے باہر نکل گیا۔ دو منٹ بعد ہی وہ جوتے پہنے دہلیز پر کھڑا تھا۔ "راشن کا سامان کچن میں پڑا ہے۔ میں دوپہر دو بجے تک لوٹوں گا، لنچ تیار رکھنا اور خود بھی تیار رہنا۔ آج پر کاٹ ہی دوں
تمہارے۔۔۔۔۔۔۔۔ تاکہ اڑنے کا خیال دوبارہ ذہن میں نہ آئے۔" وہ تو کہہ کر چلا گیا اور پیچھے دانت کچکچاتی کائنات اس کی آخری بات کا مطلب سمجھ کے کانپ کر رہ گئی۔

"نووے! مجھے اس دڑبے میں اس کنگلے کے ساتھ اپنی ساری زندگی نہیں گزارنی۔ میں بھاگ جاؤں گی اس کے آنے سے پہلے ہی۔" دل میں فیصلہ کر کے کائنات چہرہ دوپٹے سے صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات نے جب دروازہ چیک کیا'تو توقع کے مطابق شہریار دروازہ لاک کر کے گیا تھا۔غصے میں پیر پٹختے ہوئے وہ بالکونی تک آئی اور سنجیدگی سے بالکونی کے زریعے نیچے جانے کے بارے میں سوچنے لگی جب گلی میں ہوتے شور نے اسے چونکا دیا۔کائنات بغور گلی کا جائزہ لینے لگی۔ تھوڑی ہی دیر میں تقریباً آدھا محلہ اس کے ہی گھر کے سامنے جمع ہو گیا تھا لیکن سب کے رخ دوسری طرف تھے۔

یعنی جو بھی ہوا تھا'اس کے سامنے والے گھر میں ہوا تھا۔

"شاید کوئی مر مرا گیا ہو۔" بے نیازی سے بڑبڑاتے ہوئے وہ تھوڑا اور آگے ہوئی تو اسے لوگوں کے شور میں ایک زنانہ آواز واضع سنائی دی۔"ہائے میری نین تارا!ہائے میری بچی!ظالم لے گئے اسے۔میرا سہاگ تک اجاڑ دیا ظالموں نے۔ مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔یا اللہ ہم غریب ہیں لیکن تیرے ہی بندے ہیں یارب۔ پھر کیوں ہم پر اتنے ظلم ہوتے ہیں؟"کائنات تھوڑی دیر تک وہاں کھڑی معاملہ سمجھنے کی کوشش کرتی رہی لیکن جب کوشش کے باوجود بھی کچھ پلے نہیں پڑا تو اپنی ہی زندگی پر افسوس کرتی دھپ سے صوفے پر بیٹھ گئی

۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"کھانا تو خیر میں نے کسی قمت پر نہیں بنانا۔ اور دو بجنے سے پہلے ہر حال میں یہاں سے بھاگنا بھی ہے۔" کائنات کی نظریں صبح کے ساڑھے نو بجاتی گھڑی کی طرف اٹھی تھیں۔ "لیکن کیسے بھاگوں؟" بڑبڑاتی ہوئی وہ ایک بار پھر بالکونی میں تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"رات کو اچانک کچھ لوگ گھر میں گھس آئے تھے۔ ہم سب کو رسیوں سے باندھا اور تارو کو بیہوش کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔ پھر صبح یہ شازل آیا تھا کسی کام کے لیئے، اس نے رسیاں کھولیں ہماری۔ فوراً یہ اور تارو کے ابا علاقے کے ایس ایچ او کی طرف گئے' ایس ایچ او بھی ان لوگوں کے ساتھ ملا تھا، دھکے مار کر نکال دیا۔ وہیں تارو کے ابا کو ہارٹ اٹیک آیا اور چھوڑ گئے یہ ہمیں اس ظالم دنیا میں بے سہارا۔" اماں نے رو رو کر ہچکیاں لے لے کر بہت مشکل سے ساری تفصیل شبینا بیگم کو بتائی تھی۔ آس پاس موجود سب لوگ چہ مگوئیاں کرنے لگے۔ ظاہر ہے جوان لڑکی اپنے گھر سے اٹھوالی گئی تھی۔ کوئی چھوٹی بات تو نہیں تھی یہ۔

Posted on Kitab Nagri

سالوں کا تعلق تھا۔ سارے محلے میں یہ بات پھیل گئی کہ نین تارا کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

کوئی افسوس کر رہا تھا تو کسی کو نین تارا کے ہی کردار میں جھول نظر آنے لگا تھا۔ ایک دو لوگ کسی مزیدار کہانی کی طرح یہ دردناک واقعہ دوسروں کو سنا رہے تھے۔ جبکہ ایک دو لوگ ایسے بھی تھے جنہیں کوئی فرق نہیں پڑا تھا اس بات سے۔ غرض یہ کہ اپنی اپنی ذہنیت کے مطابق ہر شخص کے لبوں پر یہ واقعہ تھا ضرور۔

اب شام ہو چکی تھی اور نین تارا کے ابا کی تدفین کے بعد سب مرد حضرات قبرستان سے لوٹ چکے تھے اور بریانی پر ٹوٹ پڑے تھے۔

وہاں ہر کام شازل ہی سنبھال رہا تھا۔ بار بار آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے ساتھ ساتھ تمام ضروری کام سرانجام دیتا وہ کافی ذمے دار سا لگ رہا تھا۔ اس وقت وہ باہر ٹینٹ میں بیٹھے مرد حضرات کے ساتھ مصروف تھا جب اسے شور سا سنائی دیا۔ جب ٹینٹ سے باہر نکلا تو بڑی سی گاڑی کو سامنے ہی پایا۔ اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتا' میر شمس آندھی طوفان کی طرح کار سے نکل کر نین تارا کے گھر میں گھس گیا۔ شازل کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تو وہ بھی گھر میں گھس گیا۔ گھر کے اندر کا منظر اسے حیران پریشان کر گیا تھا۔ اماں اس شاندار شخصیت رکھنے والے شخص کو تھپڑ اور گھونسے مارنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن شبینا بیگم سمیت بہت سی دوسری خواتین نے انہیں مضبوطی سے پکڑ کر میر شمس سے دور رکھا تھا۔ اماں کے ہاتھ تو میر شمس تک نہیں پہنچ سکے تھے لیکن آواز بآسانی پہنچ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"چھوڑیں مجھے شبینا آپا۔ میں منہ نوچ لوں گی اس وڈیرے کا۔ کیا سمجھتے ہیں یہ دولت مند لوگ ہم غریبوں کو؟ ہمارا خدا نہیں ہے؟ اللہ کی مار پڑے تجھ پر بے غیرت ذلیل شیطان۔ آپا یہ قاتل ہے فیضان کا، اس نے قتل کیا ہے فیضان کا، اور مجھے پتا ہے میری تارو کو بھی اسی نے اٹھوایا ہے آپا۔ یہ قاتل ہے یہ شیطان ہے آپا میرے داماد کا قاتل، میری بچی کا دشمن ہے آپا۔ جان لے لوں گی میں اس کی۔ ارے ہمارا تو سب کچھ چھین لیا اس شیطان نے۔" اماں کا دماغ بلکل آئوٹ تھا۔ وہ جو دل میں آرہا تھا کہہ رہے تھیں۔ جو انکشافات نہیں کرنے تھے وہ بھی کر گئی تھیں۔ آس پاس کھڑے لوگ میر شمس کو ایسے دیکھنے لگے جیسے میر شمس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں ۔میر شمس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔ اس کی چوڑی پیشانی کی رگیں پھڑ پھڑانے لگی تھیں۔

اسے جیسے ہی نین تارا کے اغوا کی خبر ملی تھی وہ یہاں چلا آیا تھا۔ اس کا خیال تھا شاید نین تارا نے اس سے بچنے کے لیئے یہ ڈھونگ رچایا ہو، لیکن یہاں کے حالات دیکھ کر اسے معاملے کی حقیقت اور سنگینی کا احساس ہوا تھا۔

روتی پیٹتی اماں پر ایک اچٹتی نظر ڈال کر وہ باہر جانے کے لیئے پلٹا تھا جب اس کی نظر اپنے پیچھے کھڑے شازل کی نظروں سے ٹکرائی تھی۔ ایک سرد گھوری سے شازل کو نواز کر میر شمس تیزی سے اس کے سائڈ سے ہوتا باہر نکل گیا۔ کچھ سوچ کر شازل بھی اس کے پیچھے نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"سنو۔"شازل کی پکار پر گاڑی کا دروازہ کھولتا میر شمس رکا تھا لیکن پلٹا نہیں تھا۔اور اس کے رکنے میں بھی ایک عجلت تھی۔

"تم نے۔۔۔۔۔۔کیا واقعی تم نے فیضان کو قتل کیا ہے؟"شازل کی آوازیں بے یقینی کے ساتھ ہلکا سا خوف بھی تھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔کیا ہے قتل!اور میں تمہیں بھی قتل کر سکتا ہوں۔دور رہنا نین تارا سے۔"میر شمس کی آواز دہاڑ سے کم نہیں تھی۔ایک آخری گھوری سے شازل کو نواز کر وہ جھٹکے سے گاڑی میں بیٹھا اور دروازہ پوری قوت سے بند کر لیا۔بے یقینی سے دور جاتی گاڑی کو دیکھ کر شازل جھرجھری لے کر رہ گیا۔یہ تصور ہی خوفناک تھا، کہ وہ ایک قاتل سے محو کلام تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نین تارا کی جب سے آنکھ کھلی تھی،اس نے چیخ چیخ کر اور رو رو کر اپنا گلا خراب کر لیا تھا۔وہ اس بیش قیمت سامان سے سجے خوبصورت کمرے میں بے پناہ خوف محسوس کر رہی تھی۔اس کا خیال تھا کہ اسے میر شمس نے اغوا کروا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

لیا ہے'اس لیئے وہ میر شمس کو ہی بد دعائیں بھی دیتی رہی اور پکارتی بھی رہی تھی۔اور اب تھک ہار کر بیڈ سے سر ٹکا کر،ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑے زمین پر بیٹھی تھی۔عالیشان کمرے میں اس کی سسکیوں کے سوا اور کوئی آواز نہیں تھی جب ہی دروازے کا لاک کھلنے کی آواز بہت واضع سنائی دی تھی۔وہ الرٹ سی ہو کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔

دروازہ بے آواز کھلا اور سفید شلوار قمیض کے ساتھ اجرک پہنے کوئی اندر داخل ہوا تھا۔نین تارا کی نظر جیسے ہی اس شخص کے چہرے پر پڑی وہ چونک گئی۔وہ شخص میر شمس کے جیسا ہی تھا لیکن میر شمس نہیں تھا!

اس شخص کے چہرے پر کافی جھریاں تھیں اور رنگ بھی میر شمس کے مقابلے میں کچھ دبتا ہوا تھا لیکن نقوش بلکل میر شمس جیسے ہی تھے۔نین تارا نے اندازہ لگایا،وہ شخص میر شمس کا باپ تھا۔لیکن میر شمس کا باپ یہاں کیا کر رہا تھا؟؟

دل میں اٹھتے سوال کا جواب نین تارا کو'شاہنواز کی آنکھوں میں چمکتی شیطانیت نے دے دیا تھا۔خوف سے نین تارا کے ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی۔وہ خود میں سمٹتی شاہنواز کو اپنے قریب آتے دیکھنے لگی جو کہہ رہا تھا"میر کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔لیکن تجھے دیکھ کر اندازہ ہوا ہے'غلط دماغ خراب نہیں ہوا اس کا۔واقعی تجھ میں کوئی بات تو ہے۔لیکن تو ایک کم ذات لڑکی ہے،تجھ جیسیوں سے صرف دل بہلایا جاتا ہے۔اپنی عزت بنا کر خود کو بے عزت نہیں کروایا جاتا۔کیا عزت رہ جائے گی سب میں ہماری،جب سب کو پتا چلے گا کہ شاہوں نے اپنے دو ٹکے کے ملازم کی بیوہ کو اپنے گھر کی عزت بنالیا؟؟؟خیر میں نے سوچا تو یہ تھا کہ تیری بوٹی بوٹی کر کے اپنے کتوں کو کھلائو نگا،لیکن تیرے روپ نے تو میرے اندر کا جانور ہی جگا دیا ہے۔ارے اِدھر کدھر جا رہی ہے شہزادی؟

Posted on Kitab Nagri

یہاں آجا، میرے پاس آجاشاباش۔ اومیری رانی، اومیرے نین کی تارا۔ اِدھر آجاشاباش۔" شاہنواز کے آواز کی ہلکی سی لڑکھڑاہٹ ان کے نشے میں ہونے کا پتہ دے رہی تھی، دوسری طرف نین تارا کی جان ہوا ہو رہی تھی یہ جان کر کہ اس کے اغوا کے پیچھے میر شمس کا ہاتھ نہیں ہے' وہ پر سکون ہونے کی جگہ اور ڈر گئی تھی۔ پہلے اس کے دل میں ایک اطمینان تھا کہ وہ میر شمس کو سمجھا لیگی۔ نین تارا منہ سے چاہے یہ اعتراف نہ کرتی لیکن اس کا دل اندر ہی اندر کہیں میر شمس کے کردار کو لے کر تھوڑا مطمئین تھا۔ اور اب شاہنواز کی باتیں سن کر جب اسے یہ یقین ہو گیا کہ اب بچنے کا کوئی امکان نہیں، وہ کوئی اور راستہ نہ پا کر بیڈ کے نیچے گھس گئی۔ شاہنواز اس کی اس حرکت پر قہقہ لگا کر ہنس پڑے اور وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر جھک گئے اور بیڈ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر اسے نکالنے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کی اپنی جسامت اتنی بھرپور تھی کہ وہ خود سے بیڈ کے نیچے خواب میں بھی نہیں جاسکتے تھے۔

شروع شروع میں تو شاہنواز کو چ بھی چوہے بلی کے اس کھیل میں مزہ آرہا تھا لیکن اب انہیں اشتعال آنے لگا تھا ۔ کیونکہ وقت بیتا جارہا تھا اور نین تارا کے نکلنے کے کوئی آثار نہیں نظر آرہے تھے۔ ظاہر ہے، نین تارا ان کی خواہش پر خود سے اپنی جائے پناہ سے نکل کر تو ان کے پاس آنے والی نہیں تھی۔ اسی غصے میں انہوں نے جیب سے اچانک ریوالور نکال لیا۔ ریوالور دیکھ کر نین تارا کی چیخ نکل گئی۔ اس کی چیخ پر شاہنواز ایک بار پھر سے قہقہ لگا کر ہنس پڑے۔

Posted on Kitab Nagri

"چل اب باہر آ جا نینوں۔ ورنہ گولی مار کر میں تو چلا جائوں گا اور تیری لاش یہاں پڑی سڑتی رہے گی۔" شاہنواز کی اس بات کا تصور کر کے نین تارا کی روح تک لرز گئی تھی۔ جو جگہ اسے کچھ دیر پہلے اپنی جائے پناہ لگ رہی تھی 'اب اپنی قبر لگنے لگی تھی۔ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے نین تارا دھاڑیں مار مار کر رونے لگی جب کمرے کے دروازے پر ہونے والی زوردار دستک نے شاہنواز اور نین تارا، دونوں کو چونکا دیا۔ "کون ہے؟؟؟" شاہنواز کی آواز میں بے پناہ ناگواری تھی۔ ان کا خیال تھا ان کا کوئی ملازم ہو گا۔

"دروازہ کھولیں بابا سائیں۔" میر شمس کی غصیلی آواز پر جہاں شاہنواز پریشان ہوئے تھے، وہیں نین تارا کے جسم میں جیسے کسی نے نئی روح پھونک دی تھی۔ وہ میر شمس کو پکارنے لگی۔ اس کی درد اور خوف میں ڈوبی پکار پر دروازے کے باہر مٹھیاں بھینچے کھڑا میر شمس ایک پل کو ساکت ہوا تھا' لیکن اگلے ہی پل اس نے شدید غم و غصے میں اپنا ریوالور جیب سے نکال کر دروازے کے لاک پر فائر کر دیا۔ پھر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا' دیوار سے لگے کھڑے شاہنواز جو اس کو باتیں سنانے کا ارادہ رکھتے تھے' اس کے تاثرات دیکھ کر اتنا گھبرا گئے کہ ان کی ساری ہمت ساتھ چھوڑ گئی اور وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میر شمس ان کے پیچھے جانا چاہتا تھا مگر مٹھیاں بھینچے وہ ان سے بعد میں نمٹنے کا ارادہ کرتے ہوئے بیڈ کے قریب بیٹھ کر جھک گیا۔ گولی کی آواز سن کر نین تارا نے خوف سے اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپا لیا تھا، اور وہ تھر تھر کانپ رہی تھی جب میر شمس کی نرم سی پکار پر اچانک بلکل ساکت ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"نین؟ نین تارا؟ شش شش نین؟؟ نین تم ٹھیک ہو؟ مجھے بتائو تم ٹھیک ہو؟ ارے کچھ بولو تو سہی' میرا دل گھبرا رہا ہے مجھے بتائو کیا بابا سائیں نے تمہیں کچھ کہا؟ باہر آئو پلیز نین۔ اب سب ٹھیک ہے۔ میں آگیا ہوں نا۔" میر شمس نے ہاتھ بڑھا کر نین تارا کا شانہ ہلا کر اسے حوصلہ دینے کی کوشش کی، لیکن نین تارا اس کی پہنچ سے طہت دور تھی۔ بلکل خاموش، سانس روکے، وہ صرف میر شمس کی نرم اور پریشانی میں ڈوبی پکار سن رہی تھی۔ حفاظت کا ایسا احساس تو اسے کبھی فیضان کے ساتھ بھی نہیں تھا جو اسے آج میر شمس کی موجودگی میں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ چپ چاپ میر شمس کے لبوں سے نکلتا اپنا نام سنتی رہی جبکہ میر شمس اس کی مسلسل خاموشی پر اور زیادہ پریشان ہو گیا اور اسی پریشانی میں میر شمس نے اس بار چیخ کر نین تارا کو پکارا تھا۔

نین تارا نے ایک گہری سانس لی اور چہرے سے ہاتھ ہٹا کر میر شمس کی بڑھے ہوئے ہاتھ کی طرف دیکھا اور جھجکتے ہوئے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ میر شمس کی چوڑی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

شہریار کے جانے کے بعد کائنات کافی دیر تک کبھی بالکونی میں تو کبھی داخلی دروازے کے پاس منڈلاتی رہی اور خیالوں کے گھوڑے دوڑاتی رہی لیکن بھاگ نکلنے کی کوئی بھی راہ سجھائی نہیں دے رہی تھی۔

سجھائی بھی دیتی تو اس کے لیئے دل نہیں مانتا۔

اس کا دل بہت بار چاہا کہ چیخ چیخ کر آس پاس رہنے والے سب لوگوں کو فلیٹ کے باہر جمع کر لے اور ان سب کی مدد سے فلیٹ سے نکل کر شہریار پر اغوا کا الزام لگا دے۔ مگر اب وہ اتنی بھی بری نہیں تھی کہ شہریار پر اتنا بڑا الزام لگا دیتی۔ پھر شہریار کے پاس نکاح نامہ بھی تو موجود تھا۔ جو لوگ اس کی مدد کو آتے 'وہ نکاح نامہ دیکھ کر اسے گھر بسانے کی تلقین کرتے ہوئے چلے جاتے۔

بہت بار اس نے بالکونی سے نیچے جانے کا بھی سوچا۔ اونچائی بہت زیادہ نہیں تھی اور اگر وہ ہمت کر لیتی تو پائپ وغیرہ کی مدد سے بآسانی نیچے بھی جا سکتی تھی۔

لیکن چھوٹا سا محلہ بلکل منہ پر تھا۔ اسے بالکونی میں کھڑا دیکھ کر ہی بہت سے آوارہ قسم کے لڑکے سر اٹھائے کالے پیلے دانت نکوستے 'اسے بیہودہ قسم کے اشارے کرنے لگے تھے۔ ایسے ماحول میں اگر وہ نیچے اترتی تو کیا تماشہ نہ ہوتا؟ محلے کے سب ہی لوگ سامنے والے گھر میں ہونے والی میت تک بھلا دیتے اور دلچسپی سے ایک خوبصورت سی لڑکی کے بالکونی سے اترنے کا تماشہ دیکھنے لگتے۔ یہ ساری صورتحال تصور کر کے ہی کائنات کو جھرجھری آگئی تھی۔ کرنا تو دور کی بات تھی۔

Posted on Kitab Nagri

حتی کہ سوچتے سوچتے کائنات نے یہ بھی سوچا تھا کہ اب جب نکاح ہو ہی چکا ہے تو اسے نبھایا جائے۔ لیکن اس خیال کے آتے ہی کائنات کی سانسیں رکنے لگتیں۔ اس نے زندگی میں کبھی اتنا چھوٹا گھر نہیں دیکھا تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ دنیا میں اتنے مختصر سے گھر بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کے بابا کا اپنا گھر نہیں تھا لیکن تنخواہ بہت اچھی تھی۔ کرائے کے گھروں میں ہی سہی لیکن وہ اچھے علاقوں کے بہترین گھروں میں رہی تھی۔ پھر ماں باپ کے مرنے کے بعد تایا تائی وغیرہ کے گھر آئی تو یہ گھر بھی ایک پوش علاقے کا قدرے پرانا لیکن کشادہ گھر تھا۔۔۔۔۔

ایسے میں اتنا مختصر گھر جو ایک تنگ گلی میں بنا تھا' اس کی جان نکال رہا تھا۔ ابلتے گٹر کی بدبو، کچرے کے ڈھیروں کی وجہ سے بھنبھناتی مکھیاں، محلے کے آس پاس بنی دکانوں سے آتی عجیب و غریب مشینوں کی سر پھاڑتی آوازیں اور سب سے بڑھ کر ہر آدھے گھنٹے بعد دو گھنٹوں کے لیئے جانے والی لائٹ سمیت اور بھی بہت سی باتیں کائنات کو شہریار کے ساتھ رہنے کے ارادے پر عمل کرنے سے روک رہی تھیں۔ شہریار کے حالات اس قدر برے نہ ہوتے تو شاید وہ ہتھیار ڈال دیتی لیکن۔۔۔۔۔۔

اپنا فون بھی وہ زینیہ کے گھر کے لائونج میں بھول آئی تھی۔ جلدی میں لینے کا خیال ہی نہیں آیا تھا' ورنہ تایا ابو کو فون کر کے انہیں ہی منتیں کر کے بلا لیتی الٹی سیدھی کہانی سنا کر ان کے ساتھ نکل پڑتی۔ پیچھے شہریار میاں جانیں اور ان کا محلہ جانے۔ مگر مسئلہ یہی تھا کہ وہ اپنا فون بھی بھول چکی تھی، سو اب سوائے رونے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی' اس لیئے اس نے دھواں دھار رونا شروع کر دیا۔ اس کے رونے کی آواز شاید لائٹ کو پسند نہیں آئی تھی جو لائٹ بھی چلی گئی تھی۔ گرمی کی انتہا تھی، دل بے حد بوجھل تھا، دماغ میں سوچوں کی یلغار تھی اور اوپر

Posted on Kitab Nagri

سے لائٹ کا ایک بار پھر چلے جانا اس کی طبیعت پر گہرا اثر کر رہا تھا۔ اس کے رونے میں شدت آنے لگی، اب تو اسے یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیوں رو رہی تھی لیکن وہ پھر بھی روئے جا رہی تھی روئے جا رہی تھی اور بس روئے ہی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

گہری سانس بھر کر شہریار نے اپنی بھیگتی آنکھوں کو صاف کیا اور اشتعال میں آ کر ایک اور پتھر سمندر کی نظر کر دیا۔ نہ جانے کتنے ہی پتھر وہ سمندر میں پھینک چکا تھا۔ شوں شوں کرتی لہریں یوں پتھر مارے جانے پر احتجاج تو کر رہی تھیں لیکن ان لہروں کو کیا پتا تھا کہ اس شخص کے اندر اتنا شور تھا کہ اسے لہروں کا احتجاج سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بے وقوف عورت، نہیں بے وقوف وہ نہیں بے وفوف تو میں ہوں۔ وہ تو کوئی بہت ہی چالاک چڑیل ہے۔" کائنات کو چالاک چڑیل کا خطاب دے کر شہریار کے جلتے دل کو کچھ ٹھنڈک ملی تھی۔ اسے ایسا لگا جیسے یہ خطاب خاص کائنات کے لیئے بنایا گیا ہو۔ "ہاں چالاک چڑیل۔ ایک خوبصورت سی چالات چڑیل جس سے میں بہت محبت کرنے لگا ہوں۔ ایسی چڑیل جس نے میرا دل میری سوچیں بلکہ پورے کے پورے مجھے اپنے بس میں کر لیا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

ہے۔"شہریار بے بسی سے ہنسا تھا۔"اس نے جب جھوٹ بولا تو یوں لگا جیسے سچی ہو۔اور جب سچ بولا تو دل نے چاہا کاش جھوٹ بول رہی ہو۔"اس بار وہ شاید ہوائوں سے محو کلام تھا۔"دل چاہتا ہے اسے چھوڑ دوں،وہ بھی خوش،اور آسائشات بھری زندگی میں "شاید"میں بھی خوش!لیکن یہی دل اس خیال کے آنے پر رکنے بھی لگتا ہے۔"ڈھیلے ڈھالے انداز میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے شہریار نے ایک الوداعی نظر سمندر پر ڈالی اور جانے کے لیئے پلٹ گیا۔ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھا تو ایک بجنے میں پانچ منٹ رہتے تھے۔جب تک وہ گھر پہنچتا دو سوا دو تو ہو ہی جانے تھے۔اسے یہ بھی اندازہ تھا کہ کائنات نے کھانا نہیں پکایا ہو گا سو کھانا ساتھ لے جانے کا ارادہ کر تا وہ آگے بڑھ گیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فلیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے شہریار کی سماعتوں سے کائنات کے چہکو پہکو رونے کی آواز ٹکرائی تو وہ گھبرا سا گیا۔جلدی سے دروازہ کھولے وہ جوتوں سمیت ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔سامنے صوفے پر کائنات اپنا چہرا ہاتھوں میں دیے روتے روتے بیحال ہو رہی تھی۔اس کے رونے میں کچھ غیر معمولی پن تھا جو شہریار کے ہاتھ پیر پھلا رہا تھا۔"کائنات۔۔۔۔کائنات میری جان اِدھر دیکھو۔۔۔۔۔یہاں دیکھو میرا بچہ!بتائو مجھے کیا ہوا ہے؟؟؟؟ میرے تھپڑوں کی وجہ سے رو رہی ہو کیا'ہاں؟اچھا لو تم بھی مجھے مار لو۔مجھے مار لو کائنات پلیز چپ ہو جائو خدارا ۔ہوا کیا ہے آخر؟؟؟"شہریار کائنات کو بچوں کی طرح پچکار رہا تھا کیونکہ کائنات کے رونے کا انداز بھی بچوں والا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

ہی تھا۔ لیکن جب وہ کسی بھی صورت چپ ہونے میں نہیں آئی تو شہریار نے اپنی پیشانی سے پھوٹتا پسینا شرٹ کی آستین سے صاف کر کے کائنات کا آنسوؤں اور پسینے سے تر چہرا بھی اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا اور اسے ساتھ لگائے برامدے میں لے آیا جہاں نلکا لگا ہوا تھا۔

نلکا کھول کر اس نے پانی اپنے ہاتھ کے کٹورے میں بھر کر کائنات کا چہرا دھونا شروع کر دیا۔ پھر پانی اس کی صراحی دار گردن اور سر پر ڈالنے لگا۔ جب اس نے دیکھا کہ کائنات کی طبیعت پر اس کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے'تو شہریار نے اسے نلکے کے نیچے بٹھا دیا اور خود اس کے سامنے اکڑوں بیٹھا اسے گم صم نظروں سے دیکھنے لگا۔ کائنات کی ہچکیاں سسکیوں میں بدل گئیں اور پھر رفتہ رفتہ سسکیوں کا سلسلہ بھی تھم گیا۔ وہ سر جھکائے چپ چاپ نلکے کے نیچے سے اٹھ کھڑی ہوئی'شہریار نے بھی خاموشی سے نلکا بند کیا اور اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ یونہی آمنے سامنے چپ چاپ کھڑے انہوں نے دس منٹ گزار دیے۔ کائنات شہریار کے جوتوں کو دیکھتی رہی جن اور شہریار کائنات کے بھیگے بھیگے دودھیا روشنی بکھیرتے چہرے کو۔

اس کا بھیگا بھیگا وجود شہریار سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ شہریار کا دل چاہا'ہاتھ بڑھائے اور اس کے کسی بھی احتجاج کی پروہ کیئے بغیر صرف اپنے دل کی مانے۔ اس کے وجود کی نرمی کو محسوس کرے،اس کی چھوٹی سی ناک سے اپنی ناک رگڑے،اس کی تھوڑی کے خم میں کے بیچ و بیچ بنے تل کو انگوٹھے سے سہلائے،اس کے نم بالوں سے اپنا گرمی سے تپتا چہرا ڈھانپ لے۔ وہ ہر انداز میں ہر قسم کی محبت اس پر نچھاور کرنا چاہتا تھا۔ کون روک سکتا تھا اسے؟؟ لیکن ساتھ ہی شہریار کو یہ بھی لگ رہا تھا کہ اگر اس نے ابھی کائنات کو حاصل کر لیا تو وہ اسے ہمیشہ کے

Posted on Kitab Nagri

لیئے کھو دے گا۔ اور کائنات کو ہمیشہ کے لیئے پانے کے لیئے اسے کیا کرنا ہو گا؟ کائنات سے دوری اختیار کرنی ہو گی۔۔۔۔۔۔

"ہاں" شہریار کے دل سے آواز گونجی۔ "یہ بیوقوف لڑکی بھی ابھی رشتوں کی اہمیت سے ناواقف ہے۔ یہ رشتوں کو مالی فائدوں میں تولتی ہے۔ ایک اجنبی شخص کے جذبات کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ اگر وہ شخص میں نہ ہوتا' تو اس کا کیا ہوتا؟ کیا کوئی اور شخص اس کے بہکاوے میں آکر اس کے ساتھ نکاح جیسا تعلق بنانا ضروری سمجھتا؟ نہیں' وہ بھی اس بے وقوف لڑکی کے ساتھ وقت گزاری کرتا اور۔۔۔۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اور سے آگے کا تصور ہی شہریار کو لرزا گیا تھا۔

ایک افسوس بھری کائنات پر ڈال کر وہ آگے بڑھا اور درمیانی راستہ ختم کر کے اس کا چہرا اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کے اوپر کی جانب کیا اور اپنا چہرا اس کے چہرے پر جھکا لیا۔ کائنات کی خالی خالی پھیلی ہوئی آنکھیں مزید پھٹتی چلی گئیں اور ساتھ ہی اس کے دماغ نے بھی کام کرنا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے کہ کائنات شہریار کو خود سے دور کرتی شہریار نے خود ہی اپنا چہرا پیچھے کر لیا لیکن کائنات کا چہرا ہنوز ہاتھوں میں تھامے رہا۔ کائنات ہونٹ سکیڑے شہریار کے کالر کو گھورتی رہی۔ وہ جانتی تھی اس کا چہرا اس وقت لال ٹماٹر ہو رہا ہو گا اس لیئے بھی اس نے شہریار کی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا۔ لیکن پھر شہریار نے ایسی بات کہی کہ اسے شہریار کا چہرا دیکھنا ہی پڑا۔

"سچ کہہ رہا ہوں، جانا چاہتی ہو نا اپنے تایا ابو کے گھر؟ چھوڑ آئوں گا میں تمہیں۔ لیکن تمہیں چھوڑوں گا نہیں ! یہ علاقہ یہ ماحول میری حقیقت ہیں میں تمہیں یہیں ملونگا جب بھی تم واپس لوٹو گی۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ تم ضرور لوٹو گی، یہ معاشرہ تمہیں اصل رشتوں کی اہمیت سمجھائے گا اور تمہیں لوٹنے پر مجبور کر دیگا۔ میں نے بھی

Posted on Kitab Nagri

معاشرے کی بہت ٹھوکریں کھائی ہیں۔ معاشرہ سدھرے ہئوں کو بگاڑ دیتا ہے جیسے مجھے بگاڑ دیا۔ اور بگڑے ہوئے نادانوں کو سنوار دیتا ہے، جیسے تم سنور کر آئو گی۔" شہریار کے لہجے میں نہ جانے کیا تھا کہ کائنات اسے جھٹلا بھی نہیں سکی۔ شہریار نرمی سے اس سے دور ہوا تھا۔ "چلو اب کھانا کھالیں۔ ٹھنڈا بھی ہو گیا ہو گا اتنی دیر میں تو، ٹسک! میں گرم کر کے لاتا ہوں۔" شہریار پھولا پھولا سفید شاپر اٹھائے کچن میں چلا گیا اور کائنات خالی خالی نظروں سے کچن کی طرف دیکھتی رہ گئی۔

"نہیں، میں کبھی واپس نہیں آئوں گی۔" کائنات نے صرف یہ سوچا نہیں تھا' بلکہ کچن کی طرف منہ لر کے اونچی آواز میں کہہ بھی دیا تھا۔

"مجھے سمجھا رہی ہو مائے پرنسز' یا خود کو؟" کچن سے شہریار کو گنگناتا ہوا سا جواب آیا تھا۔ جواب میں کائنات ہنکار بھر کے رہ گئی کیونکہ اسے کوئی جواب جو نہیں سوجھا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ گاڑی چلا رہا تھا یا اڑا رہا تھا' نین تارا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ بس دروازے کی طرف منہ کیے بیٹھی وحشت زدہ سی آئسلکر سی کا ورد کرتی رہی۔ نین تارا سوچ رہی تھی عزت تو بچ گئی لیکن جان نہیں بچنی شاید۔

میر شمس بھی کب سے چپ چاپ ڈرائیو کیے جا رہا تھا وہ کچھ کہتا کرتا، صفائی دیتا غصہ دکھاتا یا کوئی الٹی سیدھی بات ہی کر دیتا تو نین تارا بھی چیخ چلا کر اپنے اندر کی گھٹن کچھ کم کر لیتی۔ لیکن مسئلہ یہی تھا کہ میر شمس کچھ کہہ نہیں رہا تھا۔ اس کے لب مستقل جامد تھے اور چہرے پر سنگین قسم کی سنجیدگی۔

نین تارا اس کی طرف دیکھنے سے مکمل اجتناب برت رہی تھی۔ وہ شاید اپنی دی گئی بد دعاؤں کی وجہ سے بھی اندر ہی اندر شرمندہ ہو رہی تھی۔ اس شخص نے بے شک اس کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا تھا لیکن ایمانداری سے تجزیہ کیا جاتا تو میر شمس کے مقابلے میں فیضان زیادہ قصوروار تھا۔ میر شمس کی جگہ کوئی اور بھی ہو سکتا تھا، لیکن فیضان کی جگہ فیضان ہی ہونا تھا۔ اس کی عزت کی حفاظت کی ذمے داری فیضان کی تھی نا کہ میر شمس کی۔۔۔۔۔۔

نین تارا انگلیاں چٹخاتے ہوئے اپنی الجھنوں میں تھی، اور میر شمس اپنے اندر ہوتی جنگ سے بیحال تھا۔ اگر شاہنواز نین تارا کی جان لینے کی کوشش کرتے تب تو شاید میر شمس کا دل اتنا برا نہ ہوتا لیکن انھوں نے میر شمس
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کے نین تارا کے لیئے جذبات جاننے کے باوجود بھی نین تارا کی طرف غلط نگاہ سے دیکھا تھا' یہ بات میر شمس کو کچوکے لگائے جا رہی تھا۔ وہ خود سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

وہ خود کوئی نیک پرہیز گار قسم کا شخص تو نہیں تھا۔ مختلف عورتوں کا اس کی زندگی میں آنا جانا رہا تھا لیکن وہ عورتیں اور قسم کی ہوتی تھیں۔۔۔۔۔ جو عورتیں خود اپنی عزت کی حفاظت کرتیں ان کی طرف تو میر شمس نے کبھی نگاہ نہیں اٹھائی تھی۔ ایک نین تارا ہی تھی جس نے اسے دیوانہ کر کے رکھ دیا تھا، وہ نین تارا کی عزت پر آنچ نہیں آنے دینا چاہتا تھا، اپنے بیہودہ مطالبے پر شرمندہ بھی رہتا تھا، اور نین تارا کو اپنی عزت بنا کر اس کی حفاظت کرنے کا ارادہ بھی رکھتا تھا۔ لیکن اسے خود سے ہی شرمندہ کر کے رکھ دیا تھا اس کے اپنے باپ نے۔

اگر اسے بروقت اطلاع نہ ملتی تو۔۔۔۔۔؟

اس سے آگے سوچ کر ہی میر شمس غصے سے کانپ کر رہ جاتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے ایک بار بھی نین تارا سے بات کرنے کی یا اسے دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ہاں شروع شروع میں وہ پاگل ہو گیا تھا نین تارا کو اپنے بال کے ڈیرے پر دیکھ کے 'مگر پھر جب اسے نین تارا کی خیریت کا یقین آ گیا تب وہ پرسکون سا ہو کر چپ سا ہو گیا تھا، اور تب سے بس مسلسل چپ ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

نین تارا کو اندازہ نہیں تھا کہ جہاں اسے اغوا کر کے لے جایا گیا ہے وہ جگہ اس کے گھر سے کتنی دور تھی' اس لیئے وہ چپ چاپ میر شمس کے ساتھ سفر کرتی رہی لیکن جب یہ سفر کچھ زیادہ ہی طوالت اختیار کر گیا تب نین تارا کا ماتھا ٹھنکا۔ وہ لوگ واپسی کے لیئے رات کے ساڑھے آٹھ بجے نکلے تھے اور اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے لیکن ان کی منزل تھی کہ آ کر نہیں دے رہی تھی۔ نین تارا کچھ دیر تک اور صبر کرتی رہی لیکن جب پندرہ منٹ اور یونہی خاموشی سے گزر گئے تب اس نے میر شمس کو پکارا تھا۔

"میر سائیں۔۔۔۔"

میر شمس کے ہاتھ اس دھیمی سی پکار پر کانپ سے گئے تھے پھر اگلے ہی لمحے اسے یوں لگا جیسے اس کے کان بج رہے ہوں۔ اسے یقین نہیں آیا تھا کہ نین تارا نے اتنی مدھم آواز میں اتنی عزت سے اسے مخاطب کیا ہے۔ جب ہی وہ گاڑی کی رفتار ہلکی کر کے چہرہ موڑ کر نین تارا کی طرف حیرت سے دیکھنے لگا۔

میر شمس کو گمان تو یہ تھا کہ نین تارا کی نفرت میں اس واقعہ کے بعد اور اضافہ ہی ہوا ہو گا۔ اسے اندازہ نہیں تھا شاید کہ ایک شریف زادی کے لیئے اس کی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا اور اپنی عزت کی حفاظت کرنے والے سے نفرت کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تم نے مجھ سے کچھ کہا؟"میر شمس کی گمبھیر آواز میں بے تابی تھی۔

"نن۔۔۔۔ نہیں، ہاں۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔پوچھنا یہ تھا کہ، ہم گھر کب تک لوٹیں گے ؟کتنا اور وقت لگنا ہے ؟" اس کے بے تاب لہجے نے نین تارا کا چہرا جھلسا دیا تھا۔ تھوک نگل کر وہ اپنی ہتھیلی پر نظریں جمائے بامشکل بول سکی۔

اگرچہ نین تارا نے ایسی کوئی دل دھڑکا دینے والی بات نہیں کی تھی مگر پھر بھی میر شمس دلکشی سے مسکرا دیا۔ اس کے لیئے یہی بہت تھا کہ نین تارا کا لہجہ پہلے جیسا تلخ نہیں تھا، جیسی نفرت کی وہ نین تارا سے امید کر رہا تھا، اور دل اس نفرت کے خیال سے ہی بوجھل ہو رہا تھا'وہ نفرت کہیں بھی نہیں تھی۔ میر شمس کی طبیعت ایکدم ہی تروتازہ سی ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تمہیں تمہارے گھر نہیں لے جا رہا نین۔ شہر سے کچھ دور میرا فلیٹ ہے وہاں لے جا رہا ہوں، اب تمہارا اس علاقے میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔کل تمہاری فیملی بھی پہنچ جائے گی، پریشان مت ہونا۔ تم چاہو تو فلیٹ پہنچ کر اپنے گھر والوں سے فون پر بات کر سکتی ہو۔"میر شمس نہیں چاہتا تھا نین تارا کو اچانک گھر لوٹ کر اپنے باپ کی موت کی اطلاع ملے، اور دوسرا وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ محلے والے نین تارا کے منہ پر

Posted on Kitab Nagri

ایسی باتیں کہیں جو اسے توڑ کر رکھ دیں اس لیئے اس نے اپنے باپ کے ڈیرے سے نکلتے ہوئے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ نین تارا کو اس کے گھر لے کر نہیں جائے گا!

نین تارا کچھ کہنا چاہتی تھی، شاید اعتراض اٹھانا چاہتی تھی، لیکن کچھ سوچ کر چپ ہی رہی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

یہ ایک ویران علاقہ تھا جہاں دھیرے دھیرے آبادی بڑھتی جا رہی تھی، وہاں چند ایک مکمل بنی ہوئی عمارتیں موجود تھیں جبکہ کافی ساری عمارتیں ابھی زیر تعمیر تھیں۔ رات کے اس پہر وہاں دور دور تک سناٹا پھیلا تھا جو نین تارا کو خوفزدہ کر رہا تھا لیکن وہ اظہار نہیں کر پا رہی تھی۔ خاموشی سے سر جھکائے وہ میر شمس سے دو قدم پیچھے پیچھے چلتی فلیٹ تک پہنچ گئی۔

فلیٹ تو بہت شاندار تھا لیکن وہاں ایک محسوس کن خالی پن بھی تھا۔ وجہ شاید یہ تھی کہ فلیٹ بہت بڑا تھا اور وہاں بس تھوڑا بہت ضروری سامان موجود تھا' جیسے صوفہ سیٹ، ٹیوی، الماری اور بیڈ روم کا سامان وغیرہ اور باقی
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

اوپن کچن میں کچن کا تمام سامان موجود تھا۔۔۔۔۔سامان اگرچہ بہت زیادہ نہیں تھا لیکن قیمتی ضرور تھا جب ہی نین تارا مرعوب سی ہو کر صوفے پر ٹکی بیٹھی تھی۔

میر شمس نے تینوں بیڈ رومز کھول کر چابیاں اسے تھمادی تھیں۔"اب میں چلتا ہوں'کل صبح تک تمہاری اماں وغیرہ بھی یہاں ہو نگی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اس علاقے کی سیکیورٹی اچھی ہے۔"نین تارا جواباً سر ہلا کر رہ گئی۔وہ میر شمس روکنا چاہتی تھی،اسے اس طرح اکیلے رہنے کا سوچ کر ہی خوف آرہا تھا لیکن میر شمس اس معاملے میں اس کی کیا مدد کر سکتا تھا؟؟خوف اپنی جگہ'اور میر شمس پر تھوڑا اعتبار بھی آچکا تھا۔لیکن وہ میر شمس کو وہاں رکنے کے لیئے تو نہیں کہہ سکتی تھی۔خواب میں بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے میر شمس اچانک مڑا تو اس کے پیچھے پیچھے ہی اپنی ہی دھن میں دروازہ بند کرنے آتی نین تارا اس سے بری طرح ٹکرا گئی۔فوراً ہی خود کو سنبھال کر نین تارا دو قدم پیچھے ہو گئی تھی لیکن میر شمس خود کو اتنی جلدی نہیں سنبھال سکا تھا۔وہ جو کہنا چاہتا تھا اسے بھول کر نین تارا کا سرخ پڑتا چہرا دیکھنے لگا۔میر شمس کے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے پر نین تارا کی پیشانی پر سلوٹیں پڑنے لگیں۔اس سے پہلے وہ میر شمس کی طبیعت صاف کرتی میر شمس اس کے چہرے کے تنتے ہوئے نقوش اور بدلتی رنگت دیکھ کر سنبھل گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے،وہ فون رکھا ہے۔اپنے گھر والوں سے بات کرنا چاہو تو انہیں کال کر سکتی ہو۔ویسے میرا خیال ہے کل وہ یہاں آ ہی جائیں گے تو اس وقت انہیں ڈسٹرب کرنا ٹھیک نہیں۔"

"مجھے میرے گھر والوں کے سامنے اغوا کیا گیا ہے،وہ سب آلریڈی ڈسٹرب ہونگے۔میں ابھی انہیں فون کر کے اپنی خیریت بتانا چاہتی ہوں۔" نین تارا نے سنجیدگی سے اپنا فیصلہ سنایا تو میر شمس سر ہلا کر رہ گیا۔

پھر وہ تو چلا گیا اور نین تارا فون کی طرف دوڑ پڑی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سیاہ گاڑی حویلی کی راہ پر گامزن تھی۔وہ بہت دیر تک نین تارا کے بارے میں ہی سوچتا رہا تھا۔نین تارا کے آج کے رویے نے اسے امید کا سرا تھما دیا تھا کہ نین تارا کو اپنا بنانا اور اس کے دل میں گھر کرنا اتنا مشکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کم از کم ناممکن نہیں تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

نین تارا کے بارے میں سوچتے سوچتے ہی اسے اپنے باپ کے کیے کا خیال بھی آیا تو ایک بار پھر اس کی طبیعت بوجھل ہونے لگی۔ وہ نین تارا سے شادی کرے گا اور ہر صورت کرے گا یہ اس کا فیصلہ تھا لیکن وہ نین تارا کو اس حویلی میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ میر شمس کو اپنے باپ پر بلکل اعتبار نہیں رہا تھا۔

ان ہی خیالات میں گم وہ سنسان سیدھے روڈ پر بے فکری سے کار دوڑاتا رہا جب اچانک ہی اس کی گاڑی کو جھٹکا لگا تھا۔ وہ کوئی انسانی وجود تھا جو اس کی گاڑی کی ضد میں آکر کئی فٹ دور اچھل گیا تھا۔ جھٹکے سے گاڑی روک کر میر شمس کچھ دیر تک تو سن دماغ کے ساتھ بیٹھا رہا پھر جیب میں اپنی ریوالور کی موجودگی کو یقینی بناتے ہوئے گاڑی سے نکل کر پیچھے کی طرف چل پڑا جہاں وہ وجود اچھل کر گرتا نظر آیا تھا۔ تھوڑی بہت تگ و دو کے بعد میر شمس نے اس بے جان پڑے وجود کو ڈھونڈ ہی لیا تھا۔ اس اوندھے وجود کو اپنے پیر سے سیدھا کرتے ہوئے میر شمس نے سوچ لیا تھا کہ اگر زیادہ خطرے کی بات ہوئی تو اسے یہیں چھوڑ کر اپنی منزل کو چل پڑے گا لیکن وہ ایسا کر نہیں سکا تھا۔ وہ خون میں لت پت بے بس پڑا وجود نہ جانے کیوں میر شمس کے قدم زنجیر کر رہا تھا۔ جھک کر میر شمس نے اس کی سانسیں اور دھڑکنیں چیک کیں جو بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھیں اور سر سے مسلسل نکلتا خون بھی اس کی حالت کی خرابی بیان کر رہا تھا۔ اپنی اجرک اس شخص کے سر کے گرد لپیٹ کر وہ بھاگم بھاگ اپنی گاڑی قریب لے آیا اور پھر اس شخص کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالنے لگا جب نظر اس کی جیب سے گرتے آئی ڈی کارڈ پر پڑی تھی۔ "شہریار لغاری!" میر شمس کی آواز سرگوشیانہ تھی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"اچھا کائنات اب تم سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے۔ دیکھو زرا، باتوں باتوں میں وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا۔" رات کے دو بجاتی گھڑی کو دیکھتے ہوئے تائی امی جانے کے لیئے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ کائنات نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔ وہ تو خود کب سے دعا کر رہی تھی کہ تائی امی اور چچی وغیرہ اب اپنے کمروں میں جائیں، اس کی جان بخش دیں۔ لیکن وہ سب بھی اپنی جگہ کمال کی ڈھیٹ تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات کو بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ گھر لوٹنے پر اسے اتنے ڈھیر سارے سوالوں کا جواب دینا پڑیگا۔ تایا ابو سمیت دیگر مرد حضرات نے اسے یوں گھر چھوڑنے پر اچھی خاصی جھاڑ پلائی تھی اور ناراض ناراض سے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ اس سب کی تو کائنات کو بھی امید تھی جب ہی وہ بڑی دردناک قسم کی تقریر جواب میں دینے کے لیئے سوچ کر لائی تھی۔ لیکن سوالوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو گی اور پوچھنے کا انداز اتنا عجیب ہو گا' اس نے نہیں سوچا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس سے سوال جواب کرنے کی ذمے داری گھر کے مرد حضرات نے ہی خواتین کے سر ڈالی تھی جسے وہ سب بخوبی نبھا رہی تھیں۔ کچھ سوال اتنے تلخ اور بیہودہ قسم کے تھے کہ جواب دیتے ہوئے کائنات کے حلق میں نمکین پانی جمع ہو گیا تھا۔ کیا سمجھ رہے تھے وہ لوگ اسے آخر؟

ڈھیروں سوالات پوچھ کر بالآخر اسے عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ سب آگے پیچھے اس کے کمرے سے نکل گئیں۔ کائنات نے جلدی سے دروازے کی چٹخنی لگائی اور گہری گہری سانسیں لینے لگی۔ واپسی کی پہلی ہی رات اس پر اتنی بھاری پڑے گی اسے کہاں گمان تھا۔ وہ لڑکی ذات تھی، اس کا یوں گھر چھوڑ جانا اور پھر لوٹ آنا بہت سے شکوک و شبہات کو جنم دیتا تھا اس بات کی سمجھ ابھی اس جھلی کو نہیں تھی۔

ابھی تو صرف گھر والوں نے پوچھ تاجھ کی تھی ابھی تو اسے معاشرے کو بھی برتنا تھا۔ کائنات کے کانوں میں شہریار کی مدھم آواز گونجی "یہ معاشرہ تمہیں اصل رشتوں کی اہمیت سمجھائے گا اور تمہیں لوٹنے پر مجبور کر دیگا۔ میں نے بھی اس معاشرے کی بہت ٹھوکریں کھائی ہیں۔ یہ معاشرہ سدھرے ہئوں کو بگاڑ دیتا ہے جیسے مجھے بگاڑ دیا۔ اور بگڑے ہوئے نادانوں کو سنوار دیتا ہے، جیسے تم سنور کر آئو گی۔"

"نو نو نو۔۔۔۔" کائنات نے اپنے گال زور زور سے تھپتھپائے۔ "ابھی تو میں آئی ہوں، فوراً ہی کیسے ہار مان لوں؟" جھنجلا کر خود سے کہتے ہوئے اسے وہ لمحہ یاد آیا جب اسے تایا ابو کے گھر کے باہر رخصت کرتے ہوئے شہریار

Posted on Kitab Nagri

نے کہا تھا۔ "زیادہ نہیں صرف دو مہینے۔۔۔۔۔۔ صرف دو مہینے تم ہنسی خوشی میرے بغیر لیکن "عیش" میں رہ کر دکھادو۔ میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ صرف دو مہینے! دوسری صورت میں میرے دل اور گھر کے دروازے تمہارے لیئے کھلے رہیں گے، یاد رکھنا۔"

کائنات کو اچانک ہی سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تو وہ کھڑکی کھول کر کھڑی ہو گئی اور دل پر ہاتھ رکھ کے گہری گہری سانسیں لینے لگی۔

"اتنی عجیب طبیعت کیوں ہو رہی ہے میری۔" کھڑکی کے پٹ سے سر ٹکائے وہ اپنی طبیعت کے بوجھل پن کی وجہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات نے اپنے نکاح کے بارے میں ابھی گھر والوں کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ اور سب سے اپنی کردہ نہ کردہ غلطیوں کی معافی مانگ کر تھوڑا بہت سب کا دل اپنی طرف سے نرم کرنے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی کہ وہ لوگ اسے گھر رکھنے پر راضی ہو گئے تھے۔ ایک اور بات جو اس کے حق میں بہتر ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ قیوم بھائی کی شادی ان کی کسی کولیگ سے کر دی گئی تھی۔ یعنی اب کوئی اس پر شادی کے لیئے دباؤ بھی نہیں ڈال سکتا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

وہ اپنے گھر کے کشادہ کمرے میں اے سی چلائے سکون سے اپنے نرم ملائم بستر پر لیٹی تھی، پھر بھی نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ حالانکہ یہاں آتے ہوئے اس بے سوچ لیا تھا کہ گھر پہنچتے ہی مزے سے سو جائے گی، پر یہاں کہ حالات اتنے خشک تھے کہ اس کے سارے موڈ کا بیڑا غرق ہو گیا تھا۔

ایک بار پھر اس نے کھڑکی کھول کر اے سی بند کر دیا اور وہیں کھڑکی کے پاس فلور کشن رکھ کے کھڑکی پر بازو اور بازو پر تھوڑی ٹکا کے بیٹھ گئی اور چاند کو گھورنا شروع کر دیا۔ "اگر میں اس وقت وہیں شہریار کے ساتھ ہوتی تو؟؟ نہیں نہیں بھئی توبہ، سوچا بھی کیسے میں نے ایسا۔ مجھے پتا ہے اگر میں اس وقت وہاں ہوتی تو لائٹ گئی ہوئی ہوتی اور مچھر مجھے رات کے رات چٹ کر چکے ہوتے اور صبح مجھے چٹ دیکھ کر شہریار زینیہ کے پاس واپس چلے جاتے، دی اینڈ۔۔۔۔" شہریار کا خیال آنے پر وہ اپنے بالوں کی لٹ کو انگلی پر مروڑنے لگی۔ "انہیں کیسے معاشرے نے بگاڑا ہے، اور کیوں؟ ان کی کہانی بھی سننی چاہیے تھی مجھے۔ میں ان کے بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں اور نکاح کر لیا ان سے۔ کیا میں واقعی بہت بے وقوف ہوں؟" شہریار کے بارے میں خود سے باتیں کرتے کرتے وہ کب وہیں کھڑکی پر سر رکھے سو گئی' اسے پتا ہی نہیں چلا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

رو رو کر نین تارا نے اپنی آنکھیں سجالی تھیں۔جب سے اس کی اماں سے فون پر بات ہوئی تھی وہ بس روئے جا رہی تھی۔اس کے ابا اس دنیا سے چلے گئے تھے اور وہ کتنی بد قسمت تھی کہ ان کا آخری دیدار تک نہیں کر سکی تھی۔پورے لائونج میں اس کی آہیں اور سسکیاں گونج رہی تھیں جب اچانک ہی کھٹکے کی آواز پر اس کی سسکی بیچ میں ہی دم توڑ گئی۔ آواز اتنی واضع تھی کہ وہ اسے وہم جان کر جھٹلا بھی نہیں سکی۔

نین تارا پھرتی سے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور وحشت زدہ نظروں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگی، کوئی چابی سے دروازہ کھول رہا تھا اور انداز میں بڑا اطمیان بھی تھا۔ نین تارا سانس روکے اسی طرف دیکھے جا رہی تھی ۔

جن حالات سے گزر کر وہ یہاں پہنچی تھی، اور جس قسم کا سنسنان یہ علاقہ تھا اس کو دیکھتے ہوئے نین تارا کا خوفزدہ ہونا فطری عمل تھا۔

اس سے پہلے کے نین تارا کے حلق سے خوف سے چیخ برامد ہوتی، میر شمس اندر داخل ہو گیا تھا۔

میر شمس کا چہرا دیکھ کر نین تارا کا چیخ مارنے کے لیئے کھلا منہ کھلا ہی رہ گیا جبکہ میر شمس اسے صبح کے پانچ بجے لائونج میں ہی جاگا ہوا اور رویا رویا پا کر حیران رہ گیا تھا۔اس کا تو خیال تھا نین تارا سو رہی ہو گی۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ واپس کیوں آئے ہیں؟اور یہ خون کیسا ہے؟"اسے صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر نین تارا نے خود کو کچھ سنبھالا اور سرد مہری سے پوچھا لیکن لہجے میں خوف بھی چھپا تھا۔درزیدہ نظریں میر شمس کے خون بھرے کپڑوں پر ہی تھیں۔

"کچھ زیادہ ہی بے مروت نہیں ہو تم؟اور فکر مت کرو، کسی کا قتل کر کے نہیں آیا بلکہ غلطی سے نیکی ہو گئی ہے مجھ سے۔"میر شمس مسکرا کر بولا تھا لیکن آنکھوں میں تھکاوٹ نمایا تھی۔سارا دن پریشانی میں گزار کر اور مسلسل ڈرائونگ کرتے رہنے کی وجہ سے وہ اس وقت سخت تھکا ہوا لگ رہا تھا اور آرام کا خواہشمند تھا۔

نین تارا نے اس کی تھکاوٹ نوٹ کر لی تھی اس لیئے مزید کچھ بھی کہے بغیر ایک پریشان نظر اس کے کپڑوں پر ڈال کر بیڈ روم میں گھس گئی۔پیچھے میر شمس سگرٹ نکال کر سلگاتے ہوئے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔جو کمرہ نین تارا نے رہنے کے لیئے چنا تھا وہ میر شمس کے زیر استعمال رہتا تھا سو اس کے کپڑے و دیگر سامان وہیں موجود تھا۔ایک نظر اپنے خون میں لت پت کپڑوں پر ڈال کر وہ کپڑے بدلنے کا ارادہ ملتوی کرتے ہوئے ٹانگیں ٹیبل پر رکھ کے 'سگرٹ لبوں میں دبائے صوفے پر آنکھیں موند کر ڈھیلا ہو کر بیٹھ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کی بند آنکھوں میں ہاسپٹل کا منظر گھوم رہا تھا۔نہ جانے وہ شخص کون تھا،نہ چاہتے ہوئے بھی میر شمس نے کیوں اس اجنبی شخص کو اپنا خون تک عطیہ کر دیا تھا۔اور اس وقت بھی نہ جانے کیوں دل اس شخص کی زندگی کے لیئے دعا گو تھا۔

سگرٹ لبوں سے نکال کر راکھ جھاڑتے ہوئے وہ شہریار لغاری نامی اس شخص کو غیر ارادی طور پر سوچے جا رہا تھا

۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شہریار زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا جب میر شمس اسے راستے میں پڑنے والے سب سے پہلے ہاسپٹل میں لے گیا تھا جہاں پولیس صرف میر شمس کی دھمکیوں اور دھونس کی وجہ سے نہیں بلوائی گئی تھی۔ہاسپٹل والوں کو اندازہ ہو گیا تھا میر شمس جیسے وڈیروں کے تعلقات کہاں تک ہوتے ہیں،سو ڈاکٹرز خاموشی سے اپنے کام میں جت گئے تھے۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بہت زیادہ بلڈنگ ہونے پر ڈاکٹرز نے تشویش کا اظہار کیا تھا۔ دو بوتلیں تو ان کے پاس تھیں لیکن انہیں مزید خون کی ضرورت تھی اور میر شمس جو وہاں سے جانے کا ارادہ کر رہا تھا، پتا نہیں اس کے دل میں اتنی ہمدردی کیسے جاگ گئی کہ وہ اپنا خون تک دینے کے لیئے تیار ہو گیا تھا۔

شہریار کو انتہائی نگہت اشت کے وارڈ میں رکھا گیا تھا۔ میر شمس کو بھی آرام کی شدید طلب ہوئی تھی۔ خون عطیہ کر کے دل کافی کمزوری محسوس کر رہا تھا، پھر صبح سے ٹھیک سے کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا اس نے۔ بہت مشکل سے ڈرائیو کر کے وہ فلیٹ تک پہنچا تھا۔

حویلی ہاسپٹل سے کافی دور تھی جبکہ فلیٹ کا فاصلہ کچھ کم تھا سو اس نے فلیٹ جانے کا ارادہ کیا تھا اور اس وقت وہ صوفے پر آڑھا ترچھا پڑا وہ گہری نیند سو چکا تھا۔ انگلیوں میں دبی آدھی سگرٹ چھوٹ کر زمین پر گر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں پھر کیا بنا؟" تایا ابو جو رات کو تائی امی سے بات کرنے کا انتظار کرتے کرتے ان کے کمرے میں آنے تک سو چکے تھے۔ صبح فجر کی نماز پڑھ کر ان کے روبرو بیٹھتے ہوئے گویا ہوئے۔

تائی امی نے چائے کا کپ انہیں تھماتے ہوئے منہ بنایا۔

Posted on Kitab Nagri

"اس کی باتوں سے تو یہی ظاہر ہے کہ اسے اپنے باپ کی خریدی گئی زمین کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ لیکن میرا ماننا یہ ہے کہ وہ بہت چالاک چنڈال قسم کی ہے، اسے بھنک تو پڑ گئی ہو گی اس خبر کے بارے میں کہ اس کے باپ کا دوست اس کی زمین کے کاغزات لیئے اچانک ہی نمادار ہو گیا ہے۔ تبھی تو اچانک منہ اٹھائے چلی آئی ہے ڈھیٹوں کی طرح۔ ہماری محبت میں تو نہیں آئی ہو گی۔"

"مجھے بھی یہی لگتا ہے، پرسوں ہی سفیان زمین کے کاغزات لے کر آیا ہے اور آج یہ یہاں پہنچ گئی ہے۔" چچا نے بھی لائونج میں داخل ہوتے ہوئے باتوں میں حصہ لیا۔

"پھر اب کیا کریں ؟" تایا ابو کا لہجہ بھنایا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک تو تیز بہت ہے۔ ایمو شنل بلیک میلنگ کا بھی فائدہ کوئی نہیں۔" چچا کچھ زیادہ ہی خار کھائے ہوئے تھے کائنات سے۔

"پتا ہوتا منحوس پھر سے آدھمکے گی تو قیوم کی شادی نہ کرواتی میں۔ اسی سے شادی کروا کر زمین آپ کے نام کروا دیتے۔" تائی امی تایا ابو سے مخاطب ہوئیں۔

Posted on Kitab Nagri

"بھائی جان کے نام کیوں ہیں؟" چچا بھڑک اٹھے۔

"اسے پالا پوسا ہم نے ہے، اس کے سارے خرچے ہم نے جھیلے۔ تمہاری طرح حالات کا رونا نہیں روتے رہے تھے۔" تایا ابو نے چچا کو گھورتے ہوئے چبا چبا کر کہا۔

"ارے رہنے دیں بھائی جان، رونا تو آپ لوگوں نے خوب رویا تھا۔ اور الٹا بھائی نے اپنا گھر بنانے کے لیئے جو بھی جمع پونجی کر رکھی تھی وہ بھی آپ لوگوں نے ہی اڑائی تھی۔ اگر مجھے پہلے اس پیسے کا پتا ہوتا تو کبھی آپ لوگوں کو یتیم بچی کے حق پر ڈاکا نہ ڈالنے دیتا۔" چچا کی آواز اونچی ہو گئی تھی غصے میں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں ہمیں ڈاکا نہ ڈالنے دیتا۔ خود نقب لگا دیتا۔" تایا ابو کے استہزا سے کہنے پر چچا غصے میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے لیکن ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی آوازوں کے شور کی وجہ سے کائنات اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔ اس کے سوجے چہرے سے ظاہر تھا وہ ابھی نیند سے اٹھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات کو دیکھتے کے ساتھ ہی سب کی زبان پر تالے لگ گئے تھے۔ پھر سب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارے کیے جو کائنات کی نظروں سے چھپے نہیں رہے تھے لیکن وہ انجان بنی رہی۔

"ارے کائنات، تم کب سے اتنی صبح اٹھنے لگیں۔" تائی امی نے طنزیہ مسکان کے ساتھ پوچھا۔

"جہاں جاب کرتی تھی وہاں صبح سے ہی میری ذمے داریاں شروع ہو جاتی تھیں، اس لیے اٹھنا پڑتا تھا۔ لیکن اس وقت تو میں آپ لوگوں کے شور کی وجہ سے اٹھی ہوں۔" کائنات کا انداز بھی طنزیہ ہی تھا۔

"بس ہمارے کچھ مسئلے ہیں، تم سو جاؤ آرام سے، نیند پوری کرو اپنی۔ باقی لڑکیاں کالج جائیں گی تو دوپہر کو چچی اور تائی کے ساتھ لنچ بنانا، گھر کے باقی کام نمٹانا۔ اب تم مہمان تو ہو نہیں۔" تایا ابو جانتے تھے وہ ان سے دبتی ہے۔ تبھی مزید اسے دبانے کے لیئے رعب دار آواز میں ناگواری بھی شامل کر لی۔ کائنات سوائے نچلا ہونٹ لٹکا کر کمرے میں واپس چلے جانے کے کچھ نہیں کر سکی۔ کمرے میں جانے کے بعد اس نے دروازے سے کان لگا کر لائونج میں ہونے والی باتیں سننے کی کوشش کی لیکن کانوں سے بس تایا ابو کی آواز ہی ٹکرائی تھی۔ "اس موضوع پر تفصیل سے ٹھنڈے دماغ کے ساتھ بعد میں بات کریں گے۔ جاؤ تم دوبارہ چائے بنا کر لاؤ۔ ٹھنڈی

Posted on Kitab Nagri

ہو گئی ہے یہ۔"ان کا آخری جملہ شاید تائی امی کے لیئے تھا۔شانے اچکاتے ہوئے کائنات دھپ سے بیڈ پر گری اور تھوڑی ہی دیر میں وہ گہری نیند سو چکی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نین تارا کی جب آنکھ کھلی تب صبح کے نو بج رہے تھے۔کسلمندی سے اٹھ کر واشروم جاتے ہوئے اس نے شکر کیا تھا کہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہی سوئی تھی۔

اس نے کمرے کی کسی چیز پر توجہ نہیں دی تھی کیا ہے؟کیسا ہے؟کس کا ہے؟کیونکہ اس کو ایسا کوئی حق نہیں تھا

۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فریش ہو کر وہ جب روم سے باہر آئی تو میر شمس کو غیر آرام دہ حالت میں ان ہی خون آلود کپڑوں میں سوتے دیکھ کر اسے خود بھی کچھ بے چینی ہونے لگی۔اس بے چینی کی وجہ خون آلود کپڑے ہی تھے یا اور بھی کوئی رزن تھا۔سر جھٹک کر نین تارا نے ہر الٹے سیدھے خیال کو بھی ذہن سے جھٹکا اور اپنے دوپٹے کا کونا مروڑتے ہوئے سوچنے لگی کہ اب کیا کرے؟؟
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

میر شمس نہ ہوتا تو وہ سکون سے چائے بنا کر ایک بار پھر اپنے باپ کو روتی، لیکن میر شمس کی موجودگی اسے ڈسٹرب کر رہی تھی۔ ابھی وہ کیا کروں کیا نہ کروں کی الجھن میں ہی تھی جب ٹیبل پر دھرا میر شمس کا فون چیخنے لگا۔ میر شمس جھٹکے سے اٹھا تھا۔ ایک خالی سی نظر نین تارا پر ڈال کر کال ریسیو کی اور دوسری طرف کی بات سن کے تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس سے پہلے نین تارا کچھ سمجھتی وہ اس کے پہلو سے ہوتا اپنے کمرے میں گھس گیا اور دس منٹ بعد جب واپس لوٹا تب اس کے کپڑے چینج تھے اور منہ بھی دھلا ہوا تھا۔ ایک بار پھر وہ نین تارا کو چند ضروری ہدایات کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور پیچھے ہونق سی منہ کھولے کھڑی نین تارا یہ سوچ کر ہی شرمندہ ہو گئی کہ وہ میر شمس کے کمرے میں سوتی رہی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

میر شمس نے اب جا کے شہریار کا واضع چہرا دیکھا تھا۔خون میں لت پت ہونے کی وجہ سے وہ پہلے اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا اور اب جب دیکھ لیا تھا تو یہ اعتراف بھی کر لیا تھا کہ وہ چہرا ایک بہت خوبصورت چہرا تھا، جو چوٹوں اور زردی گھلے ہونے کے باوجود خوبصورت ہی لگ رہا تھا۔

پشت پر ہاتھ باندھ کر وہ خاموش نظروں سے شہریار کا بے ہوش وجود دیکھے جا رہا تھا جب فون کی گھنٹی پر وہ چونک پڑا۔دوائیاں سیٹ کرتی نرس نے میر شمس پر ایک گھوری ڈالی تھی جسے میر شمس نے اگنور کر کے کال ریسو کر لی تھی۔

"ہاں بولو؟" سائڈ ہو کر وہ دھیمی آواز میں گویا ہوا۔

"میر سائیں ان سب کو فلیٹ میں پہنچا دیا ہے۔" دوسری طرف میر شمس کا خاص آدمی چمن تھا جو اسے نین تارا کے گھر والوں کے متعلق بتا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اور بابا سائیں، وہ حویلی میں ہی ہیں نا؟" شاہنواز شاہ کا ذکر کرتے ہوئے میر شمس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"جی میر سائیں، شاہ سائیں حویلی میں ہی موجود ہیں۔" چمن اس سوال اور انداز پر چونکا تھا لیکن ظاہر نہیں کیا۔

"اوکے، اور تم ہاسپٹل کب تک پہنچو گے؟"

"سائیں راستے میں ہوں، آدھے گھنٹے تک پہنچ جائو نگا۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" سنجیدگی سے کہہ کر میر شمس نے فون جیب میں ڈالا اور پلٹا پھر چونک گیا۔ ایک بار پھر شہریار کے خشک لب ہل رہے تھے۔ میر شمس پہلے بھی شہریار کی بات سمجھنے کی کوشش کر چکا تھا لیکن ناکام رہا تھا۔ ایک بار پھر میر شمس نے اپنا کان شہریار کے منہ کے قریب کیا تھا لیکن پلے کچھ نہیں پڑا تھا' ہاں لیکن شہریار کی آنکھ کے کناروں سے گرتے پانی نے اسے مضطرب ضرور کر دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہنہہ۔۔۔۔ روتے دھوتے کمزور مردوں سے نفرت ہے مجھے۔" دھیمی آواز میں میر شمس شاید خود سے ہی مخاطب تھا کیونکہ نرس تو جا چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ وہیں صوفے پر بیٹھ کر الجھن بھری نظروں سے شہریار کو دیکھنے لگا۔اسے یہ چہرا کہیں دیکھا دیکھا لگ رہا تھا۔

"کہاں دیکھا ہے میں نے اس چہرے کو؟کیا میں اس شخص سے پہلے بھی کبھی مل چکا ہوں؟"ایک بار پھر وہ شہریار کو گھورتے ہوئے اپنی یاداشت کنگھالنے لگا۔

نین تارا سے ملنے کے بعد سے ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ نین تارا کے سوا کسی کے بارے میں یوں سنجیدگی سے سوچے جا رہا تھا۔سر جھٹک کر اس نے پھر سے جیب سے فون نکالا اور کوئی نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگا لیا۔گھنی مونچھوں تلے چھپے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ رقصاں تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کھانا بنا رہی تھی جب فون کی بیل پر الجھتے ہوئے فون تک پہنچی۔یہ فلیٹ یہ فون اور فون کا نمبر بھی ظاہر سے میر شمس کا ہی تھا۔نہ جانے کس کی کال تھی،اٹھانی چاہیے یا نہیں؟کچھ دیر شش و پنج میں رہنے کے بعد اس نے فون اٹھا کر کان سے لگا لیا لیکن بولی کچھ نہیں۔

دوسری طرف سے میر شمس کی گمبھیر آواز ابھری تھی۔"نین؟"
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"جی۔۔۔۔"میر شمس کی آواز سن کر نین تارا نے اپنے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے چھوڑ کر اپنا لہجہ روکھا کر لیا۔

"کیسی ہو؟ کیا ہو رہا ہے؟"میر شمس کا انداز دوستانہ تھا جو نین تارا کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"یہ پوچھنے کے لیئے فون کیا ہے آپ نے؟"کیا بات تھی نین تارا کی، جس کے گھر میں کھڑی تھی، اسی پر بھڑک بھی رہی تھی۔

"نہیں نہیں، یہ پوچھنے کی ضرورت واقعی نہیں تھی مجھے۔ میں جانتا ہوں تم بہت پیاری ہو۔"دوسری طرف میر شمس کی ڈھٹائی بھی مثالی تھی۔ نین تارا نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلا کر فون کو گھورا پھر فون کریڈل پر پٹخ کر واپس کچن کی طرف جانے لگی جب ایک بار پھر فون نے چیخنا شروع کر دیا۔ نین تارا نے گھبرا کر بیڈ رومز کی طرف دیکھا جہاں اس کی اماں اور بہن بھائی آرام کر رہے تھے۔ پھر ناچار فون اٹھا کر کان سے لگا لیا اور چبا چبا کر بولی"جی فرمایئے؟؟"

"اتنی عزت سے مت بات کیجیے، یہ نہ ہو میر سائیں سارے کام دھندے چھوڑ کر آپ کے دیدار کو پہنچ جائیں ۔"تصور کی آنکھ سے نین تارا کا غصے اور شرم سے لال پڑتا چہرا دیکھ کر میر شمس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"میر سائیں! آپ نے میری عزت بچائی یہ آپ کا احسان ہے میری ذات پر جو میں ساری زندگی یاد رکھونگی، لیکن بہتر ہے کہ آپ بھی یہ یاد رکھیں کہ میری عزت پر حملہ کیا کس نے تھا۔۔۔۔۔۔۔ تھوڑے وقت بعد میں اور میری فیملی یہاں سے چلے جائیں گے۔ اگر اپنی مجبوری دیکھتے ہوئے میں نے آپ کا احسان مان ہی لیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو مجھے ہراس کرنے کا حق مل گیا ہے۔ مجھے آپ کی یہ حرکتیں زہر لگ رہی ہیں ۔جو تھوڑی بہت عزت بنی ہے میرے دل میں آپکی، پلیز اسے قائم رہنے دیں۔" اپنی بات ختم کر کے نین تارا نے تھوڑی دیر انتظار کیا کہ شاید میر شمس آگے سے اسے کچھ بولے گا لیکن دوسری طرف مستقل خاموشی چھائی رہی تو نین تارا نے اپنی پیشانی سے، گھبراہٹ کے باعث پھوٹتا پسینا صاف کیا اور فون کریڈل پر رکھ دیا۔

"یا اللہ' میں کچھ زیادہ تو نہیں بول گئی؟" خود سے پوچھتے ہوئے وہ دوبارہ کچن کی طرف چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

رابطہ منقطع ہو جانے پر میر شمس نے بھی فون اپنے کان سے ہٹا کر پٹخنے والے انداز میں سامنے ٹیبل پر دھر دیا۔ اس کی کشادہ پیشانی سلوٹ زدہ ہو چکی تھی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

میر شمس نے شاید ہی زندگی میں کبھی کسی کی اتنی باتیں برداشت کی ہوں۔اس وقت بھی طبیعت کے برعکس نین تارا کی باتیں خاموشی سے سن لینے کی وجہ سے اس کی کنپٹیاں سلگنے لگی تھیں۔

"بہت برداشت کر رہا ہوں میں تمہاری فضولیات نین،لگائوں گا وقت آنے پر تمہارا دماغ ٹھکانے۔"غصے میں بڑبڑاتا وہ ایک اچٹتی نظر شہریار پر ڈال کے اپنی کنپٹیاں سہلانے لگا۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

""بابا سائیں۔۔۔۔۔بابا سائیں۔۔۔۔۔۔۔۔بابا سائیں۔۔۔۔۔"میر شمس حویلی کے بیچ و بیچ کھڑا چلا رہا تھا۔بڑی وڈیرن اور شاہنواز سمیت سب ہی ہال میں پہنچ گئے تھے اور حیران نظروں سے غصے سے بپھرے میر شمس کو دیکھ رہے تھے۔البتہ شاہنواز شاہ کی آنکھوں میں کوئی حیرت نہیں تھی کیونکہ انہیں میر شمس کے غصے کی وجہ معلوم تھی۔ہاں لیکن شاہنواز شاہ کی آنکھوں میں وارننگ ضرور تھی۔جیسے وہ میر شمس سے کہہ رہے ہوں کہ "معاملہ ہم دونو تک ہی رکھو"!

میر شمس نے ان کا اشارہ سمجھتے ہوئے بھی نظر انداز کر دیا اور کچھ کہنے لگا تھا کہ عین اسی وقت اس کی نظر سیڑھیوں سے اترتی اپنی ماں پر پڑی۔سفید سادہ دوپٹا اچھی طرح اپنے گرد لپیٹے وہ ہمیشہ کی طرح مہربان،اداس
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

اور پر وقار لگ رہی تھیں۔۔۔۔میر شمس لب بھینچ کر رہ گیا۔شاہنواز شاہ نے میر شمس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو مطمئین کر کے مسکرا دیے۔اب انہیں یقین تھا میر شمس ان کے اور نین تارا کے بارے میں کسی کو بتانے والا نہیں تھا۔"اپنی ماں کے احساسات اور وقار کو لے کر بہت حساس تھا وہ۔۔۔۔میر شمس نے بے بس نظروں سے انوری بیگم کی طرف دیکھا جو اسے زبردستی صوفے پر بٹھا کر ملازم کو پانی لانے کا کہہ رہی تھیں۔

"کیا بات ہے میرو؟اس طرح اپنے بابا سائیں سے کیوں بات کر رہے ہو؟"

میر شمس نے جواب میں کچھ نہیں کہا اور بے دلی سے انوری بیگم کے ہاتھ سے گلاس لے کر پانی پینے لگا۔حویلی کے باقی افراد اشاروں سے ایک دوسرے سے سوال جواب کر رہے تھے۔

"ماما سائیں!"پانی کا گلاس خالی کر کے میر شمس نے مخاطب تو انوری بیگم کو کیا تھا لیکن نظریں بڑی وڈیرن اور شاہنواز شاہ کی طرف اٹھائی تھیں۔"ماما سائیں میں فیضان کی بیوہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔آپ نے دیکھا ہو گا اسے،وہ ایک بار حویلی بھی آئی تھی۔۔۔۔نین تارا نام سے اس کا۔"نین تارا کا نام لیتے ہوئے میر شمس کا لہجہ میٹھا سا ہو گیا تھا،جو سب نے ہی محسوس کیا تھا۔

دوسری طرف جہاں شاہنواز شاہ مٹھیاں بھینچ گئے تھے وہیں بڑی وڈیرن کی برداشت بھی ختم ہو گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تجھے یہ بات سمجھ کیوں نہیں آتی میر شمس۔۔۔۔وہ ہمارے خادم کی بیوہ ہے ہماری خادمہ ہی کی جگہ ہے۔اب شاہ لوگ اپنی نوکرانی کو بہو بنائیں گے۔ارے برادری میں نظر اٹھانے کے قابل نہیں رہیں گے ہم لوگ۔" بڑی وڈیرن کے جاہ و جلال کو دیکھتے ہوئے اس بار کسی نے چوں تک نہیں کی تھی لیکن حیران پریشان نظریں میر شمس کے چہرے پر ہی جمی تھیں۔

کیا واقعی یہ میر شمس کا معیار تھا؟

وہ میر شمس جو حویلی کی ہی دو لڑکیوں کو ریجیکٹ کر چکا تھا، حتی کہ ایک مشہور و معروف بزنس ٹائیکون کی خوبصورت طرح دار پڑھی لکھی بیٹی، جو سو جان سے میر شمس پر فدا ہو چکی تھی۔وہ بھی جس کے معیار پر پوری نہ اتری تھی۔اس وقت ایک نوکر کی بیوہ کے لیئے بڑی وڈیرن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔

بڑا گرا ہوا معیار تھا میر شمس کا۔بہت سے لوگوں نے نخوت سے سوچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دادی سائیں ! یاد رکھیں کہ ضد میں 'میں آپ پر ہی پڑا ہوں۔شادی میں نین تارا ہی سے کروں گا یہ میرا فیصلہ ہے، جس سے میں نے آگاہ کیا ہے نا کہ الٹے سیدھے طعنے یا مشورے مانگے ہیں۔ آپ لوگ شادی میں شریک ہونا چاہیں تو ضرور ہوں، نہ ہونا چاہیں تو بھی آئی ڈونٹ کیئر۔بتانے کا مقصد یہی ہے کہ حویلی والے خود کو تیار رکھیں، اسی حویلی میں لائو نگا میں نین تارا کو۔" ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتا وہ بڑی وڈیرن اور شاہنواز شاہ کی طرف ایک ناگوار جتاتی ہوئی نظر اچھالتا حویلی سے نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

پیچھے بڑی وڈیرن نے غضبناک نظروں سے شاہنواز شاہ کی طرف دیکھا اور بھڑک کر بولیں "شاہ اگر ایسا ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔ وہ لڑکی اس حویلی میں آئی تو میں یہاں سے چلی جائو نگی۔" ان کی دھمکی پر شاہنواز شاہ مٹھیاں بھینچ کر بولے "اماں سائیں آپ کیوں جائیں گی، انوری تم سمجھالو اپنے لاڈلے کو، اگر وہ لڑکی اس حویلی میں آئی تو تم جانے کی تیاری کر لینا۔" اس دھمکی پر انوری بیگم سر ہلا کر رہ گئیں۔ ان کے چہرے پر کوئی افسوس نہیں تھا کیونکہ یہ دھمکی پہلی بار ہر گز نہیں دی گئی تھی۔ شادی کے بعد سے ہر چھوٹی بڑی بات پر اتنی بار یہ دھمکی انھیں دی گئی تھی کہ اب تو اثر ہی چھوڑ چکی تھی۔ شروع شروع میں وہ بہت خوفزدہ ہو گئی تھیں اس دھمکی سے لیکن گزرتے وقت کے ساتھ انھیں اندازہ ہو گیا کہ شاہنواز شاہ چاہ کر بھی انھیں اپنی زندگی سے بے دخل نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کے والد بڑی وڈیرن کے اکلوتے لاڈلے بھائی تھے اور بے شمار دولت اور زمینیں تھیں ان کی ملکیت میں۔ اور انوری بیگم ان کی اکلوتی لاڈلی بیٹی اور دو بھائیوں کی عزیز از جان بہن تھیں۔ اور ان کی ایک نند ان کی وٹے سٹے کے نتیجے میں ان کی بھابی بھی بن چکی تھی۔

رشتوں کے احساس میں نہ سہی دولت کے لالچ میں ہی سہی، اس معاملے میں شاہنواز شاہ بے اختیار تھے۔

www.kitabnagri.com

گہری سانس بھر کر انوری بیگم نے ذہن پر زور دیا اور نین تارا کا چہرا یاد کرنے لگیں۔ فیضان تو خیر ان کے سامنے بڑا ہوا تھا سو فیضان انھیں اچھی طرح یاد تھا۔

پھر سارا دن نین تارا کے بارے میں سوچتے سوچتے اچانک ہی چھم سے ان کی نظروں میں ایک اجلا اجلا سا چہرا آن لہرایا۔

Posted on Kitab Nagri

انھیں یاد آیا وہ نین تارا سے ملی تھیں اور پھر دو دن تک اس کی خوبصورتی کو دل ہی دل میں سراہتی رہی تھیں۔

"تو میر وایسے ہی دیوانہ نہیں ہو رہا۔" نرم سے مسکراہٹ کے ساتھ بڑبڑاتے ہوئے وہ ایکدم یہ سوچ کر پریشان ہونے لگیں کہ بڑی وڈیرن اور شاہنواز شاہ' نین تارا کو میر شمس سے دور کرنے کے لیئے کیا چال چلیں گے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات کو گھر واپس آئے آٹھ دن ہو چکے تھے۔ان آٹھ دنوں میں وہ بہت بار نوٹ کر چکی تھی کہ گھر کے بڑے آپس میں کسی بحث میں لگے ہوتے اور اسے دیکھتے کے ساتھ چپ کر جاتے اور اشاروں کنایوں میں ایک دوسرے کو خاموش رہنے کو کہتے۔ایسی کونسی بات تھی جو اس سے چھپائی جا رہی تھی بہت دماغ لڑانے کے بعد بھی کائنات سمجھنے سے قاصر تھی۔اور اسے اس کی سنگدلی کہیں یا کیا کہیں کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ زینیہ کے گھر گزارے وقت سمیت شہریار کو بھی بھولتی جا رہی تھی۔اس کی پہلے سی روٹین شروع ہو چکی تھی، اپنی زندگی میں آنے والی اتنی بڑی تبدیلی کو وہ صرف ایک بھولا بسرا خواب سمجھ کر فراموش کر رہی تھی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

اس وقت کائنات لان میں ڈائجسٹ لیئے تنہا بیٹھی تھی کیونکہ موسم بہت زبردست تھا جبکہ گھر کے باقی افراد اپنے اپنے کمروں میں بند دوپہر کی نیند لے رہے تھے جب گیٹ پر ہونے والی دستک پر وہ منہ بناتی ہوئی گیٹ کی طرف بڑھ گئی اور عادتاً پوچھنے کی زحمیت کیے بغیر گیٹ کھول دیا لیکن سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا لیکن جلد ہی اس نے خود کو سنبھال لیا اور ہونق سے انداز میں مسکرا دی۔

"زبیر بھائی۔۔۔۔اسلام علیکم۔"سلام کر کے کائنات نے پیچھے ہو کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا، کائنات کے چہرے پر گھبراہٹ واضع تھی۔

"وعلیکم سلام، تم کائنات ہو نا؟"زبیر کے لہجے میں محسوس کن اشتیاق تھا جس نے کائنات کو گڑبڑا دیا تھا۔وہ جواباً کچھ کہے بغیر سر ہلاتی'زبیر کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کب لوٹے امریکہ سے ؟"لائونج میں پہنچ کر کائنات نے یونہی بات برائے بات پوچھ لیا۔اپنے بچپن کی ایک بے وقوفی کی وجہ سے وہ زبیر سے نظریں ملانے سے کترا رہی تھی۔۔۔۔۔اور زبیر جو کائنات کے شعاعیں بکھیرتے دودھیا چہرے کو ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا نظروں کا رخ بدلے بغیر اپنا سر اثبات میں ہلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات نے آنکھیں سکیڑ کر دوپل کے لیئے زبیر کو گھورا۔وہ سوال پوچھ رہی تھی اس کی امریکہ سے واپسی کے بارے میں اور وہ صاحب سرہاں میں ہلا رہے تھے۔یعنی زبیر نے اس کا سوال سنا ہی نہیں تھا،اور اگر سنا تھا تو سمجھا نہیں تھا۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں زبیدہ چچی کو بلا کر لاتی ہوں۔"اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ چچا چچی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور سوچنے لگی "یہ زبیر صاحب پہلے تو اچھے بھلے ہوا کرتے تھے اب اتنے عجیب کیوں ہو رہے ہیں۔"

چوتھی دستک پر زبیدہ چچی نے دروازہ کھولا اور نیند بھری نظروں سے اسے گھورنے لگیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زبیر بھائی آئے ہیں چچی!"کائنات ان کی گھوری پر دگنا گھورتے ہوئے بولی۔

"ہیں زبیر آگیا؟کہاں ہے وہ؟لائونج میں ہو گا۔مجیب اٹھیں،زبیر آگیا ہے۔"زبیدہ چچی اپنے بھائی کی آمد پر بہت خوش لگ رہی تھیں اور اب گہری نیند سوتے چچا کا شانہ ہلا کر انھیں جگا رہی تھیں۔کائنات آنکھیں گھماتے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب زبیدہ چچی نے اسے زبیر کے لیئے چائے وغیرہ کا انتظام کرنے کے لیئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات اس فرمان پر حیران رہ گئی تھی، پہلے تو زبیدہ چچی کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ زبیر اور اس کا معمولی سا آمنا سامنا بھی نہ ہو۔ اور اب۔۔۔۔۔

"مجھے خطرے کی بو آ رہی ہے بڑی زوردار۔" لائونج سے گزر کر کچن کی طرف جاتے ہوئے کائنات نے زبیر کی مسکراہٹ بلکل نظر انداز کرتے ہوئے سوچا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شاہنواز شاہ اپنے ڈیرے پر بیٹھے حقہ گڑ گڑا رہے تھے جب ان کا خاص آدمی مختار وہاں چلا آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شاہ سائیں اس لڑکی کا پتا چل گیا ہے۔" مختار نے دانت نکوس کر بتایا اور پھر چپ ہو کر سسپینس پھیلانے کی کوشش کی۔

"اب آگے بتائے گا یا تیری زبان پکڑ کر باہر نکالوں؟" شاہنواز کو اس کا خاموش ہونا زرا نہیں بھایا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"جج جی جی سائیں، میر سائیں نے جو نیا فلیٹ خریدا ہے' وہیں پر اس لڑکی اور اس کے سارے ٹبر کو رکھا ہے۔"

اس اطلاع پر شاہنواز شاہ کے چہرے پر بڑی خطرناک ناگواری لہرائی تھی۔ "گاڑی نکال مختار، پچھلی بار کی طرح اس بار بھی میرو راہ میں آجائے' یہ ضروری تو نہیں۔" شاہنواز شاہ کے عزائم خطرناک لگتے تھے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ماں باپ دونو کے ساتھ ہی دنیا چلے جانے نے اسے بلکل تنہا کر دیا تھا۔ پھر تائی امی اور چچی بڑی ہتھ چھٹ واقع ہوئی تھیں، روٹیوں پر پلنے کا تانہ تو عام تھا۔ بچپن سے ہی وہ منہ پھٹ تو تھی لیکن ساری زبان درازی صرف اپنی کزنز کے لیئے تھی۔ گھر کے بڑوں سے تو وہ سخت خوفزدہ رہتی تھی بچپن میں۔

Posted on Kitab Nagri

پھر جب وہ ٹین ایج میں داخل ہوئی تب جذبات واحساسات بھی بدلنے لگے۔ان ہی دنوں زبیدہ چچی کا ڈائجسٹ اس کے ہاتھ لگا جسے اس نے بے دھیانی میں پڑھنا شروع کر دیا، لیکن ارے یہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تو ایک الگ ہی دنیا تھی، چلتے پھرتے بلتے گنگناتے روتے ہنستے بے شمار اندیکھے کردار۔ جنہیں وہ دیکھے بغیر دل سے محسوس کر رہی تھی۔ان کے رونے پر رو پڑتی اور ہنسنے پر ہنس دیتی۔

پھر کیا تھا!دن رات صبح شام بھلائے وہ صرف ڈائجسٹ پر ڈائجسٹ پڑھتی رہتی۔جو پرانے ڈائجسٹ زبیدہ چچی نے ردی میں بکوانے لیئے رکھے تھے وہ ڈائجسٹ بھی چچی سے خوب مار کھا کر'رو دھو کر بالآخر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

زبیدہ چچی سے زیادہ اب اسے ڈائجسٹ کا انتظار رہنے لگا، ایسی کہانیاں جو اسے تلخ حقیقت سے دور لیجاتی تھیں۔ ان کا اسے نشہ لگتا جا رہا تھا۔پھر ایک شب اس نے ایک لڑکی دیکھی!دیکھی اس لیئے کہ وہ ناولز پڑھتی نہیں تھی ساتھ ساتھ ڈرامے کی صورت دیکھتی بھی رہتی تھی۔۔۔۔وہ لڑکی بلکل اس کی طرح اپنی مامی کے ظلم وستم سہتی رہتی، معصوم سی نازک سی چپ چاپ خود پر ظلم وستم سہتی وہ ہیروئین کائنات کو بلکل اپنے جیسی لگی۔اس ہیروئین پر ہونے والے مظالم پر تو کائنات میڈم چیکو پہکو روئی تھیں۔اس ہیروئین کے تصور میں اس نے فوراً خود کو ڈھال لیا تھا لیکن سوال یہ اٹھتا تھا کہ اس ہیروئین کا لندن پلٹ ہیرو جو ہیروئین کے تمام دُکھ درد ہیروئین سے دور کر کے اسے اپنے ساتھ'اس ظالم سماج سے دور لے گیا تھا۔کائنات اس ہیرو کی جگہ کسے سوچے؟

اپنے اس سوال کے جواب میں کائنات کی نظروں میں خوش شکل فرینڈلی سے زبیر کا سایہ لہرایا جو امریکہ میں رہتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

)دراصل چچی کے والدین میں طلاق ہوگئی تھی۔ والدہ امریکن تھیں اور زبیر ان کے دوسرے شوہر سے تھا۔ سوتیلا بھائی ہونے کے باوجود بھی زبیدہ بیگم اسے بہت چاہتی تھیں۔ کیونک ایک تو زبیر ان سے چھوٹا بہت تھا۔ دوسرا ان کا کوئی اور بہن بھائی بھی نہیں تھے۔ پھر امریکن پلٹ بھائی ک لے کر وہ سارے جہان میں اترا بھی سکتی تھیں۔(

زبیر ہر سال دو سال بعد پاکستان آتا اور کچھ دن زبیدہ چچی کے گھر رہ کر چلا جاتا۔ وہ فطرتاً لا ابالی اور دوستانہ تھا، گھریل سیاستوں اور رنجشوں کے بارے میں وہ کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ اسی لیئے کائنات سے بھی دوستانہ تھا۔ بلکہ باقی سب کے رویے کو دیکھتے ہوئے وہ کائنات کا تھوڑا زیادہ خیال رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔

اکیس سالہ زبیر ان دنوں پاکستان ہی آیا ہوا تھا جب کائنات نے اپنے جیسی لڑکی پر مبنی ناول پڑھا تھا۔ زین اتنا وجیح تو نہیں تھا، جتنا اس ناول کا ہیرو۔۔۔۔ لیکن امریکہ پلٹ تو تھا نا، پھر اس کا خیال بھی رکھتا تھا۔

بس پھر کیا تھا، کائنات اسے اپنا ہیرو سمجھنا شروع کر دیا۔ زبیر کی ہر مہربانی پر اس کا دل نئ دھن سے دھڑکنے لگا ۔وہ سمجھنے لگی کہ زبیر بھی ایک دن ساری دنیا سے لڑ کر اسے اپنے ساتھ لیجائے گا۔ اسی نادانی میں پندرہ سالہ کائنات نے الٹا سیدھا محبت نامہ لکھ کر زبیر کو دے دیا جو امریکہ واپسی کے لیئے ایئرپورٹ جانے کی تیاری کر رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات نے خواہش کی تھی کہ اس کاغز پر موجود تحریر 'زبیر امریکہ پہنچ کر ہی پڑھے۔زبیر سمجھا شاید کائنات کے بھی باقی سب کی طرح سامان وغیرہ کی لسٹ دی ہو گی۔

لیکن جب اس نے امریکہ پہنچ کر فرصت سے وہ لیٹر پڑھا تو دنگ رہ گیا۔ نظروں میں ٹین ایج میں عموماً نکلنے والے دانوں مہاسوں سے بھرا پندرہ سالہ کائنات کا چہرا لہرایا تو جھرجھری لے کر رہ گیا۔تب زبیر نے فوراً پاکستان فون کھڑکایا اور زبیدہ بیگم کو کائنات کے لو لیٹر کی بابت سب بتا کر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بھی کر دیا۔اور زبیدہ چچی نے اس بات کو بڑھا چڑھا کر سارے خاندان میں مشہور کر دیا کہ "کائنات کے چلن ٹھیک نہیں، اتنی سی عمر میں ان کے بھائی کو محبت نامہ دے دیا ہے۔"کائنات کا کردار ان ہی دنو مشکوک سا ہو گیا۔جو مار دھاڑ تایا او اور چچا سے پڑی وہ الگ، ہر روز ملنے والے طعنے الگ۔

پھر سال دو سال بعد سب نے اس بات پر چپ ہونا بہتر سمجھا۔کیونکہ کائنات کے کردار پر لگنے والا داغ ان کے پورے چھر کو اور ان سب کی پرورش کو مشکوک کر سکتا تھا۔(ہاں لڑائی جھگڑے کی صورت میں اب بھی کزنز وغیرہ طعنے ضرور مار دیا کرتی تھیں(

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس واقعے کے دو سال بعد پھر سے زبیر پاکستان چلا آیا تھا"تب زبیدہ بیگم نے اس تمام عرصے کائنات کو کمرے میں بند ہو جانے کا حکم دے دیا تھا۔کائنات خود بھی اس سب کے بعد زبیر سے چڑنے لگی تھی اور اس کا سامنا کرنے سے کترا رہی تھی۔دس سال پہلے رونما ہوئے اس ناخوشگوار واقعے کے بعد کائنات اور زبیر آج اچانک روبرو ہوئے تھے۔جب ہی کائنات کی فیلنگز عجیب تھیں۔اس وقت کچن میں چائے وغیرہ کا انتظام کرتے ہوئے

Posted on Kitab Nagri

وہ لائونج سے آنے والی ہنسی قہقہوں کی آوازیں سن رہی تھی اور سوچ رہی تھی، چچی نے آخر کیوں بطور خاص اسے ہی چائے وغیرہ سرو کروانے کا حکم دیا ہے؟ وجہ کیا ہے اس خطرناک قسم کے آرڈر کی؟؟؟

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اماں کو یخنی سرو کرواتے ہوئے نین تارا میر شمس کے بارے میں ہی سوچے جا رہی تھی۔ اس دن کی کال کے بعد میر شمس نے نہ دوبارہ کوئی کال کی تھی اور نہ ملنے ہی آیا تھا۔ چلو ملنے نہ آنا تو اچھا ہی تھا لیکن کال بھی نہ کرنا اسے کسی خطرے کا سائن لگ رہا تھا۔ جہاں تک نین تارا نے میر شمس کو جانا تھا' اسے میر شمس ایک اچھا انسان لگا تھا جو بھٹکا ہوا تھا۔ لیکن اب اتنا بھی اچھا نہیں تھا وہ۔۔۔۔۔۔۔نہ جانے یہ خاموشی کس طوفان کا پیش خیمہ تھی!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مجھے چمن سے میر سائیں کے بارے میں پوچھنا چاہیے؟" نین تارا اپنے خیال پر گڑبڑا گئی۔ "کیا مصیبت ہے نین تارا؟ میر سائیں بات کریں تو بھی اندیشے، نہ کریں تو بھی خدشے کم نہیں ہوتے تمہارے۔" خود کو گھرکتے ہوئے نین تارا اماں سے خالی پیالہ لے کر کچن میں جا رہی تھی جب دروازے پر دستک ہونے لگی۔ کائنات نے یہی سوچا کہ شاید چمن آیا ہو وہ راشن لے کر جو کائنات نے اس سے منگوایا تھا' اس لیئے کائنات نے بغیر پوچھے
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بے دھیانی میں دروازہ کھول دیا لیکن سامنے کھڑے شاہنواز شاہ کو دیکھ کر اس کا رنگ اڑ گیا تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی شاہنواز کا زوردار تھپڑ اس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔

"ذلیل لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!" شاہنواز شاہ کے منہ سے گالیوں کا طوفان نکل رہا تھا اور ساتھ ہی وہ بے دردی سے نین تارا کو پیٹ بھی رہے تھے۔ نین تارا کے باقی بہن بھائیوں کو شاہنواز شاہ کے باقی آدمیوں نے گن پوائنٹ پر قابو کر لیا تھا۔ اماں شور سن کر دوپٹے سے نقاب کیے چیخیں مارتی وہاں بھاگی آئی تھیں اور برابر شاہنواز شاہ کو گالیوں اور بدعائوں سے نواز رہی تھیں، لیکن فلحال یہ بدعائیں بے اثر تھیں۔

جب شاہنواز شاہ نین تارا کو مار پیٹ کر ادھ مرا کر چکے تب مختار کو اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالنے کا حکم دیا، ان کے اس حکم پر تو اماں کے پیروں تلے سے زمین ہی سرک گئی۔ وہ سر پر تنی گن کی نال کی پروہ کیے بغیر آگے بڑھیں اور شاہنواز شاہ کے پیروں کو پکڑ کر گڑگڑانے لگیں۔ لیکن شاہنواز شاہ نے اماں کو ایک زوردار ٹھوکر مار کر دور کیا اور اماں کو اپنی باقی بیٹیوں کی فکر کرنے کا کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ جب نیچے پہنچے تو دیکھا کہ ان کے دو آدمی چمن کی درگت بنا رہے ہیں۔ انہوں نے چمن کی طرف ایک غصے سے بھری نگاہ ڈالی اور اپنے آدمیوں کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہتے خود بھی گاڑی میں سوار ہو گئے۔

Posted on Kitab Nagri

دوسری طرف جان بچ جانے پر چمن نے شکر ادا کیا اور بغیر اپنے درد اور چوٹوں کی پرواہ کیے جیب سے فون نکال کر میر شمس کا نمبر ملایا۔

دوسری طرف میر شمس جو انوری بیگم کو ساتھ لیئے نین تارا سے ہی ملوانے لا رہا تھا' چمن کی اس اطلاع پر خالی سا رہ گیا۔ لیکن یہ خالی پن صرف ایک پل کا تھا' اگلے ہی پل وہ چیخ چیخ کر چمن سے تمام حالات سنتا پریشان سی قریب آ کھڑی ہوئی انوری بیگم کا شانہ دبا کر گہری گہری سانسیں بھرتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف دوڑ پڑا۔ اسے کھلی فضاء میں بھی سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

میر شمس کا ارادہ تھا کہ نین تارا کی اماں کی عدت ختم ہونے پر نین تارا سے شادی کر لیگا۔ اس کی اپنی ماں راضی تھی، حویلی کے اور کسی فرد کی میر شمس کو پرواہ بھی نہیں تھی۔ مگر۔۔۔۔۔۔۔۔ گاڑی فل اسپیڈ سے بھگاتے ہوئے میر شمس کو احساس نہیں ہوا تھا اس کی آنکھ سے ایک آنسو چپکے سے نکل کر اس کے اجرک میں جذب ہو گیا تھا۔

اس کا باپ کتنا ظالم تھا' میشمس کو اس بات کا اچھی طرح علم تھا۔ اس کے ہر ظلم و جبر پر وہ شاہنواز شاہ کے ساتھ ہی تو ہوتا تھا!

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

آج اسے ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونا تھا، اگرچہ ڈاکٹرز کا خیال تھا کہ ابھی اسے ہاسپٹل میں ہی رہنا چاہیے 'لیکن شہریار کی طبیعت یہ گوارا نہیں کر رہی تھی کہ کسی اجنبی کی جیب پر بوجھ بنا ہاسپٹل میں پڑا رہے۔ وہ گھر جا کر اپنا خیال خود رکھ سکتا تھا۔ پھر شہریار کو ایک امید یہ بھی تھی کہ جب وہ کائنات کو فون کر کے اپنے ایکسڈنٹ کا بتائے گا تو کائنات اس کی فکر میں بھاگی چلی آئیگی۔ کائنات کے خیال پر وہ دھیرے سے مسکرا دیا، اس کی آواز سننے کی خواہش نے دل میں شدت سے اٹھایا تھا۔ لیکن اس کا فون بھی ایکسڈنٹ کے ہی مقام پر کہیں گرا رہ گیا تھا ۔

اب شہریار جھنجلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔ چمن آج اسے اس کے فلیٹ میں چھوڑ آنے والا تھا، صبح سے شام ہو گئی تھی لیکن اس کا کچھ اتا پتا ہی نہیں تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے وارڈ بوئے سے دس منٹ کے لیئے اس کا فون مانگا، جو ناک بھوں چڑھا کر وارڈ بوئے نے دے دیا۔ جلدی جلدی کائنات کے گھر کا نمبر ڈائل کیا جو کائنات نے وقتِ رخصت اسے اس کے مانگنے پر دیا تھا۔ نہ جانے دوسری طرف فون کون اٹھائے، شہریار دھڑکتے دل کے ساتھ وارڈ بوئے کی جھنجلائی نظروں پر جذبز ہو رہا تھا جب دوسری طرف سے زنانہ کرخت آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"ہیلو کون؟"

Posted on Kitab Nagri

شہریار کا منہ بن گیا اور اس نے بغیر کچھ کہے کام کاٹ کر وارڈ بوائے کا فون اسے تھما دیا۔ وارڈ بوائے کے جانے کے بعد وہ خود بھی خود ہی اپنے فلیٹ جانے کا سوچ کر بیڈ سے اسٹک کے سہارے اتر رہا تھا جب روم کا دروازہ کھول کر چمن اندر انٹر ہوا۔ اس کے ٹوٹے ہاتھ اور سر پر لپٹی پٹی دیکھ کر شہریار چونکا تھا۔

اپنی ناک پر لپٹی پٹی کی وجہ سے چمن کافی فنی لگ رہا تھا جب ہی شہریار کے پیٹ میں گدگدی ہوئی۔ "کیا یار، ڈیڈی بننے کی عمر میں ممی بنی گھوم رہے ہو۔"

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے سائیں؟" چمن نے گھور کر سر تا پا پٹیوں میں جکڑے شہریار کو دیکھا تو شہریار خود پر ایک نگاہ ڈال کر ڈھٹائی سے ہنس دیا۔

"اس حالت میں تم ڈرائیو کیسے کرو گے؟" گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے شہریار نے الجھ کر چمن سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گاڑی میں ڈرائیور موجود ہے سائیں۔" چمن کی اطلاع پر وہ سر ہلا گیا۔ پھر گاڑی میں بیٹھ کر چمن سے اس کی چوٹوں کی بابت پوچھا جس پر وہ ٹھنڈی سانس بھرتا گویا ہوا۔

"شاہ سائیں کے چیلوں کا کمال ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم تو خود شاہ سائیں کے چیلے نہیں ہو؟" شہریار حیرانی سے گویا ہوا۔ اس نے ابھی تک میر شمس کو دیکھا نہیں تھا ۔ ہوش میں آنے کے بعد سے وہ چمن کو ہی اپنی دیکھ بھال کرتے دیکھ رہا تھا۔ ہاں لیکن چمن سے میر شمس کی بابت سن بہت چکا تھا۔

"اوہو سائیں! میں میر سائیں کا خاص بندہ ہوں، شاہ سائیں تو میر سائیں کے بابا سائیں ہیں۔" سائیں سائیں کی اتنی گردان پر شہریار کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ وہ سر ہلا کر کھڑکی سے باہر تیزی سے گزرتے مناظر دیکھنے لگا ۔

کائنات کا فون بھی زینیہ کے گھر رہ گیا تھا اور اب اس کا اپنا فون بھی کھو گیا تھا۔ اور دل تھا کہ ایک بار اس ظالم حسینہ کی آواز سننا چاہتا تھا۔ کچھ سوچ کر شہریار نے چمن سے فون خریدنے کی بات کی جس پر چمن سر ہلاتا ڈرائیور کو ہدایات دینے لگا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"تو پھر کیا سوچا ہے تم نے زبیر ؟تم دو بچوں کے باپ ہو ماشاءاللہ۔کائنات سے بہتر لڑکی ایسے میں تمہیں نہیں مل سکتی۔مالی حالات تمہارے خراب چل رہے ہیں۔کائنات کے نام جو زمین ہے اس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔تم زمین کا آدھا پیسا لے کر تھوڑا لون وغیرہ بینک سے لو'اور وہ بحریہ والا گھر حاصل کر لو۔لیکن یاد رکھنا آدھے پیسے پر تمہارے بہنوئی کا حق ہے۔ہماری بھی بیٹیاں بڑی ہو رہی ہیں،ان کے فیوچر کو لے ڈھیروں تیاریاں کرنی ہیں اور ہاتھ بلکل خالی ہیں۔"زبیدہ چچی مسلسل زبیر کو کنوینس کرنے کی کوشش کر رہی تھیں،دوسری طرف زبیر پہلے سے راضی تھا لیکن سوچنے سمجھنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔

اسے صرف کائنات سے مطلب تھا۔پہلی ہی نظر میں وہ کائنات کے حسن کا دیوانہ ہو گیا تھا۔اسے کب اندازہ تھا کہ کیل مہاسوں سے بھرے چہرے اور دو چوٹیاں باندھنے والی وہ بچی بڑی ہو کر ایسی قیامت ڈھائے گی۔اب وہ پچھتا رہا تھا کہ کیوں آخر اس لولیٹر کے بارے میں پاکستان میں شکایت لگا دی تھی۔چپ رہتا،اگنور کر دیتا کائنات کا بچپنہ سمجھ کر،یا کائنات کو پرسنلی سمجھا بجھا دیتا تو کائنات آج اس سے اتنی روڈ نہ ہوتی۔زبیر کو یاد آیا کائنات نے اس کی کسی بھی بات کا سیدھے منہ جواب نہیں دیا تھا۔اور وہ کائنات کے رویے کی وجہ اس ہی دس سال پہلے ہونے والے ناخوشگوار واقعے کو سمجھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب اسے مطلب تو صرف کائنات سے تھا لیکن اگر ساتھ ہی تگڑی سی رقم بھی آ رہی تھی تو برا کیا تھا؟

کچھ دیر سوچ بچار کی اداکاری کرنے کے بعد زبیر نے حامی بھر لی تھی۔زبیدہ بیگم نے آگے بڑھ کر اس کا سر چوما اور خوشی خوشی یہ خبر مجیب چچا تک پہنچانے بھاگیں۔

Posted on Kitab Nagri

اتنی اچھی تو وہ بھی نہیں تھیں کہ زمین کی آدھی قیمت زبیر کو پکڑا دیتیں۔ زبیدہ بیگم نے زبیر کو زمین کی اصل قیمت سے کافی کم قیمت بتائی تھی، اس طرح زبیر کو زمین کا چالیس فیصد اور انہیں ساٹھ فیصد مل سکتا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ڈنر کے بعد سب کا لانگ ڈرائیو کا پلان بنا تھا، بھائی تو زبیر زبیدہ بیگم کا تھا لیکن شروع سے ہی کیونکہ وہ سب کے لیئے امریکہ سے تحائف لیئے آتا تھا اس لیئے تایا ابو اور تائی امی سمیت سب ہی کا منظور نظر تھا وہ۔

تایا ابو اور تائی امی نے ساتھ جانے سے معذرت کر لی تھی جبکہ چچا اور چچی خوشی خوشی راضی ہو گئے تھے۔ آگے پیچھے دو گاڑیوں میں بھر کر وہ سب لانگ ڈرائیو کے لیئے نکل پڑے تھے۔ کائنات کو یقین تھا کوئی اسے جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھے گا لیکن اس وقت کائنات کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب زبیدہ چچی نے اسے بطور خاص زبیر کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر بٹھا دیا۔ اس بات پر چچا کو کچھ اعتراض ہوا تھا لیکن چچی نے انہیں سنبھال لیا تھا۔ ڈرائیونگ کے دوران زبیر نے اس سے باتیں کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کائنات سپاٹ انداز میں ہوں ہاں کر کے اسے چپ کروا گئی تھی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

دس سال پہلے ہونے والا وہ واقعہ الگ، اس وقت کوئی اور احساس بھی تھا جو اسے زبیر سے فری نہیں ہونے دے رہا تھا۔ شاید یہ احساس "کہ وہ کسی کے نکاح میں ہے، کسی کی امانت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور چچی کا رویہ بھی کائنات کو چونکا رہا تھا۔ وہ بچی تو نہیں تھی، سب سمجھ رہی تھی۔ مگر اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ چچی کو آخر اچانک اس میں کونسے ہیرے موتی جڑے نظر آگئے ہیں جو اسے اپنے لاڈلے بھائی کے ساتھ فٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

ان سب سوچوں نے کائنات کے دماغ میں اُدھم مچا رکھا تھا جو کائنات نے گاڑی سے نکل کر سمندر کی گیلی ریت پر چہل قدمی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے قطعی انکار کو سن کر چچی کو غصہ تو بہت آیا تھا لیکن زبیر کے اشارے پر برداشت کر گئیں۔ "کافی پیو گی کائنات؟"

زبیر نے گاڑی کی کھڑکی میں جھک کر پوچھا۔ کائنات نے نفی میں سر ہلا دیا لیکن زبیر پھر بھی "دس منٹ میں لایا" کہہ کر وہاں سے چل دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کوفت سے کائنات اپنی انگلیاں چٹخانے لگی جب اگلے ہی پل اس کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔ کھلی کھڑکی کے ساتھ چپکی کھڑی وہ ہچکیوں سے روتی لڑکی اس سے مدد کی التجا کر رہی تھی، اور بار بار پیچھے کی طرف دیکھ رہی تھی، شاید کوئی اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ کائنار خود اس وقت اکیلی تھی وہ کیا مدد کرتی اس لڑکی کی۔ لیکن اس لڑکی کی التجائوں میں کوئی بات تو تھی جو کائنات نے بے اختیاری میں گاڑی کا دروازہ کھول دیا تھا۔ وہ لڑکی تیزی سے گاڑی کے

Posted on Kitab Nagri

اندر آکر سیٹ کے بجائے نیچے بیٹھ گئی' جیسے چھپ رہی ہو، تو کائنات نے بھی تیزی سے دروازہ بند کر کے کھڑکی کا شیشہ چڑھا دیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

لائونج میں بیٹھے سب لوگ کائنات کو گھور رہے تھے اور کائنات اسے جو اپنی ہتھیلوں کو بھیگی نظروں سے گھورے جا رہی تھی۔ گھوریوں کا یہ سلسلہ نہ جانے کب تک جاری رہتا، جب ماحول کی سنگینی محسوس کرتے زبیر نے کائنات کے دل میں اپنے نمبر بڑھانے کے لیئے نرمی سے کہا۔ "اگر ایک رات کے لیئے یہ لڑکی یہاں رہ لے گی تو اس میں حرج کیا ہے؟ کل ہم پولیس سے رابطہ کر لینگے اور۔۔۔۔۔۔۔"

"پلیز پولیس سے رابطہ مت کیجیئے گا۔ وہ لوگ بہت باثر ہیں، یہاں کی پولیس بھی ان کے اشاروں پر چلتی ہے۔" نین تارا زبیر کی بات کے درمیان تڑپ کر بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھ زبیر، یہ لڑکی تو ہے ہی عقل سے پیدل۔تجھے بھی اس معاملے میں اسے سپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔نہ جانے کون ہے کہاں سے آئی ہے کس قسم کی لڑکی ہے۔بس چار آنسو بہائے اور اس بیوقوف لڑکی کے دل میں پھوٹ گئے ہمدردی کے صوتے۔ارے ہم نے کوئی یتیم خانہ کھول رکھا ہے؟ایک مصیبت کافی نہیں تھی جو دوسری بھی سر پر آن پڑی۔نہ جانے کیسے لوگوں سے ملی ہوئی ہے۔کس کے لیئے کام کر رہی ہے، آج کل تو بھئی چوریوں کے طریقے بھی جدید ہو گئے ہیں۔"زبیدہ چچی نے کائنات اور نین تارا کو ساتھ ہی رگید دیا۔ چچی کی باتوں پر نین تارا کے رونے میں شدت آگئی جبکہ کائنات نے آنکھیں سکیڑ کر ناپسندیدگی سے انھیں دیکھا ۔

"آپ ہمیشہ غلط ہی کیوں سوچتی ہیں؟یہ بھی تو ممکن ہے جو نین تارا بتا رہی ہو، وہ سب سچ ہو۔"کائنات نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے کن اکھیوں سے نین تارا کی طرف دیکھا تھا۔بے پناہ خوبصورت روئی روئی، مظلوم سی نین تارا کائنات کو کوئی افسانوی ہیروئین ہی لگ رہی تھی۔کہانی بھی دلچسپ تھی اس کی تو۔۔۔۔

"ہاں یہ واقعی ممکن ہے لیکن کائنات تم یہ بھی تو سوچو کہ اگر وہ لوگ واقعی اتنے خطرناک ہیں تو وہ ہمیں بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں اس کی وجہ سے۔"زبیر پھر سے درمیان میں کود پڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا!اور انہیں نین تارا کی یہاں موجودگی کی خبر ان کے فرشتے پہنچائیں گے ؟"کائنات بھنا کر بولی۔وہ کسی صورت ہار نہیں ماننا چاہتی تھی۔

"اور اگر ہم ہمدردی میں اسے یہاں رکھ لیں اور صبح سارے گھر کا صفایا ہو چکا ہو پھر ؟"تائی امی نے اپنے جوڑے دباتے ہوئے غصے سے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا کچھ بھی نہ ہو!"کائنات نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔پھر مزید بولی۔"یہ لڑکی میرے ساتھ میرے کمرے میں رہے گی۔اس کی ساری ذمے داری میں لیتی ہوں۔پلیز تایا ابو، چچا۔۔۔کل ہم اس "میر شمس"نامی بندے سے رابطہ کریں گے نا۔یہ بتا رہی ہے میر شمس اسکی حفاظت کر سکتا ہے۔بس ایک رات کی تو بات ہے۔"پھر کائنات نے خوب ہی منتیں کی تھیں تایا ابو اور چچا کی، زبیر بھی صرف نمبر بڑھانے کی غرض سے کائنات کو سپورٹ کرتا رہا۔کافی دیر بحث و محابثے کے بعد تایا ابو "صرف آج کی رات "کہتے وہاں سے چلتے بنے۔چچا بھی حامی بھرتے اٹھ کھڑے ہوئے۔اب باقی کوئی کیا کہہ سکتا تھا۔ایک ایک کر کے وہ سب بھی اپنے کمروں میں چلے گئے۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات نین تارا کو اپنے کمرے میں لے آئی، وہ نین تارا سے ڈھیروں سوالات پوچھنا چاہتی تھی۔ اور اس نے پوچھے بھی۔۔۔۔ نین تارا نے بھی حقیقت چھپانی ضروری نہیں سمجھی اور اس "مہربان" ہستی کو اپنی تمام کہانی سنا ڈالی' جسے سن کر کائنات بی بی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اسے حیرت ہوئی، کوئی شوہر اپنی بیوی کا سودا بھی کر سکتا ہے؟ میر شمس کے لیئے اس کے ملے جلے جذبات تھے۔ کہیں وہ اچھا لگا تھا کہیں برا۔۔۔۔ اور شاہنواز شاہ تو اسے اتنا برا لگا کہ دل ہی دل میں کائنات نے شاہنواز شاہ کو بہت ساری موٹی موٹی گالیاں دے ڈالیں۔

پھر باتوں باتوں میں یہ سوال اٹھا کہ میر شمس سے رابطہ کیسے کیا جائے؟ اس کی حویلی پہنچا جائے یا واپس فلیٹ جایا جائے۔ ایک وہی تھا جس کے ساتھ نین تارا محفوظ تھی۔ ابھی وہ لوگ یہی باتیں کر رہی تھیں جب لائونج میں رکھا فون چیخنے لگا۔ رات کے ڈیڑھ بجے فون کی چنگھاڑ بہت واضع سنائی دی تھی۔ سب ہی نین تارا کے متعلق سوچ رہے تھے، طرح طرح کے خدشات سب کے دل میں جنم لے رہے تھے' ایسے میں رات کے اس پہر آنے والی کال نے کسی کے دل کی دھڑکن روک دی تھی تو کسی کی تیز کر دی تھی۔ سب سے پہلے تائی امی اور تایا ابو ہی نکلے اور کائنات کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے۔ ان کا انداز بڑا جارحانہ تھا۔ باقی سب بھی ایک بار پھر سے لائونج میں جمع ہو گئے، دوسری طرف فون بجتا رہا لیکن خوف کے مارے کسی نے اٹھایا نہیں' کیونکہ نمبر بھی بلکل اجنبی تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جیسے ہی خدشات میں گھری کائنات نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تائی امی نے اسے دھکے سے سائڈ کیا اور نین تارا کا بازو دبوچے کھینچتی ہوئی کمرے سے باہر لے آئیں۔

نین تارا کے ساتھ کائنات کے بھی ہاتھ پائوں پھول گئے تھے ان کے تیور دیکھ کر۔"یہ کیا کر رہی ہیں آپ تائی امی؟ تایا ابو ابھی معاملہ طے ہوا تو تھا' سمجھائیں تائی امی کو۔" انھیں نین تارا کو گھر سے باہر نکالتے دیکھ کر کائنات باقاعدہ رونے لگی۔ اتنی اندھیری خوفناک رات میں یہ تائی امی کیا کر رہی تھیں؟ اتنے سنگدل کیسے ہو سکتے تھے یہ لوگ۔۔۔۔۔

"تم چپ رہو کائنات، میرے لیئے خود سونا مشکل ہو رہا تھا اس لڑکی کے ڈرامے کی وجہ سے۔ نہ جانے کون ہے کہاں سے آفت کی طرح آئی اور سر پڑ گئی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن تایا ابو اچانک۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بکواس نہیں کائنات، اور بتائو اس وقت ہمیں کون کال کر سکتا ہے وہ بھی انجان نمبر سے، بیوقوف سمجھ رہی ہے ہمیں یہ ڈرامے باز۔" چچا بھی غصے میں بھڑک اٹھے۔ ان کی بات سن کر کائنات نے حیرت سے گلا پھاڑتے فون

Posted on Kitab Nagri

کو دیکھا پھر نین تارا کو جو باہر دھکیلے جانے پر دوبارہ نہیں اٹھی تھی۔شاید اتنی ذلت نے اسے سر اٹھانے کے بھی قابل نہیں چھوڑا تھا۔

تائی امی گیٹ کا دروازہ بند کر چکی تھیں۔کائنات جانتی تھی اب اس کے تمام احتجاج بیکار ہیں۔وہ غصے میں پیر پٹختے ہوئے فون کی طرف بڑھی (کائنات کو حیرت ہوئی تھی کہ اتنی سی بات پر سب اتنے خوفزدہ کیسے ہو سکتے ہیں !وہ بھی بغیر کسی تصدیق کے۔) پھر اس سے پہلے کوئی کچھ سمجھ پاتا اس نے فون کان سے لگا کر پھاڑ کھانے والے انداز میں "ہیلو" کہا۔دوسری طرف شہریار 'جو ضد میں آکر مسلسل فون لگائے جا رہا تھا بے ساختہ مسکرا دیا۔ جس کی آواز سننے کی تمنا تھی وہ پوری ہوئی۔اس کی جھنجلاہٹ اور غصہ اڑنچھو ہو گئے اور وہ پیار سے گویا ہوا۔

"کائنات !میں شیری۔۔۔۔"

دوسری طرف شہریار کی آواز سن کر ایک پل کو کائنات سکتے میں گئی، پھر سر پر کھڑے قیوم بھائی اور چچی کو دیکھ کر "بھڑک کر "رونگ نمبر" کہہ کر فون کریڈل پر پٹخ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کون تھا؟" پوچھا چچی نے تھا لیکن باقی سب بھی اس کے جواب کے منتظر تھے۔

"کوئی رانگ نمبر تھا۔" نظریں چراتے ہوئے کائنات تلخ لہجے میں بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"شام کو بھی ایک رانگ نمبر آیا تھا، لیکن شام کو کچھ کہے بغیر فون رکھ دیا گیا دوسری طرف سے۔" قیوم بھائی کی بیگم ثانیہ نے لب کشائی کی۔

"تو شام تک تو نین تارا کا نام و نشان بھی ہماری زندگی میں نہیں تھا نا۔ اس کا مطلب وہ بیچاری سچ میں مظلوم ہے، پلیز اسے اندر بلا لیں، پلیز۔۔۔۔" کائنات نے ایک بار پھر منتیں شروع کر دیں، لیکن سب کے دلوں میں کوئی خوف بیٹھ گیا تھا یا دل پتھر ہو گئے تھے، جو کائنات کی فریاد پر کان دھرے بغیر سب اپنے کمروں میں چل دیے۔ فون کے نزدیک کھڑی کائنات غم و غصے سے مٹھیاں بھینچے بہت دیر تک کھولتے دماغ کے ساتھ سب کے کمروں کے بند دروازے گھورتی رہی، پھر ایکدم اس کے ذہن میں نہ جانے کیا سمائی جو فون پر اس کی انگلیاں تھرکنے لگیں۔

دوسری اور فون ہاتھ میں لیئے گم صم بیٹھا شہریار کائنات کی طرف سے کال آنے پر جیسے پھر سے جی اٹھا تھا۔ فون کان سے لگائے شہریار نے ابھی ہیلو ہی کہا تھا جب کائنات بھینچی آواز میں پھٹ پڑی تھی۔ "کیا آپکا دماغ گھاس چرنے گیا ہے؟ رات کے ڈیڑھ بجے آپ لینڈ لائن نمبر پر کال کیسے کر سکتے ہیں؟ کیا زندہ اچھی نہیں لگتی میں آپکو؟ اندازہ بھی ہے آپکی اس بیوقوفی کی وجہ سے کسی کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔" کائنات نان اسٹاپ شروع ہو چکی تھی، پھر اپنی آخری بات پر خود ہی ٹھٹھک کر رک گئی۔ اسے احساہوا کہ نین تارا کو اس کے غصے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اسے عملی طور پر کچھ کرنا ہو گا۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے بتائو کائنات کیا کسی نے میرے فون کی وجہ سے تمہیں کچھ کہا ہے؟ کیا کسی نے ڈانٹا ہے؟ سب کو ہمارے نکاح کا پتا چل چکا ہے کیا؟" دوسری طرف شہریار کائنات کی باتوں سے پریشان ہو کر ایک ہی سانس میں بہت سے سوال پوچھ گیا تھا۔ لیکن دوسری گہری خاموشی تھی۔ کائنات فون ٹیبل پر اوندھا چھوڑ کے مین گیٹ طرف گئی تھی اور گیٹ کے دوسری طرف سسکتی ہوئی نین تارا کو حوصلہ دے رہی تھی کہ وہ کہیں جائے نہیں اور نہ پریشان ہو۔ وہ اس کی مدد کا بندوبست کر رہی ہے۔

نین تارا کی طرف سے مطمئین ہو کر کائنات دبے قدموں پھر سے لائونج میں پہنچی تھی۔ دوسری طرف شہریار اس کی طرف سے مسلسل خاموشی پر ڈھیروں خدشات کا شکار ہو چکا تھا۔

"تم کہں تھیں؟ کیا کرتی پھر رہی ہو؟ سب ٹھیک ہے نا وہاں؟" شہریار کی آواز میں تفکر نمایاں تھا لیکن کائنات نے توجہ نہیں دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کی وجہ سے کچھ ٹھیک نہیں رہا۔ میری بات سنیں، میری ایک دوست ہے جسے مدد کی ضرورت ہے۔ وہ میرے گھر کے باہر ہی موجود ہے۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں پڑنا چاہتی۔ وہ خود ہی سب بتا دیگی۔ آپ دس منٹ کے اندر اندر میرے گھر کے باہر سے اسے پک کر لیں۔ نین تارا نام ہے اس کا، بائے۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

بیچارہ شہریار جو کائنات کو اپنے ایکسڈنٹ کے متعلق بتانا چاہتا تھا دوسری طرف سے ملنے والے شاہی فرمان پر حیران پریشان رہ گیا۔ "اب یہ کیا مصیبت ہے، شہر کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچنے میں کم از کم دو گھنٹے لگیں گے، دس منٹ میں پہنچ جائیں، ہنہہ۔۔۔۔"!

شہریار اسٹک کا سہارا لیئے گھر سے نکل گیا۔ بڑبڑاہٹ ہنوز جاری تھی۔ "پتا نہیں اس وقت کوئی ٹیکسی وغیرہ ملتی بھی ہے یا نہیں۔"

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کائنات کے گھر کے باہر ٹیکسی رکوا کر شہریار جلدی سے ٹیکسی سے باہر نکلا، دو گھنٹوں کا راستہ وہ ٹیکسی ڈرائیور کے کان کھا کھا کر ڈیڑھ گھنٹے میں پورا کروانے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

باہر نکل کر وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جب اسے گیٹ کے نزدیک ایک ہیولا گٹھڑی کی صورت بیٹھا نظر آیا۔ شہریار بیزار سا نین تارا کی نزدیک گیا اور پکارا۔ "نین تارا؟"

نین تارا جو بیٹھے بیٹھے چہرہ گھٹنوں میں چھپائے نیند کی وادیوں میں چلی گئی تھی' ہڑبڑا کر اٹھ گئی اور دہشت زدہ نظروں سے شہریار کی طرف دیکھنے لگی۔ نین تارا کی حالت اتنی تربتر تھی کہ شہریار کا لہجہ خود ہی نرم پڑ گیا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"آپ نین تارا ہیں نا؟ میں شہریار، مجھے کائنات نے آپکی مدد کرنے کے لیئے کہا ہے۔" شہریار کے بتانے پر نین تارا کا تیزی سے دھڑکتا دل تھوڑا پر سکون ہو گیا اور وہ شہریار کے اشارے پر اس کے پیچھے چل پڑی۔

کچھ فاصلے پر ٹیکسی میں بیٹھا ٹیکسی ڈرائیور مشکوک نظروں سے ان دونوں کو دیکھتا رہا لیکن کچھ بولا نہیں۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

میر شمس کا پاگل پن عروج پر تھا۔ کھانا پینا سب کچھ بھلائے وہ نین تارا کی اماں سے ایڈریس لے کر شبینا بیگم سمیت نین تارا کے تمام قریبی عزیزوں کے گھر بھی دیکھ آیا تھا۔ شاہنواز شاہ کے تمام اڈوں کو بھی کنگھال لیا تھا اس نے، اس کے علاوہ نین تارا کی پرانی گلی بھی چھان ماری تھی لیکن تارا کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر شمس نے اس واقعے کے بعد سے شاہنواز شاہ کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔ اسے خوف تھا کہیں وہ شاہنواز شاہ کی جان نہ لے لے۔ حالانکہ دل تو اس کا شدت سے یہی چاہ رہا تھا۔

اس نے شاہنواز شاہ کی تو نہیں البتہ مختار کی خوب درگت بنائی تھی اور اس سے سب اگلوا لیا تھا۔ مختار کا یہ کہنا تھا کہ نین تارا گاڑی سے نکل بھاگی تھی، میر شمس کو اس بات پر یقین تو نہیں آیا تھا جب ہی اس نے مختار کے دونو
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بچوں کے سر پر گن تان کر مختار کو خوفزدہ کر کے سچ اگلوانا چاہا تھا۔ مختار لاکھ شاہنواز شاہ کا چمچہ تھا، لیکن اولاد سے بڑھ کر تو نہیں تھے اسے شاہنواز شاہ!

جب اولاد کو موت کے منہ میں دیکھ کر بھی روتے بلکتے مختار نے اپنا بیان نہیں بدلہ، تب میر شمس غصے سے اسے ایک ٹھوکر لگا کر رہ گیا۔

جہاں مختیار کے بیان کے مطابق نین تارا گاڑی سے بھاگی تھی' میر شمس نے اس جگہ کا چپا چپا چھان مارا تھا لیکن ہاتھ کچھ نہیں لگ سکا تھا۔ اب میر شمس کا ارادہ یہ تھا کہ پولیس کا سہارا لے کر اس علاقے میں لگے خفیہ کیمروں کی مدد لی جائے، اسی ارادے کے تحت اس نے فون جیب سے نکالا تھا۔ جب فون پر چمن کا نام جگمگانے لگا۔
میر شمس کو چمن پر بھی بے انتہا غصہ آ رہا تھا۔ اگر شاہنواز شاہ کے چیلے چمن کی پہلے ہی تکہ بوٹی نہ کر چکے ہوتے تو وہ خود چمن کی ہڈیاں سینک دیتا۔ میر شمس نے ضبط سے لب کچلتے ہوئے ناچاہتے ہوئے بھی چمن کی کال ریسیو کر لی۔ اتنا اندازہ تو میر شمس کو تھا کہ چمن کسی فضول بات کے لیئے اسے کال نہیں کریگا' وہ بھی اس صورت میں' جب میر شمس اس سے سخت ناراض تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بولو؟" میر شمس کے اکھڑ انداز نے چمن کے پھیلے لب ذرا سکیڑ دیے۔ لیکن اگلے ہی پل وہ پھر اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرنے لگا اور مسکراتی نظروں سے سگرٹ پیتے شہریار اور صوفے پر سکڑ کر بیٹھی نین تارا کو دیکھا۔
"سائیں، وہ مل گئی ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"کون مل گئی ہے؟"میر شمس تیزی سے بولا۔اس کا دل اتنی زور سے دھڑکا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

"نین تارا سائیں۔۔۔۔"چمن کے دانت نکوس کر کہنے پر شہریار نے ایک اچٹتی نظر نین تارا پر ڈالی تھی۔

"کہاں؟ کہاں ہے نین تارا؟ جلدی بتائو چمن!"میر شمس اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"میر سائیں، ایک نیکی آپ نے کی، اللہ سائیں نے آپ کو اس کا اجر دے دیا۔"چمن کا شاید اور کٹنے کا موڈ تھا جو شہریار کی حالت سمجھنے کے باوجود بھی پہلیاں بجھا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے بتا کون کون سی ہڈی سلامت ہے، پھر آ کر توڑ دوں میں سالے۔سیدھا بتا رہا ہے یا۔۔۔۔"میر شمس کی دہاڑ شہریار اور نین تارا کے کانوں تک بھی پہنچی تھی۔شہریار اس شاہانہ سے غصیلے انداز پر ابرو اچکا کر منہ ٹیڑھا کر کے مسکرا دیا۔جبکہ نین تارا کا دل میر شمس کے بیتابانہ انداز پر سکڑ کر پھیلا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"سس سائیں معافی۔۔۔۔ شش شہریار سائیں کے فلیٹ میں ہیں وہ۔ اور شہریار سائیں کا گھر نین تارا سائیں کے گھر کے بلکل سامنے ہے، کھی کھی کھی۔۔۔۔" اس اطلاع پر جہاں میر شمس ٹھٹھکا، وہیں چمن کے ہنسنے کا انداز شہریار کو بھی ہنسنے پر مجبور کر گیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

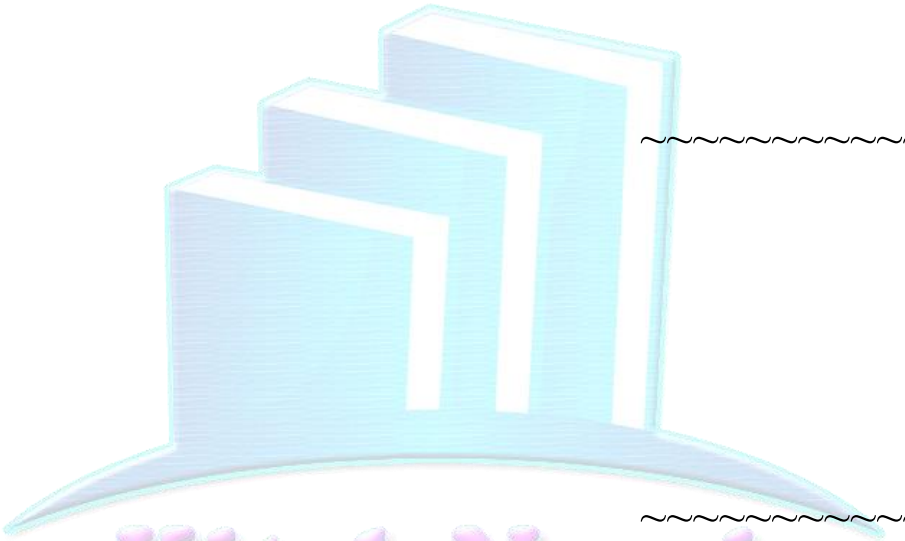

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

فجر کا وقت تھا جب میر شمس شہریار کے گھر کے سامنے رکا تھا۔ چمن باہر ہی اس کا منتظر کھڑا تھا۔ چمن کی طرف بڑھتے ہوئے میر شمس نے ایک خاموش نگاہ نین تارا کے گھر پر ڈالی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"سلام میر سائیں، صبح بخیر سائیں۔۔۔۔" چمن فخر سے گردن اکڑائے میر شمس کی طرف یوں بڑھا جیسے نین تارا کو اسے نے ڈھونڈا ہو' حالانک نین تارا کا ملنا بلکل اتفاق تھا۔

میر شمس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا پھر تیزی سے پوچھا "کہاں ہے نین؟"

"اوپر ہیں سائیں، نماز پڑھ رہی ہیں۔" چمن کی اطلاع پر میر شمس کے قدموں میں تیزی آگئی۔ یہ خیال ہی اسے جھنجلاہٹ میں مبتلا کر رہا تھا کہ نین تارا کسی اور شخص کے فلیٹ میں، کسی اور کی نظروں کے سامنے تھی۔

"ہوا کچھ یوں میر سائیں، میں اور جمال (ڈرائیور) بھی کل ساری رات نین تارا سائیں کی ہی کھوج میں لگے تھے۔ ایک بار پھر یونہی اس گلی میں ڈھونڈتے آئے تو سامنے ہی ٹیکسی سے وہ دونو اتر رہے تھے۔ بس پھر کیا تھا، میں نے آپکو فون لگا دیا۔" اوپر پہنچنے تک چمن نے میر شمس کو مختصر لفظوں میں سارا ماجرہ کہہ سنایا۔ جواب میں میر شمس نے صرف ہنکار بھری۔ اسے اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا کہ نین تارا کہاں ملی کیسے ملی، فرق پڑتا تھا تو بس اس سے کہ وہ صحیح سلامت مل گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اوپر پہنچ کر میر شمس کے قدموں کو بریک لگی۔ سامنے ہی کوئی اس کی طرف بیک کیے سگرٹ کے کش لگا رہا تھا۔ اس کے ڈیل ڈول اور سر پر لپٹی پٹی کی وجہ سے میر شمس کو اندازہ لگانے میں دیر نہیں ہوئی کہ وہ شہریار لغاری ہی تھا۔ شہریار بھی اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے پلٹا تھا اور پلٹتے ہی اپنی جگہ ساکت رہ گیا تھا۔

حیرت بھری پھٹی پھٹی بے یقین نظروں سے شہریار 'میر شمس کا چہرا تک رہا تھا۔

ہو بہو وہی نین نقش وہی چال ڈھال۔ "نہیں، یہ کیسے ممکن ہے۔" شہریار دل میں بڑبڑایا تھا۔ اس کے دنگ تاثرات نے میر شمس کو بھی چونکا دیا تھا۔ میر شمس کو یاد آیا 'اسے بھی تو شہریار کا چہرا چونکا رہا تھا۔ یعنی ان کے درمیان کچھ تو تھا۔

"شش۔۔۔۔ شاہنواز شاہ؟" شہریار بے خیالی میں اونچی آواز میں بڑبڑایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر شمس شہریار کے منہ سے اپنے باپ کا نام سن کر مزید حیران ہوا، اور اسی حیرت میں گویا ہوا۔ "تم بابا سائیں کو جانتے ہو؟"

"بابا سائیں؟" شہریار حیران ہوا، پھر اس کے دماغ کی گتھی سلجھ گئی اور وہ تلخی سے مسکرایا۔ "ہاں۔۔۔۔۔ بد قسمتی سے جانتا ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

میر شمس اس کے تلخ لہجے پر لب بھینچ گیا پھر گردن موڑ کر اپنے پیچھے چمن کی طرف دیکھا۔ چمن بغیر اس کے کچھ کہے ہی اس نظر کا مطلب سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے نیچے بھاگ نکلا۔ چمن کے جاتے ہی میر شمس نے پھر سے شہریار کی طرف دیکھا تھا۔

"کیسے ؟"میر شمس نے ایک لفظی سوال کیا۔

"کیسے۔۔۔۔؟؟ ایسے کہ وہ میرا بھی باپ ہے۔ ناجائز اولاد ہوں میں تیرے بابا سائیں کی۔۔۔۔ اب جا کے اپنے بابا سائیں کو بتا دینا کہ اس بار میں اسے چھوڑونگا نہیں۔ پچھلی بار بچ گیا تھا لیکن اس بار میں اس کی جان لے کر رہونگا، بہت عبرتناک موت دونگا میں اسے۔" نفرت کی آگ جو بارہ سال پہلے ماں کے آنسوؤں سے بجھ گئی تھی ۔اب ہو بہو شاہنواز شاہ کی کاپی میر شمس کو دیکھ کر پھر سے پوری شدتوں سے بھڑک اٹھی تھی۔

شہریار کے لہجے اور آنکھوں میں اس قدر نفرت تھی کہ پہلی بار میر شمس کو خوف محسوس ہوا تھا۔ اتنی واضع اور شدید نفرت اس نے پہلی بار دیکھی تھی۔ اس سے پہلے میر شمس کچھ کہتا' شہریار اس کے پہلو سے تن فن کرتا نیچے چلا گیا۔ شہریار اسٹک کے سہارے اتنا تیز نہیں چل پا رہا تھا۔ میر شمس چاہتا تو اسے روک سکتا تھا لیکن اس وقت تو اس کا اپنا وجود سن ہو رہا تھا۔ کان کے آس پاس دھماکے ہو رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

شہریار جو کہہ گیا تھا یہ اتنی ناممکن بات بھی نہ تھی۔ میر شمس اپنے باپ کی خصلت اچھی طرح جانتا تھا، خود وہ بھی تو ایسا ہی تھا۔ لیکن شہریار کے چہرے پر کچھ بھی تو شاہنواز جیسا نہ تھا۔ پھر کیوں شہریار کا چہرا دیکھا دیکھا لگ رہا تھا ؟اس سوال کا جواب بھی چند لمحے سوچنے پر میر شمس کو مل گیا تھا۔ ایک راز کھلا تھا جس کے کھلنے سے ذہن پر چھائے باقی پردے خود ہی ہٹنے لگے تھے۔ جس سوال کا جواب میر شمس کو اتنے دنوں سے نہیں مل رہا تھا، آج چند لمحوں میں مل گیا تھا۔

"شہناز مائی۔۔۔"میر شمس مدھم آواز میں بڑبڑا کر رہ گیا۔ پھر میر شمس نے گم صم نظروں سے فلیٹ کے بند دروازے کو دیکھا جس کی پیچھے اس کی کل متاع تھی۔ لیکن دل اس وقت اتنا بوجھل ہو رہا تھا کہ کچھ بھی کہے بغیر وہ مرے مرے قدم اٹھاتا نیچے پہنچا، دوسری گاڑی کے قریب ہی جمال اور چمن کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ سر پر ٹوپی پہنے کھڑا جمال شاید نماز پڑھ کر لوٹا تھا۔

میر شمس جھٹکے سے اپنی گاڑی میں بیٹھا اور چمن کو نین تارا کو بلا لانے کو کہا۔ حیران پریشان سا چمن سر ہلاتا اوپر چلا گیا جبکہ جمال نے دوسری گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ دوپٹے میں لپٹی نین تارا جب نیچے پہنچی تب ڈرائونگ سیٹ پر میر شمس کو برا جمان دیکھ کر ایک پل کو سٹپٹائی، پھر جھجھکتے ہوئے ڈرائونگ سیٹ کے برابر کی سیٹ سنبھال لی۔ میر شمس جو شہریار سے ملنے سے پہلے تک یہ سوچ رہا تھا کہ نین تارا کے ملنے پر اسے نظروں میں بسا لیگا، ایک پل کو او جھل نہیں ہونے دے گا اپنی نین کو اپنی نظروں سے، اس وقت نین تارا پر بغیر کوئی ہلکی سی بھی نظر ڈالے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا، دوسری طرف ڈری سہمی سی نین تارا میر شمس کے اجنبی رویے پر الجھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

پھر جیسے ہی میر شمس نے اپنی گاڑی اس تنگ گلی سے نکالی۔ پیچھے جمال اور چمن بھی دوسری گاڑی میں ان کے پیچھے روانہ ہو گئے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شہریار چائے کے چھوٹے سے ہوٹل میں بیٹھا چائے کو پینے کی جگہ گھور رہا تھا، وہ محلے کے باہر بنے ہوٹل کے باہر رکھے تخت پر ہی بیٹھا تھا جب اس نے دونو گاڑیاں اپنی گلی سے نکلتے دیکھی تھیں۔ وہ نفرت سے سر جھٹک کر رہ گیا تھا۔ پھر ہوٹل کا مالک جو اسی کا محلے دار تھا ہوٹل کھولنے آن پہنچا، چائے کا سب سے پہلا کپ اس نے شہریار کو دیا تھا جس کی شہریار گھور گھور کر بے قدری کر رہا تھا۔ اپنے اندر اٹھتے غصے کے طوفان کی وجہ سے ممکن تھا کہ شہریار وہ کپ اٹھا کر زمین پر دے مارتا جب کسی کا ہاتھ اس کے شانے پر پڑا تھا۔ شہریار نے غضبناک نظروں سے پہلے ہاتھ کو دیکھا تھا اور پھر ہاتھ سے چہرے تک کا سفر کیا تھا۔ اور چہرہ دیکھ کر شہریار چونک پڑا۔ "دلبر خان" شہریار کا انداز استہزایہ تھا۔ دلبر خان زینیہ کا خاص ڈرائیور تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"سلام صاحب جی، خوشی ہوئی ناچیز کو جناب نے یاد رکھا۔" دلبر خان میٹھے سے زہریلے لہجے میں گویا ہوا۔ پھر سنجیدگی سے گویا ہوا۔ "زینیہ میم انتظار کر رہی ہیں آپ کے فلیٹ میں، چلیے۔" ابرو اچکا کر شہریار ہوٹل کے مالک کو نمٹا کر دلبر خان کے پیچھے چل پڑا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"اوہو۔۔۔بڑے بڑے لوگ آئے ہیں ہمارے غریب خانے میں۔" فلیٹ میں داخل ہوتے کے ساتھ ہی شہریار کی نظر زینیہ پر پڑ گئی تھی۔ استہزایہ لہجے میں بولتا ہوا وہ وہیں زمین پر پھسکڑا مار کر بیٹھ گیا۔ جبکہ زینیہ پیشانی پر بل ڈالے صوفے پر ٹکی ہوئی تھی۔ انداز ایسا تھا جیسے اسے ہر چیز سے گھن آ رہی ہو، اور کسی بھی وقت اٹھ کر بھاگ جانے والی ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹسک! افسوس۔۔۔میں نے دو سال لگائے تمہیں انسان بنانے میں اور تم نے صرف دس دن لگائے اپنی اوقات پر لوٹنے میں۔" زینیہ شہریار کے بیٹھنے کے انداز کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"جانِ من جیسا دیس ویسا بھیس۔ لے چلو مجھے اپنے دولت کدے۔۔۔۔ پھر دیکھنا میری ٹور شور۔ ایسے انداز اپنائوں گا کہ نواب بھی پانی بھرتے نظر آئینگے۔" شہریار کے شوخی سے کہنے پر زینیہ نے ابرو اچکائے۔

"کیا تم واپس آنا چاہتے ہو میری زندگی میں؟ وہ گولڈ ڈگر چھوڑ کر بھاگ گئی نا تمہیں؟" پر یقین انداز میں کہتے ہوئے زینیہ نے چھوٹے سے فلیٹ میں نظریں دوڑائیں۔ جیسے ابھی کسی کونے کھدرے سے کائنات اچھل کر سامنے آجائے گی۔

"بھاگ سکتی ہے لیکن چھوڑنے کا اختیار نہیں ہے اس کے پاس۔ اس کی اسی بے اختیاری سے محبت ہے مجھے۔" سنجیدگی سے کہتے ہوئے شہریار نے صوفے پر رکھا لفافہ اٹھا کر کھولا جو زینیہ اپنے ساتھ لائی تھی۔ وہ ڈائورس پیپرز تھے۔ طلاق کے کاغزات دیکھ کر شہریار کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں ابھرا، نہ افسوس کا نہ خوشی کا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہنہہ! وہی پنچ مردوں والی سوچ۔ عورت کے پاس کوئی اختیار نہ ہو بس مرد ہی کے بس میں ہو سب کچھ۔" زینیہ کے حقارت سے کہنے پر شہریار ابرو اچکا کر ہنس دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"بھئی اس معاملے میں تو آپ جنابہ بے بس ہیں۔ جب تک میں نہیں دونگا طلاق ہو گی نہیں۔" شہریار کو زینیہ کو غصہ دلانے میں مزہ آرہا تھا۔

"تم چاہتے کیا ہو آخر؟" زینیہ بھڑک اٹھی۔

"کائنات کو۔۔۔۔" شہریار نے کہا اور پھر قہقہ لگا کر ہنس دیا۔ شہریار کو اندازہ نہیں ہوا تھا کہ ہنستے ہنستے اس کی آنکھ کے گوشے نم ہو گئے تھے۔ اپنے اندر کی گھٹن کم کرنے کے لیئے ہی وہ فضول ہانکے جا رہا تھا لیکن دل کے اندر گھبراہٹ اور وحشت بڑھتی جا رہی تھی۔

زینیہ دانت کچکچا کر رہ گئی پھر انگلیوں سے اپنی کنپٹیاں نزاکت سے دباتے ہوئے بولی۔ "سائن کرو ان پر۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا میڈم جیسے آپ بولیں، ہم غریبوں کی پہلے کبھی چلی ہے آپ امیروں پر! ویسے اب کس کی زندگی برباد کرنے کا ارادہ ہے؟" زینیہ سے پین لے کر پیپرز سائن کرتے ہوئے شہریار جلانے والے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"فخر ہمدانی۔۔۔"سائن شدہ پیپرز شہریار سے لیتے ہوئے زینیہ کا لہجہ فخر سے پر تھا۔

"فخر ہمدانی؟"شہریار نے زیر لب نام دہرایا پھر یاد آنے پر ہنس کر گویا ہوا۔"اوہ۔۔۔بڑا ہاتھ مارا ہے۔"فخر ہمدانی ملک کا مشہور و معروف بزنس مین تھا۔سیاست میں بھی کافی نام رکھتا تھا لیکن عمر کافی زیادہ تھی اگر زینیہ کے مقابلے میں دیکھا جاتا تو۔

زینیہ ہنکار بھر کے ہینڈ بیگ اٹھائے جانے کے لیئے اٹھ کھڑی ہوئی۔پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے شہریار شرارتی لہجے میں بولا۔"زاوی کو پیار دینا میری طرف سے ڈارلنگ،اور عدت میں بیٹھنا مت بھول جانا بے بی۔"پھر بے وجہ ہی ہنستے ہوئے شہریار نے دروازہ بند کیا اور پھر اور زور سے ہنسنے لگا۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی ہنسی تیز ہوتی جا رہی تھی۔

یوں دروازے سے پشت لگائے کھڑا خالی فلیٹ میں ہنستا ہوا وہ کوئی پاگل لگ رہا تھا۔ہنستے ہنستے اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی جسے صاف کرنے کی شہریار نے زحمت نہیں کی تھی۔پھر اچانک ہنسنے کی جگہ فلیٹ میں رونے کی آواز گونجنے لگی،شہریار دروازے سے پشت لگا کر بیٹھا چہرا ہاتھوں میں چھپائے اونچی آواز میں رو رہا تھا۔اس وقت اسے کسی کی مہربان آغوش کی بہت ضرورت تھی۔"کائنات۔۔۔جھوٹے ہی سہی،دو بول پیار کے بول دو یار۔بہت پیارے جھوٹ بولتی ہو۔۔۔۔بہت پیارے انداز میں۔۔۔۔دل چھو لیتے ہیں۔۔۔۔"خود

Posted on Kitab Nagri

کلامی کرتے ہوئے شہریار قدم گھسیٹتا اسٹک کے سہارے کے بغیر بامشکل کمرے تک پہنچا اور کمرے میں آتے کے ساتھ ہی صوفے پر آڑھا ترچھا گر کر اپنی آنکھیں دبانے لگا۔یونہی آنکھیں دباتے خود سے باتیں کرتے ہوئے کب اس کی آنکھ لگی اسے پتا ہی نہ چلا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ہر بار ایسا ہی ہوتا تھا، زبیر کے آتے ہی گھومنے پھرنے کے خوب دور چلتے تھے۔

اس بار زبیر واپس امریکہ نہیں جانے والا تھا اس بات سے انجان آج بھی سب ڈنر باہر کرنے جا رہے تھے۔اور زبیر کو مہمانوں والا پروٹوکول ہی دے رہے تھے۔

کائنات کو پہلے کبھی ایسے معاملات میں شامل نہیں کیا گیا تھا اس لیئے اسے یہ ہنسی مزاق آئوٹنگ وغیرہ بہت عجیب لگ رہے تھے۔اور آج تو ویسے بھی وہ نین تارا کی وجہ سے پریشان تھی۔شہریار نے نین تارا کو کل رات پک کیا تھا یا نہیں، کائنات کو کچھ خبر نہیں تھی، اس لیئے آج رات وہ شہریار کو کال کرنے کا ارادہ کر چکی تھی۔

"چلیں کائنات؟" فرنٹ ڈور کا دروازہ کھولے زبیر منتظر تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

تائی امی نے شدید ناگوار نظروں سے منظر دیکھتے ہوئے تایا ابو کے کان میں لگائی بجھائی کی تھی۔ تایا ابو نے بھی پھر قہر بار نظروں سے کائنات کی طرف دیکھا تھا۔

کائنات کے دل میں ہر گز بھی زبیر کے لیئے کوئی خاص جذبات نہیں، لیکن پھر بھی اپنی ایک غلطی کی وجہ سے اس کا کردار ہمیشہ کے لیئے سب کی نظروں میں مشکوک ہو چکا تھا۔

کائنات ہچکاتے ہوئے، بہت ساری تیز طنزیہ نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے چچی کے دھکیلنے پر ناچاہتے ہوئے بھی ایک بار پھر زبیر کے ساتھ فرنٹ پر تھی۔ زبیر کی مسکراتی نظروں سے جھنجلا کر کائنات نے دروازے کی طرف رخ موڑ لیا۔ وہ زبیر کو اپنے ہر ہر انداز سے اپنی ناپسندیدگی ظاہر کروانا چاہتی تھی لیکن زبیر بلا کا ڈھیٹ ثابت ہو رہا تھا۔

بیزاری سے اپنی پیشانی پر چار انگلیوں سے تھپڑ رسید کرتے ہوئے کائنات نے دل ہی دل میں خود کو ہی کوسنا شروع کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

فون کی کان پھاڑتی آواز شہریار کو نیند کے جہاں سے کھینچ لائی تھی۔ ادھ کھلی آنکھوں سے شہریار نے فون پر جگمگاتا کائنات کے گھر کا نمبر دیکھا تو اداسی سے مسکراتے ہوئے اس نے یونہی اوندھے پڑے پڑے فون کان سے لگالیا۔ نیند میں وہ کب صوفے سے زمین پر آیا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔

"ہیلو شیری؟" کائنات کی بہت ہلکی آواز ابھری تھی۔

"ہاں۔۔۔۔۔ صرف تمہارا شیری۔" شہریار کا لہجہ بہکا ہوا سا تھا۔ اس بہکے بہکے بوجھل لہجے نے کائنات کی دھڑکن روک دی تھی جبکہ گال تمتما اٹھے تھے۔

"یہ آپ کس طرح بات کر رہے ہیں۔ اچھا خیر یہ سب چھوڑیں اور میری نین تارا سے بات کروائیں، وہ ٹھیک تو ہے نا؟ آپ نے اسے پک کر لیا تھا نا"!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شہریار اس وقت کائنات سے صرف اس کی اور اپنی باتیں کرنا چاہتا تھا، نین تارا کا ذکر اس کا موڈ آف کر گیا تھا۔

"ٹھیک ہے وہ، اپنے سائیں کے پاس پہنچ چکی ہے۔" شہریار سرد لہجے میں بولتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا پھر سگرٹ اور لائٹر اٹھا کر گیلری میں آ کھڑا ہوا۔ پوری گلی میں ہو کا عالم تھا۔ سردیوں کی آمد آمد تھی سو رات میں کافی خنکی

Posted on Kitab Nagri

ہو جاتی تھی۔ شہریار کو بھی کپکپی کا احساس ہوا تھا لیکن اذیت پسندی کا مظاہرا کرتے ہوئے آدھی آستینوں کی ہلکی سی ٹی شرٹ میں وہیں کھڑا رہا۔

"ہیں؟ کونسے سائیں؟ میر سائیں؟" جذبات میں کائنات کی آواز اونچی ہو گئی پھر اس نے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ کر یہاں وہاں دیکھا۔

"تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے اسے میر سائیں کہنے کی۔" شہریار نہ جانے کیوں تپ گیا تھا۔

کائنات نے کوئی کرارا جواب دینا چاہا لیکن اس وقت وہ جلدی میں تھی، کوئی بحث چھیڑ کے بات کو طوالت نہیں دے سکتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا ٹھیک ہے، بس یہی پوچھنا تھا۔ اللہ حافظ۔۔۔"

"رکو۔۔۔ مجھ سے بات کرو، مجھے اس وقت تمہاری ضرورت ہے۔ تم نہ سہی تمہاری باتیں ہی سہی۔" شہریار کا لہجہ پھر سے بہک گیا۔ کائنات نے سٹپٹا کر فون کو گھورا۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھیں شہریار یہ ممکن نہیں ہے۔ فون لائونج میں پڑا ہے اور نزدیک ہی تایا ابو کا کمرہ ہے، میں مصیبت میں پڑ سکتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے، مجھ سے کل اپنے گھر کے قریبی پارک ملنے آجانا۔ شام چھ بجے تک۔۔۔ میں انتظار کروں گا۔ اور یاد رکھنا تم نہ آئیں تو میں آجائوں گا تمہارے گھر۔" شہریار اس وقت کسی ضدی بچے کی طرح ہو رہا تھا۔ کائنات کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

"ممم مگر۔۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اپنا خیال رکھنا۔ کل ملتے ہیں، بائے۔۔۔" پتھر مار لہجے میں کہہ کر شہریار نے کال کاٹ کے، وہیں گیلری میں کھڑے کھڑے فون صوفے پر اچھال دیا۔ "ویسے بڑی تیز بنتی ہے، مجھ سے بات کرنے اور ملنے میں مسئلے ہیں۔" گیلری کی ریلنگ پر کہنیاں ٹکا کر شہریار نے سگرٹ کی راکھ جھاڑی۔ اس کی گردن اور ہاتھوں کی ابھری ہوئی رگیں اس کے اندرونی انتشار کا اظہار کر رہی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نین تارا جو سمجھ رہی تھی کہ میر شمس اسے فلیٹ تک پہنچا کر چلا جائیگا، اس وقت ہکا بکا رہ گئی جب میر شمس فلیٹ میں ہی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔ لائونج میں بیٹھے نین تارا کے باقی گھر والے بھی حق دق رہ گئے تھے۔ لیکن میر شمس کے یہاں رہنے پر اعتراض کون کر سکتا تھا۔ حیران پریشان سے باقی سب بھی سونے کی تیاریوں میں لگ گئے تھے۔

کمرے میں اماں کے پہلو میں لیٹتے ہوئے نین تارا نے یہ اعتراف کیا تھا کہ وہ میر شمس کی موجودگی میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی ہے۔ اگر میر شمس اسے ایسے ہی یہاں چھوڑ کر چلا جاتا تو اس کی ساری رات بے چینی اور اندیشوں میں گزرتی۔ ان ہی خیالات میں گھری وہ چند لمحوں بعد ہی نیند کی آغوش میں تھی۔ جب میر شمس یہاں تھا تو فکر کیسی تھی۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

اگلی صبح نین تاراذرادیر سے اٹھی تھی، جبکہ باقی سب پہلے ہی اٹھ چکے تھے۔ فریش ہو کر جب واشروم سے باہر آئی تو اماں کو اپنا منتظر پایا۔ اماں نے کچھ کہا تو نہیں لیکن خاموش نظروں سے انہیں دیکھنے لگی تھیں جس پر نین تارا کچھ ٹھٹھک گئی اور گیلا چہرا دوپٹے سے صاف کرتے ہوئے اماں کے ساتھ ہی بیٹھ کر سوالیا نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔

"تارو۔۔۔۔ جو کچھ ہوا ہے اس سے مجھے یہ احساس بڑی شدت سے ہوا ہے کہ مرد کا ساتھ بہت ضروری ہے۔ پھر شاہنواز جیسے شیطان سے میر سائیں ہی ہمیں بچا سکتا ہے۔"

"ان سب باتوں کا اندازہ مجھے بھی ہے اماں، لیکن اس وقت ان باتوں کی کوئی خاص وجہ؟" نین تارا کا انداز الجھا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میر سائیں کہہ رہے ہیں کچھ دیر بعد نکاح خواں آئیگا۔ تیرا اور میر سائیں کا نکاح پڑھوانے۔ حالات کے ساتھ ساتھ لچھ سمجھوتا کرنا پڑتا ہے نین تارا۔۔۔۔ مجھے بھی یہی بہتر لگ رہا ہے۔ میر سائیں کا ساتھ بھی وہ تحفظ نہیں دے سکتا، جو تحفظ میر سائیں کا نام دے سکتا ہے!" اماں نہ جانے اور کیا کیا کہہ رہی تھیں۔ نین تارا کے کان

Posted on Kitab Nagri

"کچھ دیر بعد نکاح خواں آئیگا تیرا اور میر سائیں کا نکاح پڑھانے" سے آگے کچھ سن ہی نہیں سکے۔ دل بہت تیزی سے سکڑ کر سمٹا تھا نین تارا کا۔

اس نے انکار کرنا چاہا، بہت کچھ کہنا چاہا تھا، لیکن زبان پر تالے پڑ گئے تھے۔ ہاتھوں کی لکیروں میں الجھی وہ اس فیصلے کے سہی یا غلط ہونے کا فیصلہ کر رہی تھی یہاں تک کہ اماں نے ایک سادی سی سرخ چنری لا کر اس کے سر پر ڈال دی۔ چنری کا کونہ مروڑتے ہوئے اس کے ہاتھوں کی کپکپی کسی سے چھپی نہیں تھی۔ نکاح خواں منہ دوسری طرف کیئے اس سے اس کی رضامندی پوچھ رہے تھے جبکہ نین تارا کے پہلو میں نقاب کیے بیٹھی اماں نے آہستگی سے اس کا ہاتھ تھپتھپایا کر اسے حوصلہ دیا تھا۔

پہلی بار جب نین تارا کا نکاح ہوا تھا، اس وقت وہ نکاح کے ان خوبصورت بولوں کے مفہوم سے ہی نا آشنا تھی، سو ان جذبات و احساسات کا شکار بھی وہ پہلی بار ہو رہی تھی۔

اسے احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ نکاح خواں نے اس سے دوبار اس کی رضامندی پوچھی تھی، اور تیسری بار وہ اس کی خاموشی پر جھنجلا کر پوچھنے ہی والے تھے جب کمرے کا ادھ کھلا دروازہ مکمل کھول کر میر شمس اندر داخل ہوا تھا۔ وہ لائونج میں ہی سراپا سماعت بنا نین تارا کے جواب کا منتظر تھا۔ دوسری طرف نین تارا کی مسلسل خاموشی پر وہ مختلف شبہات کا شکار ہوتے ہوئے کمرے میں چلا آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے کمرے میں آتے کے ساتھ ہی سب الرٹ ہو گئے تھے۔میر شمس نے سب پر ایک سرسری نظر ڈال کر نین تارا کو نظروں کے فوکس میں لیا تھا جو سرخ دوپٹے کے ہالے میں چھلکنے کو بے قرار آنکھیں لیئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔میر شمس کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔وہ جو پہلے صرف نکاح کر رہا تھا،دل میں رخصتی کا ارادہ کرتا نین تادا کے قریب چلا آیا اور جھک کر وارن کرنے والے انداز میں پوچھنے لگا"اس خاموشی کا مطلب؟"

جواب میں نین تارا نظریں جھکا کر رہ گئی۔نین تارا کی اس خاموش معذرت پر میر شمس پہلے حیران ہوا پھر خوشگواری سے مسکراتے ہوئے نکاح خواں کو کوئی اشارہ کرتا باہر نکل گیا۔۔۔۔اور پھر نکاح کا بابرکت مرحلہ بھی گزر گیا۔مبارک سلامت کا شور مچ گیا۔۔۔۔ابھی طویل سانس بھر کر نین تارا نے وہ سرخ دوپٹا سر سے اتارا ہی تھا جب میر شمس نے رخصتی کا اعلان کر کے نین تارا سمیت اماں کو بھی گڑبڑا دیا۔

اماں نے ہلکا سا احتجاج کرنا چاہا لیکن میر شمس کے آگے ان کی کہاں چل سکتی تھی۔دوسری طرف نین تارا ہرگز، ہرگز۔۔بھی ابھی رخصتی کے لیئے راضی نہیں تھی لیکن اماں کی طرح اس کی بھی نہیں چل سکی تھی۔اسے کچھ وقت چاہیے تھا ذہنی طور پر خود کو سمجھانے کے لیئے'لیکن میر شمس اس کی بات سمجھ ہی نہیں رہا تھا'یا اپنے جذبات کے آگے ہار رہا تھا۔

اور پھر روتی دھوتی نین تارا میر شمس سے خفا خفا، گاڑی میں اس کے پہلو میں براجمان ہو گئی۔

میر شمس نے مسکراتی نظروں سے اس کا رویا رویا پھولا پھولا منہ دیکھا۔میر شمس کو یقین تھا وہ اسے منا لیگا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

حویلی پہنچتے کے ساتھ ہی نین تارا کے چہرے کا رنگ اڑ سا گیا تھا۔ ایک بار پہلے بھی آئی تھی وہ یہاں، کسی خادمہ سے زیادہ اس کی اوقات نہیں تھی اور اب۔۔۔۔۔وہ میر شمس کی بیوی تو تھی، لیکن کیا حویلی کے باقی افراد بھی اس سے جڑے اپنے رشتے قبول کر لینگے؟ پر جلال اور ظالم سی بڑی وڈیرن اور شاہنواز شاہ کا خیال اسے سارا راستہ خوفزدہ کرتا رہا، میر شمس نے اس سے اس تمام سفر میں کوئی بات نہیں کی تھی لیکن سارا راستہ بغیر کچھ کہے اپنے ہر ہر انداز سے اسے حوصلہ دیتا رہا تھا۔ اب بھی نین تارا کی گھبراہٹ بھانپتے ہوئے وہ خاموشی سے گاڑی سے نکلا اور دوسری طرف پہنچ کر دروازہ کھول کے 'ذرا سا جھک کر اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر کھڑا ہو گیا۔ نین تارا اس کے ہاتھ کو دیکھ کر رہ گئی، پھر بے قابو ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ میر شمس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

میر شمس نے اپنی ہتھیلی پر دھرا وہ چھوٹا سا سفید مخملی ہاتھ دیکھا، جو بہت ٹھنڈا ابھی ہو رہا تھا۔۔۔۔ پھر نین تارا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرمائش بخشتا پیچھے ہوا۔ نین تارا بھی دل مضبوط کیے میر شمس کے پہلو میں حویلی کی طرف چل پڑی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

میر شمس اور نین تارا نہیں، گویا طوفان آ گیا تھا شاہ حویلی میں۔ ہر کوئی دنگ، زلزلوں کی ضد میں تھا۔ سب سے برا حال تو شاہنواز شاہ کا تھا۔ وہ جو سمجھ رہے تھے نین تارا اب غائب ہو چکی ہے اور کم از کم اب میر شمس کی زندگی میں دوبارہ نہیں۔ آئیگی، اسے میر شمس کی بیوی کے روپ میں حویلی میں دیکھ کر انھیں غم اور غصے نے ساتھ گھیر لیا تھا۔ بغیر کچھ کہے وہ میر شمس کے شانے سے اپنا شانہ زور سے ٹکرا کر جانے ہی لگے تھے' جب میر شمس کی پکار پر ان کی قدم غیر ارادی طور پر رک گئے تھے۔

"بابا سائیں پہلے کی بات اور تھی، پہلے یہ صرف میری محبت تھی لیکن اب عزت بھی ہے، نین تارا کی طرف بڑھنے والا ہر ہاتھ میر شمس کی عزت تک پہنچنے کے مترادف ہے۔" آخری بات میر شمس نے حویلی میں موجود تمام افراد کو مخاطب کر کے کہی تھی۔ پھر جب شاہنواز شاہ دروازے پر پیر سے ٹھوکر رسید کرتے ہوئے باہر نکل
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

گئے تب ایک گہری سانس بھر کر میر شمس مزید گویا ہوا۔ "آپ لوگ بے شک نین تارا سے جڑا اپنا رشتہ نہ قبول کریں، لیکن نین تارا سے جڑا میر شمس کا رشتہ سب کو قبول کرنا ہی ہو گا۔۔۔!" گردن اکڑائے ٹھہر ٹھہر کر بولتا وہ شاہ حویلی کے بہتسے لوگوں کو بہت کچھ جتا گیا تھا۔ سب سے پہلے لائونج سے واک آئوٹ کرنے والی چاندنی تھی۔ کیونکہ اس کی ماں نے اسے بچپن سے ہی میر شمس کے خواب دکھانے شروع کر دیے تھے، اور امید واثق تھی کہ چاندنی کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد میر شمس کو قسمیں وغیرہ دے کر میر شمس اور چاندنی کی شادی کروادی جاتی۔۔۔۔

"میر شمس! بہت غلط کیا تُونے، ہمارے ساتھ بھی اور اپنے ساتھ بھی۔ یہ بات تجھے اس کم ذات کے ساتھ چند دن گزارنے کے بعد ہی سمجھ آ جائیگی۔ جب لوگ تھو تھو کرینگے میر شمس پر۔" بڑی وڈیرن چیخ کر بولیں۔ اس عمر میں بھی ان کی آواز کا جاہ و جلال مثالی تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ منہ توڑ دونگا میں جس نے میر شمس پر تھو کرنے کی جرات کی۔" میر شمس غصے کی زیادتی سے کانپ کر بھینچے لہجے میں بولا۔ نین تارا کے ہاتھ پر اس نے گرفت مضبوط کر دی تھی۔ نین تارا آنسو روکنے کی کوشش میں بے حال تھی لیکن آنسو تمام بند توڑ کر بے آواز بہے جا رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"اس گند کی پوٹلی کو اگر کندھے سے لٹکا ہی لیا ہے تو اسے لے کر اس حویلی سے چلا جا۔ بولنے والوں کا منہ توڑے یا کچھ بھی کرے، ہم سے برداشت نہیں ہو گی یہ ذلت۔" بڑی وڈیرم کا انداز رعونت زدہ اور گھن کھانے جیسا تھا جس نے نین تارا کو اس کی اپنی نظروں میں گرا دیا تھا' جبکہ حویلی کی باقی خواتین کے جلتے دلوں پر ٹھنڈے چھینٹے پڑ گئے تھے۔ جبکہ مرد حضرات یوں کھڑے تھے جیسے کوئی ڈرامے کا سین دیکھ رہے ہوں۔

نہیں۔۔. اس کا مطلب یہ نہیں کہ حویلی کے دیگر مرد حضرات کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ فرق پڑا تھا، اور اگر میر شمس کی جگہ ان کی اپنی اولاد ایسا کچھ کرتی تو وہ شاہنواز شاہ سے کم ہر گز نہ کرتے لیکن۔۔۔۔ اب جیسی بھی نین تارا حویلی کے ایک سپوت کی عزت تھی، اس لیئے بھی وہ سب خاموش تھے، جو کہنا تھا کرنا تھا شاہنواشاہ اور بڑی وڈیرن بخوبی کر سکتے تھے۔

"کیوں نکل جائوں؟ اس حویلی پر میرا بھی حق ہے۔ دادا سائیں نے سب کے حصے کیے ہیں۔ کسی کی ہمت ہے مجھ سے میرا حق چھینے؟ آپ بھی ایسا کچھ نہیں کر سکتیں دادی سائیں۔ نین تارا یہیں اسی حویلی میں میر شمس کی بیوی کی حیثیت سے ہمیشہ رہے گی۔" میر شمس کی بات پر بڑی وڈیرن کو پتنگے لگ گئے تھے۔ پھر وہ ایسا بھڑکیں کہ باقاعدہ چند ایک لوگوں نے اپنے سر دبانے شروع کر دیے۔ میر شمس سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔ نین تارا بھی بے جان سی اس کے ساتھ کھنچتی چلی گئی۔ سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر میر شمس نے وہیں کھڑی ملازمہ نے انوری بیگم کا پوچھا تھا جس پر ملازمہ نے اسے بتایا کہ انوری بیگم اپنے بھائی کے گھر گئی ہیں۔ سر کو جنبش دیتے ہوئے اس نے نین تارا پر ایک گہری نظر ڈالی' پھر اپنے اس ہاتھ کو ہلکے سے جھٹکا جس میں نین تارا کا ہاتھ تھا۔

Posted on Kitab Nagri

مقصد، خوفزدہ نین تارا کو متوجہ کرنا تھا۔ نین تارا نے چونک کر میر شمس کی طرف دیکھا تو وہ دلکشی سے مسکرا دیا ۔"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، تمہارا اصل رشتہ صرف مجھ سے جڑا ہے تو تمہیں صرف میری پروہ ہونی چاہیے ۔ویسے میری ماما سائیں اس دنیا کی سب سے اچھے انسانوں میں شمار ہوتی ہیں۔ان سے مل کر تمہیں بہت اچھا لگے گا ایم شیور۔ حویولی میں جو جیسے بیہو کرے اسے ویسا ہی جواب دینا، سو کالڈ معصوم بہنوں کی طرح سب کے دلوں میں جگہ بنانے کے لیئے ذلتیں سہنے کی ضرورت نہیں ہے۔اپنی سیلف رسپیکٹ کی خود پروہ کرو گی تو باقی سب بھی اپنے آپے میں رہینگے۔" آرام آرام سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے میر شمس بہت دھیمے نرم لہجے میں اسے گر کی باتیں بتا رہا تھا۔ نین تارا تو میر شمس کے یہ انداز دیکھ کر ہی سکتے میں آگئی تھی۔

اس نے خواب میں بھی میر شمس سے ایسے نرم، احترام اور محبت سے پر لہجے کی امید نہیں کی تھی۔بے اختیاری میں نین تارا اس بات کا اظہار بھی گئی تھی۔

میر شمس نے چونک کر نین تارا کی طرف دیکھا پھر ہنستے ہوئے اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر نین تارا کے کان میں جھک کر آہستگی سے بولا۔"اتنا اچھا بھی نہیں ہے میر سائیں، بس آپ سے مل کر ہم کچھ بدل سے گئے۔۔۔۔"میر شمس کا شوخ لہجا اور گردن سے ٹکراتی گرم سانسوں نے نین تارا کا چہرہ سرخ کر دیا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بیچاری کائنات سارا دن ہی بولائی بولائی پھرتی رہی۔ ہر وقت یہ دھڑکا کہ کہیں شہریار گھر ہی نہ پہنچ جائے۔ حالانکہ شہریار نے شام کی بات کی تھی پھر بھی کائنات کے دل کا چور اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔ کائنات کی گھبراہٹ کا یہ عالم تھا کہ اسی گھبراہٹ میں وہ زبیر کو بھی جھڑک چکی تھی جس پر زبیر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا

۔

اور پھر یونہی اس الجھن بڑے دن کی شام بھی آگئی۔ حلق تر کر کے کائنات نے چھوٹے سے لان میں کھلنے والی لائونج کی کھڑکی سے جھانک کر لان میں بیٹھے گھر کے دیگر مرد حضرات کی طرف دیکھا پھر لب کچلتے ہوئے چھ بج کر پانچ منٹ بجاتی کھڑی کی طرف' اور پھر سینے کو مٹھی سے دو بار ٹھونک کر دھڑکن کو معمول پر لانے کی کوشش کرتی لان میں چلی آئی۔ زبیر اور تایا ابو کے سوا کسی نے اس پر توجہ نہیں دی تھی۔

"تایا ابو۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ میں۔۔۔۔میں چائے بنا رہی ہوں آپ چائے پیئیں گے؟" کبھی گھر کی دیگر خواتین کا پلان بنتا تو سب ساتھ ہی پارک میں چلی جاتیں۔ اکیلے کبھی گھر کی کوئی لڑکی اس طرح پارک میں گئی نہیں تھی اس لیئے کائنات کو یہ مشکل لگ رہا تھا۔ منہ اٹھا کر وہ گھر چھوڑ کر تو چلتی بنی تھی، لیکن وہ تو گھر چھوڑنا تھا نا۔۔۔ پھر گھر والوں کی ناراضگی کی فکر کیوں کرتی۔ لیکن اس بار اسے ناراض نہیں کرنا تھا اس لیئے جھجھک رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"چائے کا پوچھتے ہوئے اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟" تایا ابو ننھے بچے تو نہیں تھے جو کائنات کا اڑا ہوا رنگ اور اچھے خاصے موسم میں آبشار کی طرح پھوٹتا اس کا پسینہ دیکھ کر کچھ نہ سمجھتے۔

"یہ زہر ملانے کا ارادہ کر رہی ہیں شاید۔ ہم سب سے جان چھڑوانے کا انہیں شوق بھی بہت ہے۔" مجیب چچا کا سترہ سالہ منیب دانت نکوس کر بولا تو سب ہنس دیے۔ کائنات دل میں منیب کو فٹے منہ کہتی پھر سے تایا ابو کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ایسی کوئی بات نہیں تایا ابو، میں کیوں گھبرائوں گی۔ تو بنائوں چائے۔" اپنا پسینا صاف کرتے ہوئے کائنات کی آواز گھبراہٹ میں عجیب سی ہو گئی۔ پھر مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ وہ اس وقت ایک ہونق سی کارٹون لگ رہی تھی۔

"بھئی بنالائو سب کے لیئے چائے۔ پوچھ تو یوں رہی ہو جیسے کے ٹو سر کرنا ہو۔" چچا اخبار پڑھتے ہوئے ڈسٹرب ہو رہے تھے۔ تبھی کرخت لہجے میں بولے۔

پھیکا سا مسکراتے ہوئے کائنات ایک پریشان نظر مین گیٹ پر ڈالتی آگے بڑھ گئی۔ پھر چائے بناتے ہوئے بھی وہ بار بار گھڑی کی طرف دیکھتی رہی۔ گھڑی کا ایک ایک سیکنڈ اس کے دل کی دھڑکن تیز کر رہا تھا اور اور ساڑھے

Posted on Kitab Nagri

چھ بجے تک اس کا دل باقاعدہ ڈھول کی آواز کے ساتھ دھڑکنے لگا تھا' کائنات کو تو ایسا ہی لگ رہا تھا۔ پھر جب ساڑھے سات ہو گئے تو کائنات کو کچھ حوصلہ ہوا کہ شہریار رات کو کچھ عجیب سا ہو رہا تھا تو الٹا سیدھا بول گیا۔ اصل میں اس کا ایسا کوئی مقصد نہیں ہو گا۔ سو پر سکون ہو کر وہ ڈائجسٹ کھول کر بیٹھ گئی جب گھنٹی کی چنگھارنے اس کا رنگ اڑا دیا۔

دل کی رکی رکی دھڑکن کے ساتھ وہ پھر سے لائونج کی کھڑکی سے چپک کے کھڑی ہو گئی جبکہ مضطرب نظریں مین گیٹ پر ہی ٹکی تھیں جہاں قیوم بھائی گیٹ کا چھوٹا دروازہ کھول رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

دروازہ کھولنے کے بعد شاید باہر موجود شخص سے سلام کلام ہوا تھا اور پھر قیوم بھائی نے پیچھے ہو کر آنے والے کو اندر آنے کا راستہ دیا تھا۔

سفید اور سرمئی بالوں کا ڈیسنٹ سا ہیئر اسٹائل، سفید شرٹ کے ساتھ گرے پینٹ پہنے وہ صاف ستھری رنگت والے صاحب کائنات کو پہلی نظر میں ہی کچھ جانے پہچانے سے لگے تھے۔ سر جھٹک کر پہلی فرصت میں کائنات نے شکر ادا کیا کہ آنے والا شہریار نہیں تھا' پھر اس آنے والے گریس فل سے درمیانی عمر کے آدمی پر غور کرنے لگی جو لان میں بیٹھے تمام لوگوں سے مصافحہ کر کے وہیں لان میں بیٹھ گئے تھے۔

"کہاں دیکھا ہے میں نے ان صاحب کو؟؟؟؟؟" کائنات دماغ کی پیچیں لڑا ہی رہی تھی جب مہمان حضرات کی نظریں کھڑکی پر پڑیں، نسوانی وجود دیکھ کر انھوں نے فوراً اپنی نظریں ہٹا بھی لی تھی لیکن اگلے ہی پل پھر سے کچھ ٹھٹھک کر کھڑکی کی طرف دیکھا۔ ان کے دیکھنے پر تایا ابو اور چچا سمیت باقی سب کی نظریں بھی کھڑکی کی طرف اٹھ گئیں۔ اتنی ساری نظروں کا مرکز بن جانے پر کائنات گڑبڑاتے ہوئے وہاں سے واک آئوٹ کرنے ہی والی تھی جب اپنے نام کی پکار پر ٹھٹھک کر مڑی۔ "یہاں باہر آئو بیٹا، کائنات ہو نا تم؟" ان کے نرم سے اپنائیت بھرے لہجے پر کائنات الجھتے ہوئے لان میں چلی آئی تھی۔ ذہن ہنوز الجھا ہوا تھا لیکن جیسے ہی کائنات نے اس مہمان کو قریب سے دیکھا اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"عقیل انکل؟؟اسلام علیکم،کیسے ہیں آپ،کراچی کب آئے آپ؟"کائنات کا لہجہ جوش و خروش سے پر تھا۔ اسے یاد آیا تھا عقیل صاحب اس کے والد کے بہترین دوست تھے۔اسکول ٹائم کا ساتھ تھا ان دونوں کا۔جب عقیل صاحب جاب کے سلسلے میں دوسرے شہر جا بسے تھے۔ملنا ملانا تب بھی جاری رہتا اگر ماجد صاحب (کائنات کے والد) کا انتقال نہ ہو جاتا۔

کائنات کے پاس اب بھی ماجد صاحب اور عقیل صاحب کی بہت سی تصاویر تھیں اس لیئے وہ جلد ہی انہیں پہچان گئی تھی۔

"وعلیکم سلام میرا بیٹا،اللہ کا شکر ہے فٹ ہوں،بس وہی بڑھاپے کی کچھ بیماریوں نے گھیر لیا ہے اور کراچی تو بہت بار آنا جانا ہوا لیکن مصروفیات کی وجہ سے ملنا جلنا نہیں ہو سکا۔ویسے امجد بھائی آپ تو کہہ رہے تھے کائنات اپنی مرضی سے گھر بار چھوڑ کر کچھ بھی بتائے بغیر بھاگ گئی ہے۔"آخری بات عقیل صاحب نے چبھتے ہوئے لہجے میں تایا ابو کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔تایا ابو نے انہیں جواب دینے کی جگہ غضبناک نظروں سے کائنات کو گھورنا شروع کر دیا۔کائنات بیچاری شرمندہ ہو کر رہ گئی۔ہاں یہ ٹھیک تھا کہ وہ چھوڑ گئی تھی لیکن سب کچھ بتا کر، زینیہ کے گھر کا ایڈریس وغیرہ دے کر دن دہاڑے گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تایا ابو کو کسی مہمان کے سامنے اس طرح نہیں بولنا چاہیے تھا۔" کائنات دل ہی دل میں بسوری۔ پھر بات بدلتے ہوئے عقیل صاحب کو اندر بیٹھنے کی دعوت دینے لگی۔

عقیل صاحب نے جانچتی ہوئی نظروں سے مجیب چچا اور تایا ابو کو گھورا تو وہ دونوں بغلیں جھانکنے لگے۔

کائنات کے پیچھے پیچھے لائونج میں جاتے ہوئے تایا ابو کو پورا یقین ہو گیا تھا کہ زمین اب ان کے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ جبکہ چچا اور زبیر نے نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے کو حوصلہ دیا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

عقیل صاحب کو رخصت کرتے ہوئے کائنات کے چہرے پر قوس و قزح کے رنگ اتنے نمایاں تھے کہ کوئی اندھا بھی دیکھ سکتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب عقل صاحب نے اس کے سامنے زمین کا قصہ چھیڑا تو وہ تو دنگ رہ گئی تھی۔ اس کے دنگ تاثرات پر عقیل صاحب نے ٹھٹھک کر اس سے پوچھا تھا کہ کیا امجد بھائی اور مجیب نے تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا؟ جس پر کائنات نے ایک اچٹتی سی گھوری تایا ابو اور چچا پر ڈال کر ان کا پردہ رکھتے ہوئے یہ جھوٹ بول دیا کہ وہ اس بارے میں جانتی ہے۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

پھر عقیل صاحب اسے زمین کی فائل وغیرہ سمیت تمام ڈیٹیل دیتے ہوئے رخصت ہو گئے۔ ان کا بیٹا دوبئ میں بہت اچھی جاب کر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ عقیل صاحب بھی اب اس کے پاس آ جائیں۔ عقیل صاحب کل تک دبئ روانہ ہونے والے تھے اور اس سے پہلے زمین کی اصل حقدار کو اس کا حق دینا چاہتے تھے اور خوش قسمتی سے انھیں کائنات یہیں مل گئی تھی ورنہ آج انھیں یہ سب کاغزات وغیرہ تایا ابو اور چچا کو دے کر جانا پڑتا۔

عقیل صاحب بھی قدرے ہلکے پھلکے سے ہوتے ہوئے کائنات کو اپنے ایڈریس اور فون نمبر سمیت ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہو گئے۔ تمام کاغزات ہوا میں لہراتے ہوئے کائنات با قاعدہ قلانچیں بھرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ پیچھے زبیر اس کے انداز پر مسکرا کر رہ گیا جبکہ باقی سب کے چہروں پر بارہ بج رہے تھے ۔زبیدہ چچی نے اچانک چچا کو ٹہوکا دیا تو وہ چونک کر سر ہلاتے ہوئے ان کے پیچھے نکل گئے ساتھ ہی زبیر کو بھی آنے کا اشارہ دیا۔ جبکہ تائی امی نہ جانے کسے کوستے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئیں۔ عجیب بیزاری چھا گئی تھی ہر طرف 'لیکن کائنات میڈم کے کمرے میں تو عید آئی تھی جیسے عید!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاتھ پھیلائے وہ پورے کمرے میں گول گول گھوم رہی تھی۔ کبھی بے وجہ ہنستے ہوئے بیڈ پر لوٹ پوٹ ہوتی رہی تو کبھی ان کاغزات کو ناک کے قریب لے جا کر سونگھتی اور پھر خود کو ہلکے ہلکے تھپڑ نار کر یقین دلاتی کہ وہ اچانک ہی لکھ پتی بن گئی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اپنے مرحوم باپ پر ڈھیروں پیار آیا اور اسی پیار میں آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ حلق میں اٹکا نمکین گولا نگل کر وہ واشروم گئی پھر وضو کر کے لوٹی اور شکرانے کے نوافل ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ماں باپ کو بھی پڑھ کر بخشا اور اب ایک بار پھر کائنات کا پاگل پن شروع ہو چکا تھا۔

"لیکن میں زمین کا سودا وغیرہ کیسے کروں؟ خالی زمین میرے کس کام کی؟ یہ سودے وغیرہ کی ذمے داری کسے دوں آخر؟ تایا ابو اور چچا سمیت اس گھر میں کسی پر اعتبار نہیں کر سکتی۔ ان کے دلوں میں کوئی چور تھا جو مجھے زمین کے بارے میں کچھ بتایا نہیں۔۔۔بیوقوف نہیں ہوں میں جو سب کی فطرت جانتے ہوئے بھی اعتبار کر لو ۔"خود سے باتیں کرتے ہوئے اچانک اس کی نظروں میں شہریار کا چہرا جگمگایا تو کائنات ساکت سی ہو گئی۔

"شیری۔۔۔۔"

"صرف تمہارا شیری!" شہریار کی دھیمی آواز کائنات کو اپنے کان میں گونجتی محسوس ہوئی جس پر کی ہارٹ بیٹ نے سپیڈ پکڑ لی۔

پھر بہت دیر تک کائنات پوری سنجیدگی سے شہریار اور اپنے رشتے کے بارے میں سوچتی رہی اور جیسے ہی وہ کسی نتیجے پر پہنچی' اس کے گداز بھرے بھرے لبوں پر خوبصورت سی مسکان بکھر گئی۔ بیڈ پر آڑھی ترچھی لیٹی کائنات فیصلہ کر چکی تھی کہ کل ہی شہریار کے پاس چلی جائیگی اور پھر زمین کے پیسوں سے شہریار کوئی چھوٹا موٹا

Posted on Kitab Nagri

بزنس شروع کرلیگا۔ اور پھر ایک دن وہ لوگ چھوٹا سا پیارا سا اپنا گھر بھی بنالیں گے۔ تب تک وہ اس چھوٹے سے فلیٹ میں روتے پیٹتے ہی سہی لیکن رہ ہی لیگی۔۔۔۔ ایک آسائشات بھری زندگی کی سو فیصد امید کائنات کو کچھ کمپرومائز پر راضی کر چکی تھی۔

"ہاں بس سب کچھ ڈن ہو گیا، بلکہ ڈن ڈنا ڈن ڈن ہو گیا۔ آج کال کر کے اپنے روٹھے میاں کو منائوں گی۔ ہائے بیچارے پتا نہیں کل اتنے عجیب کیوں ہو رہے تھے؟ طبیعت نہ خراب ہو، موسم بھی تو اچانک کتنا بدل گیا ہے۔ لیکن وہ مجھ سے محبت کے دعیدار ہیں، میری آواز سن کر ٹھیک ہو جائینگے بلکل، ہاہاہاہا!!" آگے آنے والے حالات سے بے خبر کائنات اپنی ہی جھونک میں بڑبڑاتی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے۔۔۔۔ تم ابھی تک یونہی کھڑی ہو؟" میر شمس ہاتھ لے کر جب باتھروم سے باہر آیا تو نین تارا کو اسی جگہ اسی پوزیشن میں سمٹا سمٹا سا کھڑا دیکھ کر حیران رہ گیا جس پوزیشن میں وہ اسے چھوڑ کر باتھ لینے گیا تھا۔

نین تارا جواب میں صرف ہونٹ کچلتی رہ گئی۔ اب وہ میر شمس کو کیا بتاتی کہ اس بیش قیمت سامان سے بھرے مختلف روشنیوں میں نہائے اس کمرے میں اسے اپنا آپ کتنا عجیب اور میلا لگ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

نین تارا کوئی بے اعتماد سی لڑکی نہیں تھی لیکن کچھ دیر پہلے باہر ہونے والے ہنگامے نے اس کی ذات کے غرور کو بہت ٹھیس پہنچائی تھی۔ میر شمس کی باتوں نے وقتی مرہم رکھا تھا لیکن اندر ہی اندر توہین آمیز لہجے میں دیا گیا نچلی ذات کا طعنہ اور سب کی چبھتی اور مزاق اڑاتی نظریں اسے گھائل کر رہی تھیں۔

ان سب باتوں کو سوچتے ہوئے نین تارا کو احساس ہی نہیں ہوا کہ کب میر شمس اس کے نزدیک، بہت نزدیک آ کھڑا ہوا تھا۔ چونکی وہ تب جب میر شمس نے اس کا چہرا اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر کر اوپر کی طرف اٹھایا۔ نین تارا کی آنکھوں میں بھرے آنسو لڑیوں کی صورت گرنا شروع ہو گئے۔ میر شمس نے جیسے اس کی حالت سمجھتے ہوئے مزید کچھ نہیں پوچھا اور جھک کر نین تارا کی آنکھ کے کنارے سے ایک آنسو لبوں سے چن لیا۔

نین تارا کو اپنی سانسوں کے ساتھ ساتھ دھڑکن بھی رکتی محسوس ہوئی تھی۔

بامشکل حلق تر کر کے نین تارا نے پیچھے ہونا چاہا تھا لیکن میر شمس نے اپنا ایک ہاتھ نرمی سے نین تارا کے چہرے سے ہٹا کر اس کی کمر کے گرد حمائل کر لیا اور اپنا چہرہ اس کے چہرے سے ذرا دور کر کے بغور اس کے ایک ایک نقوش کو دیکھنے لگا، پھر اپنی پیشانی نین تارا کی پیشانی سے کر دل دھڑکاتے گمبھیر لہجے میں بولنا شروع ہوا۔ "مجھ میں بہت خامیاں ہیں نین، ہر انسان میں ہوتی ہیں۔ پھر بے پناہ دولت اور اختیارات نے ان خامیوں کو اور بڑھاوا دے دیا۔ میں خود کو نہ جانے کیا سمجھنے لگا تھا، جو چاہتا تھا اسے جائز یا ناجائز، ہر طریقے سے پا لیتا تھا۔ یہی تمہاری باری میں بھی ہوا تھا۔ تمہیں دیکھا، تمہیں چاہا، پھر غلط طریقے سے پانے کی کوشش بھی کی۔ لیکن جب تم میری دسترس میں آ گئیں تو میرا دل خالی سا ہو گیا، بندہ بشر ہوں، تمہاری قربت کی طلب بہت ہے لیکن ساتھ ہی میں

Posted on Kitab Nagri

تمہاری ان آنکھوں میں اپنے رنگ بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ تمہارے ہونٹوں پر آسودہ مسکان بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔تو کیا اجازت ہے؟" اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے نین تارا کے ہونٹوں کے کنارے کو سہلاتا میر شمس اس سے اجازت طلب کر رہا تھا جس کی نظریں زمین پر گڑی ہوئی تھیں اور دھڑکنیں کانوں میں ادھم مچا رہی تھیں۔ اس کی تو زبان تالوں سے لگ گئی تھی، وہ منہ سے کیا جواب دیتی جب اس کی پلکیں تک حیا کے بوجھ سے اٹھنے سے انکاری تھیں۔

میر شمس نے اپنے سوال کے جواب میں نین تارا کے چہرے پر کوئی ناگواری اترتی نہیں دیکھی تھی، بلکہ حیا کا رنگ بڑا ٹوٹ کر آیا تھا! پھر بھی میر شمس اس کے منہ سے جواب سننے کا متمنی تھا۔

"بولو نین؟" پیشانی کے بعد ناک سے ناک ٹکراتے ہوئے میر شمس کی آواز اور بوجھل ہو گئی تھی۔ دوسری طرف بولنے کی کوشش میں نین تارا کے لب کانپ کر رہ گئے تھے۔ بامشکل سر کو اثبات میں ہلکی سی جنبش دیتے ہوئے نین تارا نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا تھا، اور دھیرے سے ہنستے ہوئے میر شمس نے نین تارا کو اپنے سینے میں چھپا لیا تھا۔۔۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شہریار کو منانا کائنات کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا بلکہ وہ بیچارہ تو ناراض ہونے کی جگہ الٹا حیران تھا کہ کائنات نے خود فون کر کے اس سے پارک نہ آنے کے لیئے معذرت کی تھی۔ اور کائنات کی معذرت پر ہی شہریار نے مصنوعی ناراضگی اختیار کی تھی۔

کائنات نے اسے زمین کی تفصیلات سے لے کے کل شام خود ہی اس کے فلیٹ پہنچنے کا ارادے کا اظہار کیا تھا۔

کائنات کی تمام باتوں میں شہریار کو سب سے زیادہ خوشی کائنات کے کل لوٹنے کی خبر نے دی تھی۔

وہ خود اسے لینے جانا چاہتا تھا لیکن کائنات نے اسے روک دیا تھا کہ نہ جانے یہاں کے کیا حالات ہوں۔ اور اب خوشی خوشی رابطہ منقطع کر کے وہ دونوں صبح کا انتظار کرنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"میر سائیں۔۔۔۔میر سائیں اٹھ جائیں۔۔۔۔۔میر سائیں اٹھ بھی جائیں پلیز۔۔۔۔میر سائیں دن کے گیارہ بج رہے ہیں!میر سائیں۔۔۔!!!"میر شمس کے سرہانے کھڑی نین تارا بہت دیر سے میر شمس کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن میر شمس ہوں ہاں کر کے پھر چپ۔۔۔۔۔

نین تارا کے چہرے پر خجالت کا رنگ بڑا واضع تھا۔ کتنی بار دروازے پر دستک دی گئی تھی۔ کوئی ملازمہ میر شمس کو ناشتے کے لیئے بلانے چلی آتی تھی۔ کیونکہ ملامہ کا مخاطب صرف میر شمس ہوتا تھا سو نین تارا سوائے میر شمس کو پکارنے لے اور کچھ نہیں کر پاتی تھی۔ اور نہ حالات اتنے ساز گار تھے کہ وہ اکیلی ہی باہر نکل جاتی۔

"میر سائیں آپ اب بھی نہ اٹھے تو میں آپ پر پانی لا پھینکوں گی۔" نین تارا کے سنجیدہ تاثرات سے واضع تھا کہ وہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

ہاں یہ نین تارا ہی تھی۔ وہی ڈری سہمی سی، ڈھیروں خدشات کی شکار نین تارا۔۔۔ جسے میر شمس نے اپنی محبت بھری قربت سے اتنا با اعتماد بنا دیا تھا کہ وہ میر شمس پر پانی پھینکنے کا ارادہ کر رہی تھی!

اپنی دھمکی پر میر شمس کی طرف سے کوئی رسپونس نہ پا کر نین تارا نے روم ریفریجیٹیر کا رخ کیا لیکن وہاں شراب کی بوتلیں دیکھ کر کچھ دیر کے لیئے گم صم رہ گئی پھر بعد میں اس بارے میں بات کرنے کا سوچتے ہوئے واشروم

Posted on Kitab Nagri

کی طرف بڑھ گئی۔ ابھی وہ ڈونگے میں پانی بھر ہی رہی تھی کہ دروازہ بند ہونے کی آواز پر چونک کر مڑی، دروازے سے پشت لگائے اور بازو سینے پر لپیٹے میر شمس اپنی سرخ نیم وا نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ نین تارا کا سارا اعتماد ڈانوڈول ہو گیا تھا میر شمس کی نظروں سے چھلکتے جذبات دیکھ کر۔ اپنا حلق تر کرتے ہوئے نین تارا نے پانی سے بھرے ڈونگے کو یوں اٹھایا ہوا تھا جیسے اپنی حفاظت کے لیئے کوئی ہتھیار اٹھایا ہوا ہو۔

"کیا ہوا؟ پھینکو پانی۔۔۔۔" چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر نین تارا کی طرف بڑھتے ہوئے میر شمس کا انداز بھی کسی گھاگ شکاری جیسا ہی تھا۔

"ممم میر سس سائیں۔۔" نین تارا کے حلق سے بامشکل آواز برامد ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جججج جی میر سائیں کی نین تارا؟"

"میر سائیں جلدی کریں پلیز۔"

Posted on Kitab Nagri

"جلدی کروں؟ کیا کروں؟"میر شمس کے لیئے مشکل ہو رہا تھا اپنی مسکراہٹ چھپانا جو نین تارا کی حالت دیکھ کر اس کے لبوں پر مچلنے کو بے تاب ہو رہی تھی۔

"میر سائیں پلیز۔۔۔اتنی بار آپ کو ناشتے پر بلوایا جا چکا ہے۔جلدی کریں۔۔۔میرا مطلب ہے جلدی سے فریش ہو کر باہر چلے جائیں۔رزق کو انتظار نہیں کرواتے۔"

"اپنے سائیں کو بھی انتظار نہیں کرواتے۔"شرارت سے جواب دے کر میر شمس نے اپنی بانہیں پھیلا دیں۔

نین تارا نے پہلے میر شمس کے تاثرات سے جانچا کہ وہ مزاق کر رہا ہے یا سیریس ہے۔میر شمس کے چہرے پر صرف محبت ہی محبت تھی، جسی دیکھ کر نین تارا نے جھجھکتے ہوئے اس کی جانب پیش قدمی شروع کر دی اور جب صرف ایک قدم کا فاصلہ درمیان میں رہ گیا تب پانی کا ڈونگے سے سارا پانی میر شمس پر اچھال کر اسے ڈاج دیتی سائڈ سے گزرتی ہوئی واشروم سے باہر نکل گئی'اور کمرے میں آ کر بیڈ پہ گرتے ہوئے میر شمس کے ان گڑبڑائے تاثرات کو سوچ کر ہنستی رہی جو اچانک پانی گرنے پر میر شمس کے ہوئے تھے۔اور واشروم میں کھڑا میر شمس آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے نین تارا کی ہنسی پر پر سکون سا مسکرا دیا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

جیسا کہ میر شمس نے کہا تھا، نین تارا واقعی انوری بیگم سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی۔ وہ کل رات ہی حویلی واپس لوٹی تھیں وہ بھی میر شمس کے نکاح کی خبر سن کے۔

نین تارا انہیں پہلے ہی پیاری لگی تھی اور اب تو اکلوتی بہو کے روپ میں مل رہی تھی، وہ نین تارا اپنے کمرے میں لیئے بیٹھی تقریباً وہی ہدایات کر رہی تھیں جو کل میر شمس نے کی تھیں' جس سے نین تارا کو اندازہ ہوا تھا کہ خوش قسمتی سے میر شمس میں بہت عادتیں اپنی ماں والی بھی تھیں۔ میر شمس کو بدل دینا اتنا بھی مشکل نہیں تھا۔۔۔

میر شمس اس پر تو مہربان تھا لیکن نین تارا چاہتی تھی یہ محبت یہ احساس یہ خوش گفتاری میر شمس کی شخصیت کا خاصہ بن جائیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انوری بیگم سے مل کر نین تارا پر سکون سی ہو کر واپس اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب اس کی نظر شاہنواز شاہ پر پڑی تھی۔ نین تارا کو رکنا پڑا کیونکہ وہ پشت پر ہاتھ باندھے خونخوار تیور لیئے اسی کی طرف چلے آ رہے تھے۔ نین تارا یہ سوچ کر مطمئین تھی کہ وہ بھری پری حویلی میں موجود تھی اور اس کے نام کے ساتھ میر شمس کا نام
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بھی جڑ چکا تھا'سو شاہنواز شاہ ایک حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔زیادہ سے زیادہ لفظوں کی مار مار سکتے ہیں لیکن اس وقت نین تارا دنگ رہ گئی تھی جب شاہنواز شاہ نے اس کے بازو کو بے رحمی سے اپنے ہاتھ سے جکڑ لیا تھا۔

"یہ بات یاد رکھنا تُو لڑکی۔کھلونے سے زیادہ اوقات نہیں ہے تیری!چند دن کھیل کر میر تجھ پر تھوکنا بھی پسند نہیں کریگا اور اس وقت میں تیرا جو حال کرونگا وہ تُو سوچ بھی نہیں سکتی۔میری اولاد ہے میر۔۔۔۔مجھے معلوم ہے اس کی طبیعت کا۔اپنی من پسند چیز حاصل کرنے کے لیئے وہ کسی بھی حد تک چلا جاتا ہے اور جب وہ چیز حاصل کر لیتا ہے تو۔۔۔۔۔۔!!تو پھنک دیتا ہے اسے۔"ایک ایک لفظ پر زور دے کے کہنے کے بعد شاہنواز شاہ نے جھٹکے سے نین تارا کا بازو چھوڑا تھا۔

"سی۔۔۔"اپنا بے جان ہوتا بازو سہلاتے ہوئے تکلیف کی شدت سے نین تارا کی آنکھوں سے کئی موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔شاہنواز شاہ زہر خبد سا مسکراتے ہوئے مڑے ہی تھے جب نین تارا مدھم آواز میں گویا ہوتی انہیں رکنے پر مجبور کر گئی۔"دو فرق آپ بھول رہے ہیں بابا سائیں۔۔۔چیز اور انسان کا،پسند اور محبت کا۔"نین تارا کے لہجے میں بڑا مضبوط یقین تھا۔

شاہنواز شاہ استہزایہ ہنسے،اور پلٹے بغیر بولے۔"لیکن میر شمس وہی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں اُس میر شمس کو بدل دوں گی۔" نین تارا کے ٹھوس لہجے پر شاہنواز شاہ سر جھٹک کر ہنکار بھرتے اپنے کمرے کی طرف چل دیے۔ اندر ہی اندر نین تارا کا مضبوط لہجہ انہیں چونکا رہا تھا۔

کیا واقعی وہ عام سی لڑکی اتنی مضبوط ہے کہ میر شمس کو بدلنے کے دعوے کر رہی ہے!

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

لنچ کے بعد سب چائے کافی لیئے لائونج میں ہی بیٹھے تھے۔ قیوم بھائی، زبیر اور منیب گھر سے باہر تھے۔ ان کی موجودگی اتنی ضروری بھی نہیں تھی' جن کی موجودگی ضروری تھی وہ سب یہاں موجود تھے۔۔۔۔۔

آدھا کپ چائے کائنات نے ایک ہی گھونٹ میں اندر اتار لی اور پھر گلا کھنکھار کر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی، توقع کے مطابق کسی نے اس پر توجہ نہیں دی تھی۔

"اممم۔۔۔ تایا ابو!" کائنات کی پھنسی پھنسی آواز پر تایا ابو نے سخت کوفت زدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"تتت تایا ابو۔۔۔۔"کائنات ان کے گھورنے پر سٹپٹا کر پھر سے بولی۔اس کی گھبرائی سی حالت دیکھ کر اس بار سب نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"آگے بھی بول دے تایا ابو کی ماں۔۔۔۔"تائی امی کے غصے سے کہنے پر تایا ابو نے ناخوشگوار نظروں سے تائی امی کی طرف دیکھا۔ماں والی بات انہیں پسند نہیں آئی تھی .

"یا اللہ مدد، یا اللہ مدد، یا اللہ مدد۔"دل میں اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے کائنات نے پہلے اپنا چہرا ممکنہ تھپڑ سے بچنے کے لیئے اپنے ہاتھوں سے چھپالیا اور پھر ایک ہی سانس میں اپنے نکاح کی بابت سب کو بتادیا۔

لائونج میں موجود ہر شخص انگشت بدناں تھا۔ایسے چھپ چھپا کر نکاح تو ان کے خاندان میں لڑکے بھی کرتے تو ان کا قیمہ بنادیا جاتا۔پھر کائنات تو لڑکی ذات تھی۔

سب سے پہلے ہوش میں آکر اپنا سینہ پیٹنے والی تائی امی تھیں۔پھر انہوں نے سینہ پیٹنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی چپل اتار کر کائنات کی طرف پوری قوت سے اچھال دی تھی۔کائنات نے بچنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی، چپل اس کے کندھے پر بڑے زور سے لگی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ہائے ہائے ہماری عزت مٹی میں ملادی بے غیرت۔ ارے اپنے ماں باپ کے ساتھ مر کیوں نہ گئی؟؟ سارا خاندان ہم پر ہی تھو تھو کریگا۔۔۔۔۔ پالا ہم نے جو ہے، الزام تو ہم پر ہی آئیگا۔ ارے کیسی گھٹیا لڑکی ہے۔ شکر ہے ماں باپ اسکے چلن دیکھنے سے پہلے ہی مر کھپ گئے۔ اجی آپ کیا بس گھورے جا رہے ہیں! منہ توڑ دیں اس لڑکی کا۔ میں کہتی ہوں گنجا کر دیں اس ڈائن کو۔ آمنہ ذرا کینچی لا کر دے مجھے جلدی سے۔" چیختی چلاتی تائی امی نے آخر میں اپنی بیٹی کو مخاطب کیا تو آمنہ نے ایک سینکڈ میں ہی قینچی لا کر تائی امی کو تھما دی۔ لائونج میں ہڑبونگ مچ گئی تھی تائی امی کے اس اقدام پر۔ چچا کائنات کو برا بھلا تو بہت بول رہے تھے، جذبات میں تھپڑ بھی لگا دیا تھا لیکن ساتھ ہی وہ تائی امی کو بال کاٹنے سے بھی روک رہے تھے۔

کوئی بیچ بچائو کروا رہا تھا تو کوئی کائنات کی جان لینے کے درپے تھا۔

"میرا کوئی قصور نہیں ہے اس شخص نے مجھ سے گن پوائنٹ پر نکاح کیا تھا۔" بچنے کی کائنات کو یہی صورت نظر آئی تھی کہ سارا الزام شہریار کے سر تھوپ دے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات کی اس بات پر سب کی چلتی زبانیں اور ہاتھ رک گئے۔

"کیا مطلب؟؟؟" چچا کی غیرت نے سب سے پہلے جوش مارا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اور پھر کائنات نے وہی سب کہا جس کی اس سے امید کی جاسکتی ہے۔یعنی کسی ناول کی کہانی تروڑ مروڑ کر سامنے رکھ دی۔ جس میں سارا قصور ظالم ہیرو کا ہوتا ہے۔ہیروئین تو Innocent Doll ہوتی ہے۔

"اور۔۔۔۔۔اور اب نکاح ہو چکا ہے تو میں نے فیصلہ کیا ہے اسے قبول کرلوں۔ویسے بھی طلاق کوئی اچھی چیز تو نہیں ہوتی۔"اپنے درد کرتے جسم کو دباتے ہوئے کائنات سہمی ہوئی سی بولی۔اس نے شہریار کا کردار کچھ زیادہ ہی ظالم ظاہر کر دیا تھا۔ کہیں سب شہریار سے طلاق لینے کا کہہ کر کوئی نیا کٹانہ کھول دیں سو احتیاطاً یہ بولی تھی۔

"تو ایسے نکاح بھی کوئی اچھی چیز نہیں ہوتی۔" چچا گرجے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا؟" تایا ابو نے کام کا سوال اٹھایا۔

"میں خوفزدہ تھی،اس زبردستی کے نکاح کو مانتی بھی نہیں تھی۔ لیکن آج خیال آیا ہے کہ میرے ماننے نہ ماننے سے کیا ہوتا ہے؟ نکاح تو نکاح ہوتا ہے نا۔"سب کو قدرے ٹھنڈا ہوتا دیکھ کر کائنات اندر ہی اندر پر سکون ہو گئی لیکن ایکٹنگ ہنوز جاری تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تو بھی کوئی دودھ سے دھلی نہیں ہے کمینی۔ تیری بھی خوب خبر ہے ہمیں۔ اتنی معصوم توتُو بھی نہیں ہے، جتنی بن رہی ہے۔" چچی کے چیخ کر کہنے پر کائنات کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"تم چپ رہو زبیدہ! تو کائنات تم اس ذلیل شخص کے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟" تایا ابو کے سرد مہری سے پوچھنے پر کائنات نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔ لیکن چہرے کے تاثرات بڑے دردناک رکھے۔

"یاد رکھنا کائنات۔ اس بار جب تم اس کے ساتھ جاؤ گی تو اپنے نفع نقصان کی خود ذمے دار ہو گی۔ اس گھر کے لیئے تم ہمیشہ کے لیئے مر جاؤ گی۔ کسی حالت میں لوٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بار زمانے کی ٹھوکر برداشت کر لی ہم نے۔ بار بار نہیں۔۔۔۔" تایا ابو کے ٹھہر ٹھہر کر سرد مہری سے کہنے پر کائنات کا رنگ اڑ گیا تھا۔ کیا پتا حالات آگے چل کر کیسے ہو جائیں؟ کیا پتا اسے واپس یہاں لوٹنا پڑے؟

کچھ دیر اسی سوچ بچار میں رہنے کے بعد کائنات ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے شہریار کے حق میں فیصلہ سنا دیا

۔

Posted on Kitab Nagri

"فون کرو اس ذلیل انسان کو۔ یہاں بلائو اور اس کے ساتھ دفعہ ہو جائو۔" تایا ابو اس کا فیصلہ سن کر سیخ پا ہو کر بولے۔

"اور زمین؟؟؟" تائی امی تایا ابو کے قریب ہو کر نیچی آواز میں بولیں۔

"فاتحہ پڑھلو اس پر۔" تایا ابو کی آواز اور اونچی ہو گئی۔

قلق تو انہیں بھی بہت تھا لیکن ایک حد سے زیادہ وہ کائنات جیسی طوفان خیز موج سے ٹکرا نہیں سکتے تھے۔ پیچھے ہو جانا ہی بہتر تھا۔

دوسری طرف سب سے نظریں چراتے ہوئے کائنات فون کی طرف بڑھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

شہریار ٹیکسی میں منہ پھلائے بیٹھا تھا۔ یہ منہ اس نے خود نہیں پھلایا تھا بلکہ کائنات کے گھر والوں نے مار پیٹ کر پھلا دیا تھا۔

بیچارہ شہریار بھی چپ چاپ ما کھاتا رہا تھا یہ سوچ کر کہ اگر اس نے یہ مار نہیں کھائی تو کائنات کو کھانی پڑ جائے گی، اور وہ کوئی سوپر ہیرو تو تھا نہیں جو ٹوٹے پھوٹے جسم کے ساتھ سب سے لڑ جاتا اور کائنات کا ہاتھ پکڑے ساتھ لے آتا۔

ویسے تو کائنات کے چہرے پر بھی کافی ڈیزائن بنے ہوئے تھے لیکن شہریار چونکہ پہلے سے "چوٹ شدہ" تھا'سو اس مار پیٹ نے اس کا حلیہ کافی زیادہ بگاڑ دیا تھا۔ مار پیٹ الگ، جو انسلٹ چچا اور تایا نے اس کی'کی تھی وہ الگ۔ اس وقت وہ کائنات سے سخت خفا تھا اور مکمل کھڑکی کی طرف مڑا کائنات کی باتیں عدم دلچسپی سے سن رہا تھا جو اپنی ہنسی روکنے کی کوشش میں ہلکان اسے منانے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔

"ایم سوری نا۔ مجھے کیا پتا تھا آپ پہلے ہی "چوٹوں چوٹ" ہوئے وے ہیں۔ میں نے سوچا تھا دس بارہ مکے آپ کا کیا بگاڑ لیں گے؟ مرد کے بچے ہیں سب سینہ ٹھونک کے سہہ لیں گے۔"

"دس بارہ؟؟؟ اکیلے تمہارے چچا صاحب نے ہی مجھے پندرہ تھپڑ تو مارے ہی مارے تھے۔ باقی سب کے الگ گن لو۔ اور کتنی الو کی پٹھی ہو تم، سارا الزام مجھ پر دھر دیا۔ میرے ظلم و زیادتی کے کیسے کیسے قصے سنائے انہیں!

Posted on Kitab Nagri

شرم نہیں آئی منہ پھاڑ کر اتنا جھوٹ بولتے ہوئے؟؟؟" یکدم پلٹ کر شہریار بھینچی آواز میں دہاڑا تھا۔ کائنات نے وضاحت دینے کے لیئے منہ کھلا لیکن شہریار کی شکل دیکھ کر ایک بار پھر سے حلق سے قہقہ ابل پڑا۔ شہریار تاسف بھری نظر اس پر ڈال کر پھر رخ موڑ کے بیٹھ گیا اور گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ دل تو چاہ رہا تھا کائنات کے بھی کم از کم ایک جھانپڑ لازمی لگا دے لیکن وہ اپنی نئی زندگی کی شروعات مار دھاڑ سے نہیں کرنا چاہتا تھا، سو صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ٹیکسی جیسے ہی گلی میں داخل ہوئی، جھٹکے سے رک بھی گئی۔ کائنات اور شہریار دونوں چونک گئے تھے۔ ایک بڑی سے کار چھوٹے سے محلے میں کھڑی سارا راستہ روک چکی تھی' نتیجتاً ان دونوں کو پیدل ہی فلیٹ کی عمارت تک آنا پڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنی منزل تک پہنچ کر شہریار جھٹکے سے رکا تھا جبکہ کائنات نے سرسری نظروں سے سامنے کھڑے سفید کڑکڑاتے شلوار قمیض کے ساتھ اجرک پہنے خوشبوؤں میں بسے اس لمبے تڑنگے شخص کو دیکھا تھا۔

میر شمس کو وہاں دیکھ کر شہریار کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

دوسری طرف میر شمس جو فلیٹ کے دروازے پر تالا لگا دیکھ کر واپس جانے کا ارادہ کر رہا تھا، شہریار پر نظر پڑتے کے ساتھ ہی پر سکون ہو کر ٹھہر گیا تھا۔

"کیوں آیا ہے تو یہاں؟؟" شہریار کی آواز دہاڑ سے کم نہیں تھی۔ پیچھے کھڑی کائنات نے دہل کر شہریار کی طرف اور پھر میر شمس کی طرف دیکھا تھا۔

"اپنے بھائی کو ساتھ لیجانے۔ اس کا حق دلوانے!" میر شمس کے اطمینان سے کہنے پر شہریار کی اسٹک پر گرفت مضبوط ہوئی تھی جبکہ ہونق سی کائنات مدعا سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"دفعہ ہو جائو یہاں سے، اس سے پہلے کہ میں تمہارا قتل کر دوں۔ اور خبردار جو ابھی یا کبھی مجھے اپنا بھائی کہا۔ نائو گیٹ لاسٹ"!

میر شمس نے یوں سر جھٹکا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔ ایک اچٹتی سی نظر کائنات پر ڈال کر دوبارہ شہریار سے مخاطب ہوا۔ "آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں شہریار۔ تم سننا چاہو یا نہ سننا چاہو لیکن تم میرے بھائی ہو یہ سچ۔۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"بھائی!بھائی نہیں ناجائز بھائی!!!پوری بات بول ناسائیں!اور میرے حق کی فکر تو رہنے دے۔مجھے تیرے باپ سے کچھ نہیں چاہیے اس کی جان کے سوا۔۔۔جو میں لے کر رہوں گا۔اور کیا پتا میں اکیلا نہ ہوں،نہ جانے کتنے بہن بھائی تیرے کہاں کہاں پڑے ہوں۔کس کس کو حق دلائے گا اس ذلیل۔۔۔"شہریار لاٹھی پھینک کر میر شمس کا کالر پکڑے بول رہا تھا جب میر شمس نے جھٹکے سے اپنا کالر چھڑوا کر شہریار کا کالر پکڑ کر اسے دیوار سے لگایا تھا۔

"مائنڈ یور لیگوج۔باپ ہے وہ تمہارا۔۔۔"

"ناجائز!!!ناجائز اولاد ہوں میں اس کی یہ پوری بات بھونک تو کتے۔جب تیرے سو کالڈ باپ کو گناہ کرتے ہوئے شرم نہیں آئی تو کہتے ہوئے کیوں آ رہی ہے؟"شہریار خود اذیتی کی انتہا پر پہنچ کر بول رہا تھا۔غصے سے اس کی گردن اور پیشانی کی رگیں پھول گئی تھیں جبکہ آنکھوں سے آنسو قطار در قطار نکلے جا رہے تھے۔اسے میر شمس کے چہرے سے نفرت ہو رہی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا میر شمس کے چہرے پر تیزاب الٹ دے۔فلحال تو یہ ممکن نہیں تھا سو وہ نظروں ہی نظروں سے میر شمس کے چہرے کو بھسم کرتا اپنا آپ میر شمس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔وہ کائنات کو بلکل فراموش کیئے ہوئے تھا جبکہ میر شمس کی نظریں غیر

Posted on Kitab Nagri

ارادی طور پر کائنات کی طرف اٹھی تھیں۔کائنات کے چہرے پر لفظ "ناجائز" سے بڑے عجیب تاثرات ابھرے تھے۔وہ شہریار کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے اسے شہریار سے گھن آ رہی ہو۔

کائنات کے تاثرات پر ٹھٹھکتے ہوئے میر شمس کی گرفت شہریار کے کالر پر ڈھیلی ہو گئی تھی۔

گہری سانس بھر کر میر شمس اچانک پیچھے ہو گیا تھا۔اس کے دماغ نے کچھ غلط ہو جانے کا احساس بڑی شدت سے دلایا تھا اسے۔"میں کل آئوں گا تفصیل سے بات کرنے۔ آئی ہوپ تم کل زبان اور ہاتھ کی جگہ دماغ کا استعمال کرو گے۔"اپنا کالر جھٹک کر بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے میر شمس نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کائنات کو نظروں ہی نظروں میں کوئی وارننگ دی تھی جو کائنات کے سر سے گزر گئی تھی۔سر جھٹک کر ایک نظر میر شمس کی پشت پر ڈال کر وہ شہریار کے پیچھے فلیٹ میں داخل ہوئی لیکن چبھتی ہوئی نظریں ہنوز شہریار پر جمی تھیں جو نکلا کھولے منہ پر پانی کے چھپاکے مار رہا تھا۔یہ شاید خود کو پر سکون کرنے کی کوشش تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ جو سارا راستہ سخت ذہنی الجھن کا شکار رہا تھا' اپنے کمرے میں داخل ہوتے کے ساتھ ہی کھل اٹھا تھا۔نین تارا زرق برق سا گلابی جوڑا زیب تن کیے اپنے دراز بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔آئینے میں میر شمس کا عکس دیکھ کر سلام کر کے خفگی سے گویا ہوئی۔"اب بھی نہ آتے۔"
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"نہ آتے تو کدھر جاتے؟"اپنی اجرک نین تارا کے سر پر ڈال کر میر شمس اسے بازئوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولا، جبکہ اپنا چہرا نین تارا کے شانے پر پڑے بالوں میں چھپا لیا تھا۔

"جہاں اب تک تھے وہیں رہ جاتے۔"نین تارا کی آواز حلق میں گم سی ہونے لگی میر شمس کی جسارتوں کی وجہ سے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہاں تھا میں؟"اچانک میر شمس سیدھا ہوا اور نین تارا کا رخ بھی اپنی طرف کر لیا۔

"اپنے دوستوں کے ساتھ ہونگے۔"میر شمس کی قمیض کے بٹن کو گھورتے ہوئے وہ سادگی سے بولی۔ میر شمس تصور میں شہریار کا نفرت سے بھرپور چہرا دیکھ کر رہ گیا۔ پھر بات بدلتے ہوئے بولا۔

"یہ کپڑے کہاں سے آئے؟ ویسے میرا ارادہ کل ہی تمہیں شاپنگ پر لیجانے کا تھا۔"

"ماما سائیں نے منگوائے تھے۔ بہت سارے۔۔۔"انوری بیگم کے ذکر پر نین تارا دلکشی سے مسکرا دی۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں بھی اچھی لگیں نا میری ماما سائیں؟"

"بہت۔۔۔۔۔" نین تارا جھٹ بولی۔

"اور ماما سائیں کا بیٹا؟" شریر لہجے میں پوچھتے ہوئے میر شمس نے نین تارا کے ریشمی بال کان کے پیچھے کیے تھے۔

"وہ اتنا اچھا نہیں ہے۔" لبوں میں مسکراہٹ دباتے ہوئے نین تارا نے میر شمس کے بازئوں کے حصار سے نکلنا چاہا لیکن میر شمس نے گھیرا اور تنگ کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا نہیں ہے؟ میر سائیں کی اتنی گستاخی! اس گستاخی کی سزا تو تمہیں ضرور ملے گی۔" نین تارا کا جھمکے سے سجا کان آہستہ سے کھینچ کر میر شمس اس کے ہونٹوں کو فوکس میں لیئے جھکا ہی تھا کہ نین تارا نے چہرا موڑ لیا۔ پھر اپنا ہاتھ میر شمس اور اپنے چہرے کے درمیان کھڑا کیے کچھ اداس لہجے میں گویا ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

"میر سائیں میں اماں اور اپنے بہن بھائیوں سے ملنا چاہتی ہوں۔ دل کو دھڑکا لگا رہتا ہے ان کی طرف سے۔"
شاہنواز شاہ کی دھمکیاں یاد کر کے کائنات اندر ہی اندر پریشان ہو رہی تھی۔

"ان کی تم فکر مت کرو میں نے ان کی سیفٹی کے تمام انتظامات کر رکھے ہیں۔ اور ملنا فلحال ممکن نہیں ہے۔ کچھ الجھنیں ہیں انہیں سلجھانا ہے، پھر دھوم دھام سے ولیمہ بھی کرینگے اور سب سے مل بھی لیں گے، ٹھیک؟"
میر شمس نے فوراً اندازہ لگا لیا تھا کہ شاہنواز شاہ نے نین تارا سے اس کی غیر موجودگی میں کوئی ایسی ویسی بات کی ہو گی۔ جب ہی نین تارا کو دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔ اندر ہی اندر میر شمس شاہنواز شاہ کی حرکتوں پر شدید غصے اور اذیت کا شکار تھا۔

"ارے ہم کن باتوں میں لگ گئے۔ کھانا کھایا آپ نے؟ اگر نہیں تو یہاں لائوں یا باہر ہی کھائیں گے؟" نین تارا ساری پریشانیاں ذہن سے جھٹکتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"میرا کھانا یہیں ہے، میں فریش ہو کر آجائوں پھر کھاتا ہوں۔" دائیں آنکھ دبا کر کہتا میر شمس باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ پیچھے کھڑی نین تارا سرخ ٹماٹر ہو چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اوندھا پڑا وہ کئی گھنٹوں سے آنکھیں بھی بند کیئے ہوئے تھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ سو رہا تھا، جتنا اُدھم اس کے دماغ میں مچا تھا' ایسے میں سونا خواب ہی تھا۔ کائنات کو وہ میر شمس کے جانے کے بعد سے اگنور کیے ہوئے تھا۔ اس وقت جو اس کی حالت تھی، وہ خود سے بھی بیزار تھا پھر کائنات کا کیا ہوش ہوتا۔

"لیکن۔۔۔۔ میری زندگی کے مسئلوں میں کائنات کا کیا دوش؟ میں اسے اتنی دیر سے کیوں اگنور کر رہا ہوں؟ وہ بیچاری تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر میرے ساتھ نئی زندگی کے خواب سجائے چلی آئی ہے اور میں یہاں منہ بنا کر پڑ گیا ہوں!" دل میں خود کو گھرکتے ہوئے شہریار سیدھا ہوا اور آنکھیں کھولیں تو آنکھوں کے کناروں سے کئی آنسو بہہ نکلے۔ جنہیں بیزاری سے صاف کرتا ہوا شہریار اٹھ بیٹھا اور نرم نظروں سے کائنات کی پشت کو دیکھنے لگا ۔وہ صوفے پر دوسری طرف کروٹ کیے لیٹی تھی کب سے بلکل چپ چاپ۔۔۔۔ اگر اس کا اپنے بالوں کی لٹ سے کھیلتا ہاتھ نظر نہ آ رہا ہوتا تو شہریار اسے سوتا سمجھ کر پھر سے اپنے سوگ میں پڑ جاتا لیکن کائنات کو جاگتا

Posted on Kitab Nagri

دیکھ کر وہ خود کو اندر سے پر سکون رہنے کی تلقین کرتا ہوا صوفے کے قریب کھسک آیا۔"کائنات۔۔۔۔"
دھیرے سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے شہریار نے محبت سے پکارا تھا۔لٹ سے کھیلتا کائنات کا ہاتھ ساکت ہو گیا تھا جبکہ ہونٹ ناگواری سے سکڑ گئے تھے۔

"کیا ہوا ناراض ہو؟؟ ملکہ عالیہ کا استقبال ان کی شان کے مطابق نہیں کیا اس لیئے۔" ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے ہوئے شہریار نے کائنات کا بازو کھینچ کر اسے اپنی طرف گھمایا۔

کائنات نے جھنجلا کر اپنا بازو جھٹکے سے شہریار کی گرفت سے نکالا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔وہ شہریار کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کر رہی تھی۔دوسری طرف شہریار کائنات کے تنے نقوش اور سرد انداز پر ٹھٹھک گیا تھا'لیکن ہنوز نرم لہجے میں اس رویے کی وجہ دریافت کرنے لگا۔"کچھ بتائو تو سہی کیا بات ہے؟ اچھا! کل کا سارا دن بہت یادگار بنادوں گا، تمہیں ڈنر پر بھی لے جائوں گا۔یہ مت سمجھنا کہ کل منکر ہو جائو نگا۔"اپنی جھونک میں کہتے ہوئے شہریار نے کائنات کے جھولی میں پڑے ہاتھ تھام لیئے لیکن کائنات کے بد تمیزی سے دوبارہ ہاتھ چھڑوا لینے پر اس بار شہریار کی بھی تیوری چڑھ گئی تھی۔"کیا بد تمیزی ہے کائنات۔کیوں منہ پھلا رکھا ہے؟ میں نرمی سے بات کر رہا ہوں تو تم بھی حد میں رہو۔یہ بے وجہ کی اکڑ ایک تھپڑ سے نکال سکتا ہوں میں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"آپ۔۔۔۔۔ آپ اور کر بھی کیا سکتے ہیں؟ ایک۔۔۔ ایک۔۔۔۔ ایک۔۔۔۔" کائنات لفظ "ناجائز" کہتے ہوئے جھجھک رہی تھی۔

"ایک ایک ایک کیا؟" شہریار کا موڈ اچھا خاصہ غارت ہو گیا تھا۔

"وہ اجرک والا بھائی جو کہہ رہا تھا وہ سچ کہہ رہا تھا؟" کائنات سر جھٹک کر اصل مدعے کی طرف آئی۔

شہریار اس سوال پر ساکت رہ گیا تھا۔ اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ کائنات اس سب کو دماغ پر سوار کر لیگی۔

"بتائیں نا؟"

کائنات کے پھر سے پوچھنے پر شہریار کے جبڑے سختی سے بھینچ گئے اور وہ درشت انداز میں گویا ہوا "میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔"

Posted on Kitab Nagri

"لیکن میں کرنا چاہتی ہوں۔ یہ میری ساری زندگی کا سوال ہے۔ آپ۔۔۔ آپ اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتے ہیں مجھ سے؟ مجھے پلیز سچ بتائیں کون ہیں آپ؟ وہ کون تھا آپ کا؟ ان باتوں کا مطلب کیا تھا؟" غصے میں کائنات کی آواز اونچی ہو گئی تھی۔

"کلیئر سوال پوچھو مجھ سے۔ کیا جاننا ہے؟" کئی لمحوں تک خالی خالی نظروں سے کائنات کو گھورنے کے بعد وہ سرد لہجے میں بولا۔

"اسی بارے میں، جس بارے میں آپ اور وہ آدمی شام کو لڑ رہے تھے۔" سیدھا سیدھا سوال پوچھنے سے کائنات کی جان جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہم کس بارے میں لڑ رہے تھے؟ کیا بات کر رہے تھے؟ سیدھا سوال پوچھو۔" کائنات کا بازو جکڑ کر اسے جھٹکے سے زمین پر گراتا شہریار بامشکل اپنا غصہ دباتا ہوا بولا۔

Posted on Kitab Nagri

شہریار کے تاثرات دیکھ کر کائنات کا رنگ اڑ گیا تھا پھر بھی وہ اٹک اٹک کر گویا ہوئی۔ "آپ۔۔۔۔ آپ جو بھی ہیں، اور اب فلموں کی طرح آپ کا بھائی کہیں سے نکل کر آپ کو حق دلانے پہنچ گیا ہے؟ دیکھیں شہریار میری بلا سے آپ کو آپ کا حق ملتا ہے یا نہیں، جس بات سے مجھے فرق پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔"

"ہاں میرا وجود ناجائز ہے۔" کائنات کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے شہریار خود ہی بول اٹھا تھا۔

اس اعتراف کے بعد کتنی ہی دیر گزر گئی تھی، دونوں میں سے کوئی کچھ کہہ نہیں پایا تھا۔ پھر کافی دیر بعد کائنات ہی جھرجھری لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے طلاق چاہیے، میں نہیں رہ سکتی آپ کے ساتھ۔ یہ سب سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹ رہا ہے۔ مجھے آپ سے ہمدردی ہے لیکن۔۔۔۔ لیکن آئی ایم سوری۔" شہریار سر اٹھائے اسے دیکھنے لگا جو عادتاً ناگواری سے ہونٹ سکیڑے اس کی طرف دیکھنے سے بھی اجتناب برت رہی تھی۔

"اور اگر میں نہ دوں تو؟" شہریار کا انداز چیلنجنگ تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ زیادتی کرینگے نہ کہ صرف میرے ساتھ بلکہ اپنے ساتھ بھی۔ سمجھنے کی کوشش کریں پلیز۔ میں اتنے کمپرومائز پر راضی ہوئی۔ اس دڑبے میں رہنے کے لیئے تیار ہوگئی، لیکن یہ سچ بہت کڑوا ہے۔ میں ہضم نہیں کر پا رہی۔"

"میرے پاس ہاضمے کی ایسی دوا موجود ہے کہ سب ہضم ہو جائے گا۔" کائنات کے مقابل ہوتے ہوئے شہریار نے اچانک بہت سختی سے اس کا جبڑا اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیا تھا۔ درد سے کائنات کی آنکھیں نم ہوگئی تھیں لیکن شہریار نے پروہ نہیں کی اور پکڑ میں مزید سختی لاتے ہوئے بولا۔ "میرے سامنے تمہارے تایا اور چچا نے تمہیں خود کے لیئے مردہ قرار دیا تھا۔ کہاں جائو گی پھر تم ہاں؟ اوہ۔۔۔ کہیں کسی اور گھر میں کیئر ٹیکر وغیرہ بن کر رہنے لگو گی ہے نا؟ وہاں بھی کسی الو کے پٹھے کو اپنی جھوٹی محبت سے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرو گی؟ اپنی خوبصورتی کا سہارا لو گی؟ لیکن جان من ہر کوئی شہریار کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں ہوتا جو تم جیسی چیپ لڑکی کو اپنی عزت بنالے۔ کوئی عقل مند ہو گا تو تم جیسی گھٹیا لڑکی کے ساتھ چند پل گزار کر ٹشو کی طرح پھینک کر پلٹ کے دیکھے گا بھی نہیں! اور میں کون ہوں کیسا ہوں اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں لیکن تمہارے گھٹیا کردار میں سارا ہاتھ تمہارا خود کا ہے۔ یو بلڈی گولڈ ڈگر۔۔۔ خود کے بارے میں کیا کہو گی تم؟ خود سے گھن نہیں آتی تمہیں؟ میرے لیئے تو "ناجائز" کا خطاب ہے۔ اور تم جیسی لڑکی کے لیئے کونسا خطاب بہتر ہے؟ بتائو نا؟ سوچو نا؟ کیا کہوں میں تمہیں؟" شہریار نے اپنے دماغ کی ساری کھولن کائنات پر الٹ دی تھی۔ جہاں شہریار کی کائنات کے جبڑے پر گرفت مضبوط ہوئی تھی وہیں لہجہ اور الفاظ بھی زہریلے ترین ہوتے گئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

جبڑے کی تکلیف کی وجہ سے کائنات کی آنکھیں مسلسل برس رہی تھیں۔وہ کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں تھی لیکن چہرے پر بڑھتا اشتعال واضع تھا۔

"بولو نا!تم جیسی لڑکی کو کیا کہوں میں ؟؟"غصے سے دہاڑتے ہوئے شہریار نے اچانک کائنات کا چہرہ جھٹکے سے چھوڑ دیا تھا۔کائنات کا سر زور سے دیوار سے ٹکرایا تھا۔کائنات کے منہ سے نکلنے والی چیخ بے ساختہ تھی۔اس کی چیخ ہی جنونی ہوتے شہریار کو جیسے ہوش میں لائی تھی،وہ تیزی سے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کائنات کے سر کو دیکھنے لگا جب کائنات نے چکراتے سر کے ساتھ شہریار کے ہاتھ جھٹک دیے تھے۔

"دور رہیں مجھ سے۔ثابت کر ہی دیا نا اپنی حرکتوں سے کہ آپ۔۔۔۔اور اور میں تو جو کرتی رہی سو کرتی رہی۔ آپ کونسا کوئی پاک باز ہیں؟زینیہ کے گھر میں جو کرتے رہے آپ،کیا میں جانتی نہیں ہوں؟اپنے گھر کام کرنے والی سے فلرٹ کر کے اس سے نکاح کر کے پہلی بیوی سے اس کا سب کچھ چھیننے کی کوشش کرنے والا بھی فرشتہ تو نہیں ہوتا۔میں غلط ہوں تو آپ زیادہ غلط ہیں۔نہیں رہوں گی اب تو!مر کر بھی یہاں نہیں رہوں گی۔"اپنے سر پر بن جانے والے گومڑ کی دوپٹے سے سنکائی کرتے ہوئے کائنات کا بس نہیں چل رہا تھا کہیں سے جادو کی چھڑی اسے مل جائے اور وہ اسے گھما کر سب کچھ پہلے جیسا کر دے،جہاں وہ اپنے تایا ابو کے گھر بیٹھی چائے پی رہی تھی۔وہ اس وقت کسی کو کچھ نہ بتاتی اور سب کچھ ٹھیک ہی رہتا۔

Posted on Kitab Nagri

"ڈیئر اب تو تمہیں مرتے دم تک یہیں رہنا پڑے گا۔" سرد لہجے میں کہتے ہوئے شہریار نے ایک جھٹکے سے اس کا دوپٹہ کھینچ کر صوفے کی طرف اچھال دیا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

چت پڑی وہ چھت کو گھورے جا رہی تھی، شہریار کیا کرتا پھر رہا تھا اسے اس سب سے کوئی غرض نہیں تھی۔ ہاں جب شہریار خود پر پرفیوم چھڑکتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا تب کائنات نے غصے سے دوسری طرف کروٹ لے لی تھی۔ شہریار نے یوں شانے اچکائے جیسے "در فٹے منہ" کہہ رہا ہو۔ پھر گویا ہوا۔ "جاب کے سلسلے میں جا رہا ہوں میں، شام تک لوٹوں گا۔ ناشتہ ریڈی رکھا ہے، لنچ کا میں ہوٹل والے سے کہہ جاؤں گا وہ اپنے لڑکے کے ہاتھ بھجوا دیگا۔ ڈنر البتہ تمہیں تیار کرنا ہوگا اور کل سے ناشتہ اور لنچ بھی تم ہی بناؤ گی, خدا حافظ۔" لوہے کی الماری کے اوپر سے اپنا سیاہ بیگ اٹھا کر جھاڑتا شہریار باہر چلا گیا تھا جبکہ کائنات اس کے چلے جانے کا یقین ہو جانے کے بعد جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔ اس کا ذہن ایک ہی بات پر اٹکا ہوا تھا۔ "لنچ باہر سے آئیگا یعنی؟ دروازہ کھلا ہوا ہے؟" جلدی سے اٹھ کر کائنات دروازے تک بھاگی اور دروازہ کھلا پا کر بے ساختہ شکر ادا کیا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

شہریار نے یہی سوچا ہو گا کہ اب جبکہ وہ کائنات کے پر کاٹ چکا ہے تو اڑنے کا خیال دوبارہ کائنات کے دل میں نہیں آئیگا! لیکن شہریار کو شاید اب بھی کائنات کے جذباتی پن کا سہی اندازہ نہیں ہوا تھا۔

جلدی جلدی منہ ہاتھ دھو کر کائنات نے دوپٹا اٹھا کر سر پر ڈالا اور اپنے ہینڈ بیگ میں تمام ضروری کاغزات اور پیسوں کی موجودگی یقینی بنا کر وہ اپنے دونوں ہینڈ بیگز بھی باری باری اٹھا کر فلیٹ سے نیچے لے آئی تھی۔ گلی سے نکل کر روڈ پر کھڑے اسے بیس منٹ گزر گئے تھے لیکن کوئی خالی ٹیکسی یا رکشہ نظر ہی نہیں آرہے تھے۔ "لگتا ہے سارا شہر ہی سفر پر نکلا ہوا ہے۔" جھنجلا کر کہتے ہوئے وہ دونوں بیگ گھسیٹتی ہوئی آگے بڑھنے لگی جب ایک ٹیکسی اس کے قریب آن رکی۔ تھوڑے بہت بھاؤ تاؤ کے بعد وہ ٹیکسی میں سوار ہو گئی تھی جبکہ ڈرائیور اس کے بیگ ڈگی میں رکھ کر واپس اپنی جگہ بیٹھ گیا تھا۔

"جب تایا ابو کو شہریار کی حقیقت پتا چلے گی تو مجھے یقین ہے وہ خود بھی مجھے ڈیورس لینے کو کہیں گے۔ یہ تو حد نہیں ہو گئی! مجھے مارا پیٹا اور پھر۔۔۔۔ اور پھر سوری تک نہیں کہا بے شرم انسان نے۔ سوری کرتے بھی تو کیا فرق پڑنا تھا' میں کونسا ساتھ رہنے والی تھی۔ میرے پاس میرا اپنا پیسا ہے، عقیل انکل کا نمبر بھی ہے، اور عقیل انکل نے اپنی بہن کا ایڈرس بھی تو دیا تھا۔ یہیں رہتی ہیں وہ، ان سے مدد مانگ لوں گی میں۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں، میرے پاس میرا اپنا پیسا بھی ہے اور اعتماد بھی ہے' میں خود سب سنبھال لوں گی۔ رہے مرتے دم تک اپنے دڑبے میں وہ بے شرم کہیں کا۔ جب میرا اپنا بنگلہ ہو گا تب تایا ابو اور چچا جیسے مطلبی رشتے دار بھی خود ہی رشتے

Posted on Kitab Nagri

داریاں نبھانے پہنچ جائیں۔ ہمارا رشتہ خون کا نہیں غرض کا ہے' بلکہ سارے رشتے ہی غرض کے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔" غصے میں وہ لایعنی باتیں سوچے جا رہی تھی جب اچانک ٹیکسی رکنے پر چونک کر سوچوں کے دھارے سے باہر نکلی۔

الجھن بھری نظریں آس پاس دوڑائیں، وہ کوئی نامانوس سا گنجان علاقہ تھا۔

سوالیا نظروں سے اس نے ٹیکسی ڈرائیور کی طرف دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ منہ سے کوئی سوال پوچھتی، ٹیکسی کا دروازہ کھول کر دو شخص اندر داخل ہوئے۔

کائنات کی سٹی گم ہو گئی تھی ان کے تیور دیکھ کر، اس سے پہلے کائنات منہ سے کوئی آواز نکالتی وہ لوگ مکمل طور پر اسے اپنے قابو میں کر چکے تھے۔

خوف سے کائنات کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں جب اس سے ہینڈ بیگ چھین کر سائڈ پھینکتے ہوئے وہ آدمی اس کی طرف غلیظ نظروں سے دیکھنے لگے۔

"مال تو کمال ہے سالے۔" ٹیکسی ڈرائیور کا شانہ تھپتھپا کر ایک آدمی بیہودہ انداز میں بولا تھا۔ اور پھر ان تینوں کے مکروہ قہقہے گونجے تھے۔ بے بسی کی انتہا پر پہنچتے ہوئے کائنات نے اللہ کے بعد شہریار کو ہی پکارا تھا، لیکن ہر گزرتے لمحے کے ساتھ کائنات کو یہ احساس شدت سے ہو رہا تھا کہ یہ وقت قبولیت کا نہیں تھا۔۔۔۔۔!

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ اس وقت آفس میں بیٹھا انٹرویو دے رہا تھا جب اس کے سائلنٹ پر لگے موبائل کا اسکرین جگمگایا تھا۔ شہریار نے اس وقت تو اگنور کر دیا تھا لیکن آفس سے باہر آتے کے ساتھ ہی اس نے موبائل چیک کیا تھا جہاں ہوٹل والے کے نمبر سے اسے میسج موصول ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ جب وہ کھانا لے کر پہنچا تب فلیٹ کا دروازہ باہر سے بند تھا! یہ میسج پڑھتے کہ ساتھ ہی شہریار کے نقوش تن گئے تھے۔ دل ہی دل میں کائنات کو صلواتیں سناتا وہ ہوا کے گھوڑے پر سوار گھر پہنچا تھا۔ دروازے کی کنڈی کھولتے ہوئے اس کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بچھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چھوٹے سے فلیٹ کو شہریار یوں گھور رہا تھا جیسے اس کی گھوریوں سے سہم کر در و دیوار کائنات کا پتہ اگل دیں گے ۔ جھنجھلا کر شہریار نے گھڑی پر ٹائم چیک کیا۔ دوپہر کے ساڑھے تین ہو رہے تھے۔ اب وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے نہ جانے کسے کوس رہا تھا، شاید اس بار خود کو ہی کوس رہا تھا کائنات کے جذباتی پن کا اندازہ ہو بے کے باوجود کوئی احتیاط نہ برتنے پر۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"گئی ہو گی اپنے تایا کے گھر۔ میں بھی سب کے سامنے دس جوتے لگا کر واپس لائوں گا تا کہ دوبارہ جانے سے پہلے دس بار سوچے۔ اتنا بیوقوف بھی کوئی کیسے ہو سکتا ہے بھئی۔ دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے ایک دن میں اس لڑکی نے میرا، میں نے بھی دس منٹ میں محترمہ کا ننھا سا دماغ ٹھکانے نہ لگایا تو شہریار میرا نام نہیں۔ ڈھیٹ بھی کتنی ہے، نہ مار کا اثر ہوتا ہے نہ دھاڑ کا اور افسوس تو یہ ہے کہ پیار بھی بے اثر ہے اس بے حس لڑکی پر۔" مسلسل دل میں بڑبڑاتا ہوا شہریار تایا ابو کے گھر پہنچا تھا اور وہاں جب ان لوگوں نے بتایا کہ کائنات یہاں نہیں آئی ہے، تب شہریار کا کھولتا ہوا دماغ اچانک بلکل سن ہو گیا تھا۔

"آپ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔ وہ تو ہے ہی بیوقوف لیکن آپ لوگ تو بیوقوفی مت کریں، بلائیں اسے!" شہریار کی بات اور انداز پر سب کے ماتھے ٹھنکے تھے۔

"اے لڑکے، تم اسے کل ہی یہاں سے لے کر گئے تھے۔ اور آج یہ تماشہ کرنے آ گئے ہو۔ جب اس منہ زور لڑکی کو سنبھال نہیں سکتے تھے تو لینے بھی نہ آتے۔ ہم خود ہی دماغ درست کر کے سیدھا کر دیتے اس بدتمیز لڑکی کو۔" تائی امی ہاتھ نچا نچا کر بولنا شروع ہو گئیں جبکہ ان کے لہجے سے جھلکتی سچائی اور لاعلمی نے شہریار کو لمحہ بھر کے لیئے گم صم سا کر دیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"وہ واقعی یہاں نہیں آئی؟؟" تائی امی کو اگنور کر کے شہریار نے گھٹے گھٹے لہجے میں تایا ابو کو مخاطب کیا تھا۔

"جب ہم نے کہہ دیا ہے وہ یہاں نہیں آئی تو مطلب نہیں آئی۔ اور ہم نے تمہارے سامنے ہی کہا تھا کہ وہ ہمارے لیئے مر گئی ہے۔ ہماری عزت کو خاک میں ملا کر اگر وہ دوبارہ یہاں آتی تو ٹانگیں توڑ دیتا میں اس کی وہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے۔" تایا ابو کے کچھ کہنے سے پہلے ہی چچا چیخ پڑے۔ تایا ابو نے اشارے سے چچا کو خاموش ہو جانے کا اشارہ دیا پھر شہریار کی طرف متوجہ ہوئے جس کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑ رہی تھیں۔

"ہوا کیا ہے؟ کچھ بتائو گے؟"

شہریار انہیں کیا بتاتا، دو قدم پیچھے ہو کر وہ اچانک آگے بڑھا اور پورے گھر میں کائنات کو ڈھونڈنے لگا، ساتھ ساتھ وہ کائنات کو پکار بھی رہا تھا۔

اس کی الجھن اور غم و غصے بھری حالت کے پیش نظر چچا اور تایا ابو نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اور سوالیا نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کائنات کی کوئی دوست سہیلی یار ریلیٹو، جن کے گھر وہ جاسکتی ہو؟" اچانک پلٹ کر شہریار نے تایا ابو سے پوچھا تھا۔

"نہیں اس کی کوئی سہیلی نہیں ہے۔ رشتے دار گنے چنے ہیں، ان سے اس کے تعلقات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اب تم ہمیں ذرا تفصیل سے بتاؤ گے کہ ایک دن میں ایسا کیا ہو گیا کہ وہ تمہیں بھی چھوڑ کر بھاگ گئی؟" تایا ابو کا لہجہ آخر میں طنزیہ ہو گیا۔

"میرا قیوم تو بال بال بچ گیا۔ ارے کیسی لڑکی ہے وہ! شادی کرنے کے لیئے گھر سے بھاگ گئی، پھر شادی کے بعد میاں کے گھر سے بھی بھاگ گئی؟" تائی امی کی زبان زیرا گل رہی تھی۔ تایا ابو جھنجلا کر انہیں چپ کروانے لگے ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھابھی غلط کیا کہہ رہی ہیں؟ میں تو اپنے بھائی کے لیئے خوش ہوں۔ بچ گیا ایسی بیہودا لڑکی سے۔" چچی نے بھی بدبدا کر تائی امی کی سائڈ لی۔ اب وہ لوگ اپنی بحث میں لگ چکے تھے۔ شہریار سب کو اگنور کرتے ہوئے گھر سے باہر نکل گیا اور اپنے سر پر ایک ہاتھ سے مکے مارنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

"اس بار تم ملو کائنات بیگم۔ ٹانگیں توڑ کر رکھ دونگا، نہ ٹانگیں ہونگی نہ بھاگ سکو گی۔" تلملاتا ہوا شہریار واپس فلیٹ پہنچا اور صوفے پر دھپ سے بیٹھ کر بالکونی سے نظر آتے گہرے نیلے ہوتے آسمان کو گھورنے لگا۔ اس وقت وہ بے بسی کی انتہا پر تھا جب دروازے پر ہونے والی دستک پر وہ تقریباً اڑتے ہوئے دروازے تک پہنچا تھا۔ لیکن دروازہ کھولتے کے ساتھ ہی سارا جوش، غصہ اور خوشی جھاگ کی طرح بیٹھ گئے تھے اور وہ عجیب خالی خالی نظروں سے میر شمس کو گھورنے لگا۔

دوسری طرف میر شمس جو یہ سوچ رہا تھا دروازہ کھلتے کے ساتھ ہی شہریار کا مکا باہر آئیگا۔ شہریار کی گم صم سی کیفیت پر ٹھٹھک گیا تھا۔

"کیا ہوا؟؟" میر شمس کا لہجہ دوستانہ تھا۔

"گو ٹو ہیل۔" بیزاری سے کہہ کر شہریار نے دروازہ بند کرنا چاہا تھا لیکن میر شمس نے دوسری طرف سے دروازے پر زور دے کر ایسا ہونے سے روک دیا تھا۔

شہریار اتنا بیزار تھا کہ مزید کچھ کہے بغیر سر جھٹک کر دروازہ کھلا چھوڑے ہی مڑ کر کمرے میں چلا گیا۔ جبکہ پیچھے کھڑا میر شمس اس کی حالت پر الجھتے ہوئے خود بھی اندر داخل ہو گیا۔ مختصر سے فلیٹ میں میر شمس کو اپنا دم گھٹ جانے کا خدشہ لاحق ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ حیران تھا کہ شہریار کیسے اور کب سے اس ڈربے نما فلیٹ میں رہ رہا تھا؟؟؟

کمرے کی دہلیز پر کھڑا میر شمس صوفے پر سر ہاتھوں میں دیے بیٹھے شہریار کو تشویش ناک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کچھ پل یونہی خاموشی سے سرک گئے جب شہریار اپنے اطراف پھیلتی قیمتی سینٹ کی خوشبو اور شانے پر ہاتھ کا دبائو محسوس کر کے سر اٹھا کر میر شمس کو دیکھنے لگا۔ میر شمس کا سوال اس کے حلق میں ہی پھنس گیا تھا۔ اس چھ فٹ دو انچ کے لمبے چوڑے شخص کی آنکھوں سے نکل کر گالوں پر پھیلتی نمی نے میر شمس کا ہاتھ لرزا دیا تھا۔

"تم کیوں رو رہے ہو؟ کچھ بتائو تو سہی؟ مجھ سے جو ہو سکا میں کرونگا۔" میر شمس کو اپنا یہ اپنائیت بھرا لہجہ بہت اجنبی سا لگا تھا۔ انوری بیگم اور نین تارا کے علاوہ وہ پہلی بار کسی کے لیئے یوں فکر مند ہو رہا تھا۔ نہ جانے کیوں وہ شہریار کے لیئے دل میں اتنا درد محسوس کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم کیا کرو گے؟ تمہاری ہی وجہ سے ہوا ہے جو بھی ہوا ہے۔ تمہارے باپ نے مجھ سے میری ماں سمیت سب کچھ چھین لیا اور جب عرصے بعد میں نے کسی ایک وجود میں اپنا سب کچھ ڈھونڈ لیا تو آج تمہاری وجہ سے وہ وجود بھی مجھ سے دور ہو گیا۔۔۔۔۔۔ کیسا لگتا ہے اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیئے نفرت۔۔۔۔۔ نفرت اور

Posted on Kitab Nagri

کراہت دیکھنا جسے آپ سب سے زیادہ چاہتے ہوں، تم جیساوڈیرہ کبھی نہیں سمجھے گا۔ دفعہ ہو جائو یہاں سے پلیز ۔" آخر میں شہریار نے اپنے ہاتھ جوڑ لیئے تھے۔

میر شمس نے کچھ چونک کر سر جھٹکا، جیسے سب سمجھ گیا ہو۔ "وہ لڑکی بیوی ہے نا تمہاری؟ گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے؟ مجھے بتائو وہ کہاں ہے؟ میں بات کرونگا اس سے۔ سمجھا کر واپس لائوں گا اسے۔" میر شمس فیصلہ کر چکا تھا، اگر کائنات باتوں سے نہیں مانی تو اسے اٹھوا کر یہاں لائیگا۔ (آخر کو سوچ تو وہی بے رحم سے وڈیرے والی تھی نا۔(

"یہی تو نہیں پتا کہ وہ کہاں ہے؟ جہاں ممکن تھا میں نے دیکھ لیا ہے، اب کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ صبح سے غائب ہے، نہ جانے کہاں چلی گئی ہے۔" روہانسا سا بولتا شہریار اچانک رکا پھر اٹھ کر میر شمس کے مقابل ہوا۔ "تم تو بڑے بااختیار ہو نا۔ پلیز اسے ڈھونڈو۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے، پلیز میری مدد کرو۔ میں ساری زندگی تمہارا احسان مند رہونگا۔ پلیز اسے ڈھونڈ دو۔" بے بسی کی آخری انتہا پر تھا شہریار' جو اس شخص سے منت کر رہا تھا جس کی شکل بھی وہ دیکھنے کا روادار نہ تھا۔

گہری سانس بھر کر میر شمس نے سر اثبات میں ہلایا اور ایک نظر رات کی چادر اوڑھتے آسمان پر ڈال کر جیب سے فون نکالتا سائڈ ہو گیا۔ دوسری طرف موجود چمن کو کچھ ہدایات دیتا وہ شہریار کی طرف پلٹا تھا۔ "تمہارے پاس کوئی تصویر ہو گی تمہاری وائف کی؟ اور نام کیا ہے اس کا؟" شہریار نے نام بتا کر تصویر کے معاملے میں بے بسی

Posted on Kitab Nagri

سے نفی میں سر ہلا دیا۔ نکاح کے بعد ایک تصویر تولی تھی اس نے کائنات کے ساتھ لیکن وہ دوسرے موبائل میں تھی جو ایکسڈنٹ میں ضائع ہو گیا تھا۔

"کائنات کے گھر والوں کے پاس ہو گی۔" شہریار کے اچانک کہنے پر میر شمس نے اس سے تایا ابو کے گھر کا ایڈریس لیا اور چند ایک مزید باتیں چمن سے کر کے خود بھی فلیٹ سے باہر چلا آیا۔ شہریار کی زندگی میں کائنات کی اہمیت کا اندازہ اسے اس مختصر سے وقت میں ہی ہو گیا تھا۔ وہ خود بھی کائنات کو ڈھونڈ کر شہریار تک پہنچانا چاہتا تھا۔ اس کے بعد عین ممکن تھا شہریار میر شمس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کرتا۔

مقامی ایس ایچ او کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے میر شمس تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

تقریباً ساری رات ہی بھاگ دوڑ میں گزر گئی تھی۔ میر شمس گھن چکر بن کر رہ گیا تھا۔ کبھی شہریار کو حوصلہ دینے فلیٹ میں چلا آتا۔ کبھی ایس ایس ایچ او سے رابطہ کرتا۔ کبھی چمن سے بات کرتا تو کبھی حویلی فون کر کے نین تارا کو فکر مند نہ ہونے کی تلقین کرتا جو اس کے حویلی نہ پہنچنے پر پریشان تھی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

اس وقت رات کے ساڑھے تین بج رہے تھے جب میر شمس شہریار کو کھوکھلا سا حوصلہ دے کر حویلی لوٹنے کے لیئے فلیٹ سے نکلا تھا جب فون کی چنگھاڑ پر چونک کر فون کی طرف متوجہ ہوا۔ایس ایچ او کی کال تھی،میر شمس نے فوراً ریسیو کر لی۔

"سلام سائیں۔"

"ہاں جلدی بولو کیا بات ہے؟کوئی خبر؟"میر شمس نے کوفت سے سلام اگنور کر کے پوچھا۔

"میر سائیں۔۔۔بڑی خراب خبر ہے۔"ایس ایچ او کا لہجہ میر شمس کو ڈھیروں اندیشوں میں گھیر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا؟کیا خبر ہے جلدی پھوٹو!"اپنی پیشانی مسلتے ہوئے میر شمس دل میں سب خیر ہونے کی دعا کر رہا تھا لیکن دوسری طرف سے جو اطلاع ایس ایچ او نے دی تھی،اس نے میر شمس جیسے مضبوط اعصاب رکھنے والے شخص کے بھی قدم لڑکھڑا دیے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"سائیں زیادتی کی تصدیق ہو چکی ہے اور۔۔۔۔۔۔"

"مجرموں کا کیا بنا؟"میر شمس کی آواز میں محسوس کن گھبراہٹ تھی، جس نے ایس ایچ او کے بھی پسینے چھڑوا دیے تھے۔

"ان کی ابھی کوئی خبر نہیں لیکن۔۔۔۔۔"

"مجھے کل شام تک وہ لوگ سلاخوں کے پیچھے چاہیئیں ورنہ اپنے انجام کے ذمے دار تم خود ہونگے۔اور یاد رہے یہ بات پھیلنے نہ پائے۔"ایس ایچ او کی بات کے درمیان میر شمس نے سرد لہجے میں کہہ کر ہسپتال کا نام پوچھ کے فون بند کر دیا'پھر گردن موڑ کر بے بس نظروں سے فلیٹ کی بوسیدہ عمارت کو دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جو خبر اسے ملی تھی وہ صرف شہریار کے لیئے ہی نہیں اس کے خود کے لیئے بھی شاکنگ تھی۔ان لوگوں کا رشتہ ابھی بے نام تھا لیکن حقیقت یہی تھی کہ کائنات بھی شاہوں کی عزت تھی!سو میر شمس کا غم و غصہ بھی اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔فلیٹ کے دروازے تک پہنچتے ہوئے میر شمس'کیسے بتائوں؟کہاں سے شروع کروں؟شہریار کا کیا ری ایکشن ہو گا؟جیسے سوالوں کے جواب ڈھونڈتا رہا۔کچھ بتانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ایک پل کو

Posted on Kitab Nagri

میر شمس کا دل چاہا سب چھوڑ کر بھاگ جائے لیکن چاہنے سے کیا ہوتا ہے؟اس کے بھاگ جانے سے حقیقت تو نہیں بدل جائیگی ۔بتانا تو تھا!

گہری سانس خارج کر کے میر شمس نے دروازہ کھولا تھا۔سامنے ہی شہریار کچن سے ماچس لیئے، ہونٹوں میں سگرٹ دبائے نکل رہا تھا۔میر شمس کو واپس آتا دیکھ کر چونک کر رک گیا۔

شہریار کی نظروں کا سوال سمجھتے ہوئے میر شمس نے پیشانی سے نادیدہ پسینا صاف کیا اور گلا کھنکھار کر مختصر لفظوں میں معاملہ کہہ سنایا۔ماچس کی ڈبی شہریار کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گری تھی، اور پہلے سے بھری آنکھوں سے دو آنسو بھی۔۔۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

بینچ پر بیٹھے شہریار کی آنکھیں کسی بھی قسم کے جذبے سے عاری تھیں۔ان دو آنسوؤں کے بعد جیسے اس کی آنکھیں بنجر ہو چکی تھیں۔رات سے اب صبح ہو چکی تھی اور میر شمس کے اثر رسوخ کی وجہ سے یہ معاملہ باہر نکلنے سے رہ گیا تھا لیکن جو نقصان ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔اب باہر نکلتا یا نہ نکلتا شہریار کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

کچھ فاصلے پر کھڑا میر شمس فون پر نین تارا کو دلاسہ دے رہا تھا جبکہ نظریں شہریار پر ہی جمی ہوئی تھیں۔یہ اندوہناک خبر شہریار کو دیتے ہوئے میر شمس کو لگا تھا شہریار طوفان اٹھا دیگا لیکن اس کی مسلسل خاموشی بجائے دل کو مطمئین کرنے کے،میر شمس کو کھٹک رہی تھی۔

"اچھا نین!ماما سائیں کو بتا دینا کہ ایمرجنسی ہے۔پریشان نہ ہوں، ممکن ہوا تو میں کل حویلی کا چکر لگا لونگا۔اب فون رکھتا ہوں،اپنا خیال رکھنا،پریشان مت ہونا۔"

"جی،فی امان اللہ میر سائیں۔"دوسری طرف سے نین تارا نے بھی مدھم سی آواز میں کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا تھا۔

اپنا فون جیب میں ڈال کر میر شمس شہریار کے پہلو میں آ بیٹھا تھا۔شہریار ہنوز بے جان مورت کی طرح بیٹھا رہا۔اس کی پلکوں تک میں کوئی جنبش نہیں ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

میر شمس کچھ دیر تک چہرہ ترچھا کیے شہریار کو دیکھتا رہا پھر ہاتھ بڑھا کر شہریار کے ہلکے لچھے دار سیاہ بالوں بھرے سر پر رکھ دیا۔"سب ٹھیک ہو جائیگا۔"میر شمس کا لہجہ حوصلہ بڑھانے والا تھا۔

شہریار کے ساکن چہرے پر بالآخر کوئی تاثر ابھرا تھا۔مذاق اڑاتا ہوا۔شاید اپنا مذاق اڑاتا ہوا۔۔۔

"میر شمس!تم نے دیکھا ہے کبھی مجھ سے زیادہ بد قسمت آدمی؟"گردن موڑ کر شہریار نے اپنی سرخ نظریں میر شمس کی آنکھوں میں گاڑ دی تھیں۔میر شمس بے ساختہ نظریں چرا گیا،اور اپنا ہاتھ بھی شہریار کے سر سے ہٹا کر ڈھیلی سی مٹھی بنالی۔شاید کبھی دیکھا ہو۔۔۔لیکن محسوس میر شمس نے صرف شہریار کی تکلیف کو کیا تھا!

شہریار چند لمحوں تک میر شمس کے وجیہہ چہرے کو گھورتا رہا پھر سر دیوار سے ٹکا کر مدھم آواز میں،کہانی سناتے لہجے میں بولنا شروع ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے جیسے حالات میں پلنے والے بچے جلدی بڑے ہو جاتے ہیں۔میں بھی محض گیارہ سال کی عمر میں سمجھ گیا تھا اپنی ماں اور۔۔۔۔۔۔۔باپ کے رشتے کو۔وہ شخص میرے سامنے میری ماں کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ،ایسی باتیں کرتا جو تم سوچ بھی نہیں سکتے۔اس کے لیئے میرا ہونا نہ ہونا برابر تھا،میرے اس دنیا میں آنے کے بعد صرف اتنا ہوا تھا کہ جو ڈرنک وہ خود اٹھا کر پیتا تھا،وہ میں اسے اٹھا کر دینے لگا تھا۔میر شمس!پندرہ سال کی عمر

Posted on Kitab Nagri

تک میں اپنی ماں کے ساتھ ایک کوٹھڑی میں بند رہا تھا۔ ایک چھوٹا سا روشن دان تھا جہاں سے میں آسمان دیکھ لیا کرتا تھا۔ یونہی اپنی ماں کو روتے سسکتے دیکھتے ہوئے میں اندر ہی اندر مرتا ہوا جی رہا تھا جب ایک شام شاہنواز کسی اور آدمی کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا۔ وہ سودا کرنا چاہتا تھا میری ماں کا جیسے میری اماں کوئی بے زبان جانور ہو۔ وہ لوگ ہمارے سر پر کھڑے اس طرح بات کر رہے تھے جیسے ہم لوگ واقعی جانور ہوں اور انسانی زبان سے ناواقف ہوں۔ یہ چیز میرے لیئے حد سے زیادہ تکلیف دہ تھی۔ شاہنواز شاہ جیسا بھی تھا میرا باپ تھا، میں اس کے سوا کسی اور کا اماں کی طرف دیکھنا بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اسی وقت ایک شراب کی بوتل اٹھائی اور اس آدمی کے ناپاک ہاتھ پر مار دی جو میری اماں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر میں نے بس نہیں کیا میر شمس، میں نے اپنے سو کالڈ باپ پر بھی ایسے ہی وار کیے۔ میں پاگل ہو رہا تھا۔ سالوں کی گھٹن تھی میرے اندر، میں نے ان دونوں حیوانوں کی جان لینے کی پوری کوشش کی تھی لیکن میری ماں۔۔۔!! وہ مجھے قاتل بنتے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

ویل۔۔۔ ان دونوں کے زخمی ہونے کی وجہ سے ہمیں بھاگنے کا موقع مل گیا۔ ہم وہاں سے تو بھاگ نکلے لیکن گائوں سے نہیں نکل سکے۔ شاہنواز نے اپنے کتے پورے گائوں میں چھوڑ رکھے تھے۔ بہت زیادہ تکلیف دہ وقت تھا وہ۔ وہ رات میں کبھی نہیں بھول سکتا، میں نے پہلی بار کھلا آسمان دیکھا تھا لیکن پھر بھی میری سانس بند ہو رہی تھی۔

پھر جیسی کہ مجھے امید تھی، ہم ان لوگوں کے ہاتھ لگ گئے۔ اماں نے احتجاج کی بھرپور کوشش کی، شاید کھلی فضاء نے اسے جینے کی امنگ دی تھی۔ لیکن یہ جینے کی امید اماں کی موت کا پروانہ ثابت ہوئی۔ وہ گولی ایکسڈنٹلی

Posted on Kitab Nagri

چلی تھی یا جان بوجھ کر چلائی گئی تھی۔ میری اماں کی جان لے گئی تھی۔ وہ سب مجھے وہیں اس لاش کے پاس چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

رات گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی، میری مردہ ماں میرے سامنے پڑی تھی۔ میں بھی وہیں بیٹھا روتے روتے شاید اس شب مر جاتا جب آخر کار خدا کو ہم پر رحم آ گیا۔ وہ شخص شاید کوئی فرشتہ ہی تھا۔ ایک فرشتے کو وہاں موجود پا کر میں کافی پر سکون ہو گیا تھا اور اسی سکون میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ پھر کیا ہوا مجھے کچھ ہوش نہیں تھا .

لمبی بے ہوشی کے بعد جب میں اٹھا تب مجھے پتہ چلا میری ماں کی وہیں گائوں میں تدفین کر دی گئی ہے۔ چونکہ گائوں میں کوئی مجھے نہیں جانتا تھا تو وہ فرشتہ مجھے اپنے ساتھ شہر لے آیا۔

وہ فرشتہ بھی اکیلا تھا، میں بھی تنہا تھا۔ ہم ایک دوسرے کا سہارا بن گئے۔ اس نے مجھے اپنے نام کا سہارا دیا، مجھے جینا سکھایا اور پھر میری نحوست کی وجہ سے خود مر گیا۔

میں عام سا دبو لڑکا تھا سارا دن ریسٹورنٹ میں بطور ویٹر گزار دیتا۔ جب ایک دن میں زینیہ سے ملا۔ میری فرسٹ وائف!

وہ ہائی کلاس سے تعلق رکھنے والی خوبصورت ترین عورت نہ جانے کیوں میرے پیچھے پاگل ہو رہی تھی۔ "شہریار کا سپاٹ لہجہ پہلی بار استہزایہ ہوا۔ جبکہ میر شمس سوچ رہا تھا اس سوال کا جواب شہریار کو آئینہ بخوبی دے سکتا تھا۔۔۔ شہریار تھا ہی اتنا پر کشش اور مکمل!

Posted on Kitab Nagri

"اس بیچاری نے بڑی محنت کر کے مجھے اپر کلاس میں اٹھنے بیٹھنے کے قابل بنایا تھا۔ میں شروع میں بلکل عام سا روائتی ہز بنڈ بن گیا تھا۔ اس کی پروہ کرنا اس کے بیٹے اور اس کو پروٹیکٹ کرنا، جیسے گھر کے سربراہ مرد کرتے ہیں ۔ لیکن ایک آزاد خیال عورت کہاں کوئی روک ٹوک برداشت کر سکتی ہے۔ اس نے مجھے ایک دن اپنے کسی دوست کے سامنے بے عزت کر دیا تھا، مجھے میری اوقات بتائی تھی، اس دن مجھے اس سے شدید نفرت ہو گئی تھی۔ میں بھی پھر جان لگا کر ہائی کلاس کے مردوں کے اصل اتوار سیکھنے لگا۔ پھر یوں ہونے لگا کہ 'مجھے اس بات سے فرق پڑنا بند ہو گیا تھا کہ زینیہ رات کے ڈھائی تین بجے کسی اور مرد کے ساتھ نشے میں جھولتے ہوئے گھر کیوں آتی ہے۔ کیونکہ میں خود اسی ڈگر پر چل نکلا تھا۔ زینیہ کو چھوڑنے کا فیصلہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا کیونکہ میری زندگی اس کی دولت کے انبار میں 'مزے میں گزر رہی تھی، ہاں لیکن میں اس کی کچھ دولت اپنے نام کروانا چاہتا تھا، تاکہ وہ مجھے زر خرید غلام کی طرح ٹریٹ کرنا بند کر دے۔ ان ہی دنوں میں۔۔۔۔۔۔۔ کائنات سے ٹکرا گیا۔ میں بہت زیادہ ترس رہا تھا اندر سے، کسی ایسے شخص کی خواہش میں جسے صرف مجھ سے مطلب ہو، مجھ سے غرض ہو۔ مجھ سے محبت ہو۔ میں نے کائنات میں اپنی دوست اپنی شریک حیات اور بے غرض مامتا جیسی محبت 'سب کچھ ڈھونڈ لیا تھا۔ میں کائنات کی جھوٹی محبت کے جال میں بری طرح سے پھنس گیا تھا۔ پھر جب تک یہ پتہ چلا کہ کائنات نے کبھی مجھ سے محبت کی ہی نہیں تھی تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ میرے دل اور حواسوں سمیت میری روح میں بھی بس چکی تھی۔ میں نے سوچا تھا اپنی محبت سے میں اسے ویسا ہی بنا دوں گا جیسی بننے کا وہ ڈھونگ کرتی رہی، میں پر امید تھا! مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا وہ اتنی کٹھور دل ہو گی۔ اتنی

Posted on Kitab Nagri

ضدی ہو گی کہ۔۔۔۔۔۔۔کہ۔۔۔۔۔۔"غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے شہریار ٹرانس کی کیفیت میں اپنی زندگی کا تمام سفر میر شمس کے گوش گزار رہا تھا۔ لیکن آخر میں اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔ سالوں وہ اپنی ماں کا استحصال ہوتے دیکھتا رہا تھا، ایک بار پھر ویسی ہی اذیت نے اسے اندر سے مار دیا تھا۔ اذیت سے اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اپنی زندگی ہر صفحہ کائنات کے سامنے کھولنا چاہتا تھا ۔اس نے سوچا بھی نہیں تھا وہ سب سے اپنی زندگی کا یہ تکلیف دہ سفر میر شمس کے سامنے بیان کریگا۔ اپنے سوتیلے بھائی کے سامنے، جس کی شکل سے اسے شدید نفرت تھی!

سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہونے والے میر شمس کے سامنے زندگی کا ایک بہت خوفناک باب کھلا تھا۔ جس نے میر شمس جیسے مغرور پتھر دل شخص کا دل لرزا دیا تھا۔ کتنا ظالم تھا اس کا باپ۔۔۔۔اور وہ خود بھی! تین لوگ تھے جن کے سامنے وہ ہار جاتا تھا۔ اس کی ماں، نین تارا، اور اس کا بھائی!

شہریار اس کا سوتیلا بھائی تھا۔ اس کے باپ کی ناجائز اولاد تھا۔ میر شمس کو اس سے نفرت ہونی چاہیے تھی کم از کم گھن تو آنی ہی چاہیے تھی۔ لیکن میر شمس بے بس تھا۔ اس کا دل شہریار کی پروہ کرنے سے، اس سے محبت کرنے سے خود کو روک نہیں پا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

چہرہ ہاتھوں میں چھپائے شہریار جس طرح رو رہا تھا آس پاس سے آتے جاتے لوگ رک رک کر ترحم بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

میر شمس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے سینے سے لگانا چاہا تھا کہ اسی وقت کائنات کے ساتھ روم میں موجود نرس باہر آئی تھی۔ "آپ لوگوں میں سے شہریار کون ہے؟ وہ اندر بلا رہی ہیں۔" نرس کی سوالیا نظروں پر میر شمس نے شہریار کو دیکھا تھا جو چہرہ ہنوز ہاتھوں میں چھپائے بلکل ساکت ہو گیا تھا۔

"شیری؟" میر شمس نے اپنے ہاتھ کا دباؤ شہریار کے چوڑے شانے پر ڈالا تھا۔

گہری سانس بھر کر شہریار نے میر شمس کا ہاتھ جھٹکا اور اٹھ کر ہاسپٹل سے باہر جانے والی راہداری کی طرف بڑھتے بڑھتے یکدم رک کر پلٹا تھا۔ "اس سے کہہ دینا مجھے اس سے نفرت ہو رہی ہے۔ وہ چاہے تو خودکشی کر لے ، آئی رئیلی ڈونٹ کیئر۔" سرد مہری سے کہہ کر وہ بھاگے والے انداز میں بغیر پیچھے دیکھا بھاگتا چلا گیا جبکہ پیچھے کھڑی نرس نے ہونق سی شکل بنا کر میر شمس کی طرف دیکھا تھا جو اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔

"کیا کنڈیشن ہے اس لڑکی کی؟" ہنوز پیشانی مسلتے ہوئے میر شمس نے مدھم آواز میں پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"سر وہ کل بہت چیخ چلا رہی تھیں سو ہم نے انہیں سکون کا انجیکشن لگایا تھا۔ اب وہ بلکل چپ چپ ہیں۔ میں کمرے میں ہی تھی لیکن وہ کب ہوش میں آئیں مجھے پتہ ہی نہیں لگا۔ جب میں نے خود انہیں میں دیکھا تب انہوں نے صرف اتنا کہا شہریار کو بلائیں۔" نرس نے کافی تفصیل سے جواب دیا تھا۔

میر شمس نے سر ہلا کر روم کی جانب قدم بڑھا دیے جہاں ایک اور امتحان اس کا منتظر تھا۔

اتنا تو اسے یقین تھا شہریار واپس ضرور آئیگا۔ ابھی وہ خود بھی شاک میں ہے۔ ناراض ہے کائنات سے۔ نفرت ہو رہی ہے لیکن نفرت ہے تو نہیں!!!

کمرے کے دروازے پر رک کر میر شمس نے ہسپتال کے باہر موجود چمن کو میسج کے ذریعے شہریار پر نظر رکھنے کیا حکم دیا اور روم میں داخل ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

ان اذیت ناک لمحات کے بعد اسے اپنا کوئی ہوش نہیں رہا تھا۔ہاں پولیس یا ایمبولینس کا کان پھاڑ تا سائرن اسے لمحہ بھر کے لیئے ہوش کی دنیا میں لایا تھا۔ آس پاس موجود سیاہ وردی میں ملبوس اہلکاروں کو دیکھ کر اسے افسوس ہی ہوا تھا' کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ اتنی ذلت اٹھانے کے بعد اسے اب قبر میں ہی ہوش آئے۔وہ دنیا کو فیس کرنے کا حوصلہ کھو چکی تھی، اور دنیا تو بہت بعد میں آتی تھی، وہ شخص جس سے وہ خود کراہت محسوس کر رہی تھی' اس سے نظریں ملانے کی ہمت بھی نہیں تھی اس میں۔۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے اس ہی سے ملنا چاہتی تھی۔

بے شک شہریار اسے ڈانٹتا، مارتا، جو چاہے کرتا لیکن اس کے پاس رہتا۔

صرف شہریار ہی تو تھا جو اس کا درد سمجھ سکتا تھا! پھر وہ اسے اس حال میں چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھو، وہ خود بھی اتنی ہی تکلیف میں ہے جتنی تم۔اسے سنبھلنے کے لیئے کچھ وقت چاہیے۔۔۔۔۔۔"

"اور مجھے سنبھلنے کے لیئے وہ چاہیے"!

Posted on Kitab Nagri

میر شمس دھیمی آواز میں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو اپنا چہرہ دوسری طرف کیئے ہولے ہولے لرز رہی تھی۔ کوئی وضاحت کائنات کے دل کو نہیں لگ رہی تھی۔ وہ صرف یہ سوچے جا رہی تھی، اور سوچ سوچ کر ڈر رہی تھی کہ شہریار اسے چھوڑ کر چلا گیا ہے!

اچانک ہی وہ میر شمس کی بات کے درمیان چیخ پڑی۔ میر شمس کی کشادہ پیشانی پر اس لہجے پر سلوٹ نمایاں ہوا تھا لیکن کائنات کی حالت کے پیش نظر وہ برداشت کر گیا۔

"میں کہہ رہا ہوں نا وہ واپس آ جائیگا۔ تم بے حس ہو، اس لیئے تمہیں کبھی اس کی محبت کا احساس نہیں ہوا ہو گا لیکن مجھے اندازہ ہو چکا ہے اس کی محبت کا! آ جائیگا وہ واپس!!!" میر شمس کو نفرت سی ہو رہی تھی کائنات سے۔ یہ سوچ سوچ کر وہ کڑھ رہا تھا کہ جتنا درد شہریار کے لہجے میں تھا، اس سے سوا درد سہا ہو گا اس نے کائنات کی اصلیت جاننے کے بعد۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات لب بھینچ گئی۔ اس کی بھری ہوئی نظریں میر شمس کے جوتوں پر جم کر رہ گئی تھیں۔ کئی لمحے دبے پائوں درمیان سے گزر گئے جب اچانک کائنات کی سسکی پر میر شمس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔ کائنات کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا اور بے شمار خاموش آنسو بہانے کے بعد اب وہ روتے روتے چیخنا شروع کر چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات کو ایک بار پھر دورا پڑا تھا۔ اس سے پہلے میر شمس لچھ کہتا دو نرسیں روم میں داخل ہو گئیں۔ ٹھنڈی سانس بھر کے ایک ترحم بھری نظر کائنات پر ڈال کر میر شمس روم سے باہر نکل آیا اور سر تھام کر بینچ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔

کمرے سے آتی کائنات کی آوازیں اب بند ہو چکی تھیں لیکن میر شمس کو اپنے اطراف میں اب بھی وہ چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ بروقت سنبھل گیا تھا ورنہ وہ بھی اپنی نین تارا کی وقتی قربت حاصل کر کے اسے اور اپنی خوشی، دونوں کو ہمیشہ کے لیئے کھو دیتا۔

وہ بھی شاہنواز شاہ بن جاتا۔۔۔۔ اور نین تارا شہناز! اور شاید کوئی اور شہریار بھی۔۔۔۔۔۔!!!

"اف۔۔۔۔ ماما سائیں کی دعائوں نے بچا لیا، ورنہ آدمی میں بھی کم غلط نہیں ہوں۔" استہزا سے بڑبڑاتے ہوئے میر شمس نے رنگ کرتا فون، نام دیکھے بغیر کان سے لگا لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سلام سائیں، تینوں مجرم گرفت میں آ چکے ہیں۔"

دوسری طرف سے ایس ایچ او کی چہکی ہوئی آواز آئی۔

Posted on Kitab Nagri

"تھانے میں ؟"میر شمس کے اعصاب اس خبر پر کچھ پر سکون ہوئے۔

"جی سائیں۔"

"انہیں میرے ڈیرے پر لے کر پہنچو۔"

"للل لیکن سائیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جتنا کہا جائے اتنا کیا کرو۔ تمہارے قانون کی مجھے خوب خبر ہے، کون کتنی دیر تک گرفت میں رہتا ہے !اپنے لوگوں کا بدلہ میر شمس خود لیتا ہے۔"سرد لہجے میں حکم دے کر بغیر آگے سے کوئی جواب سنے میر شمس نے فون جیب میں رکھ لیا۔

ڈاکٹر اور نرس کو کائنات کے حوالے سے تاکید کم حکم زیاسہ دے کر میر شمس ہسپتال سے باہر نکل آیا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ایس ایچ او سمیت سب لوگ حیرت بھری نظروں سے میر شمس کو دیکھ رہے تھے جو بہت سکون بھری نظروں سے ان تینوں کو الٹا لٹکا دیکھ رہا تھا۔

کہاں تو میر شمس انہیں سزا دینے کے لیئے آپے سے باہر ہو رہا تھا اور کہاں اب سکون سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے سگرٹ کے کش لگاتے ہوئے انہیں دیکھ رہا تھا۔

لیکن جلد ہی ان کی حیرت ختم ہو گئی جب پانچ دیو قامت آدمی میر شمس کے پہنچنے کے ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ڈیرے پر پہنچے اور اب ان تینوں کو بے دردی سے برہنہ کر رہے تھے۔ ان کے ارادے ان کے چہروں سے واضع تھے۔ ایس او جھر جھری لیتا میر شمس سے اجازت لے کر اپنے دیگر ساتھیوں سمیت وہاں سے چلا گیا، اور ایس ایچ او کے جانے کے بعد میر شمس بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ان کا وہ حال کرنا کہ یہ بھول جائیں یہ مرد ہیں یا۔۔۔۔۔۔۔!!! اوکے؟" باہر جاتے جاتے میر شمس مڑے بغیر بولا تھا اور پھا باہر نکل گیا تھا۔ بند دروازے کے پیچھے سے آتی ان تینوں آدمیوں کی کربناک چیخیں میر شمس کو پر سکون کر رہی تھیں۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"اگر شہریار کو بتائوں کہ کائنات کے مجرم میری گرفت میں ہیں تو؟؟؟شاید وہ خود بھی انہیں کوئی سزا دینا چاہتا ہو! ممکن ہے خود ان لوگوں کو سزا دے کر شیری کو کچھ سکون حاصل ہو جائے۔" یہ خیال آتے کے ساتھ ہی میر شمس نے شہریار کا نمبر ملایا تھا۔ دوسری طرف سے بیل جا رہی تھی لیکن توقع کے مطابق کال ریسیو نہیں کی گئی تھی۔

میر شمس نے اکتا کر چمن کا نمبر ڈائل کیا۔ پہلی ہی بیل پر کال ریسو کر لی گئی۔

"سلام سا۔۔۔۔۔۔"

"شہریار اور تم کہاں ہو؟" میر شمس کا لہجہ پتھر مار تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میر سائیں۔۔۔۔۔ مم مم میں، میں شہریار سائیں کے گھر میں ہوں۔ اور۔۔۔۔۔۔ شہریار سائیں کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔ اس کی مجھے خبر نہیں۔ جب تک آپ نے مجھے ان کے ساتھ ساتھ رہنے کا میسج کیا تھا وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر بہت آگے نکل گئے تھے۔ میرا خیال تھا اپنے گھر گئے ہوں گے۔ میں یہی چلا آیا لیکن وہ یہاں نہیں ہیں، لیکن وہ اِدھر آئے ضرور تھے سائیں۔ کپڑے شپڑے لے کر چلے گئے ہیں۔ سارا گھر بکھرا ہوا ہے۔" چمن کا لہجہ

Posted on Kitab Nagri

سہا ہوا سا تھا۔ اس بیچارے کا کوئی قصور نہیں تھا۔ شہریار کو ٹیکسی میں گھر کی راہ پر گامزن دیکھ کر وہ بھی پر سکون ہو کر ڈرائیو کرتا ہوا فلیٹ تک پہنچا تھا۔ اس کی یہ ذرا سی کوتاہی اس کے لیئے بڑی مشکل پیدا کر گئی تھی۔

اس خبر پر میر شمس نے ایک گہری سانس بھری اور کچھ کہے بغیر فون بند کر کے سر سیٹ کی پشت پر گرا لیا۔

حویلی میں نین تارا پریشان ہو گی۔ ساری حویلی اس کے خلاف تھی، انوری بیگم ہر وقت تو نین تارا کی نگرانی نہیں کر سکتی تھیں۔ فون پر نین تارا نے پوری کوشش کی تھی اپنا لہجہ نارمل رکھنے کی لیکن میر شمس نے اس کے لہجے میں چھپا خوف بھانپ لیا تھا۔ نہ وہ نین تارا کو لمبے عرصے کے لیئے حویلی میں تنہا چھوڑ سکتا تھا۔ نہ کائنات کی حالت اس قابل تھی کہ اسے ہاسپٹل سے فوری طور پر ڈسچارج کر دیا جاتا، کہ میر شمس کائنات کو لے کر حویلی ہی چلا جاتا۔ اور اب یہ شہریار! نہ جانے کہاں جا چھپا تھا۔

اکیلا میر شمس کیا کیا دیکھے، سب سے پہلے کس کا سوچے؟ گاڑی میں بیٹھے ہوئے میر شمس نے "بھری ہوئی" سگرٹ پینے کے بعد گاڑی ہسپتال کی راہ پر ڈال دی۔ ساتھ ہی فون کے ذریعے چمن کو، نین تارا کو بھی حویلی سے ہسپتال لانے کا کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"بھاگ جانا، چھپ جانا، مردوں پر نہیں جچتا شہریار۔" ناگواری سے بڑبڑاتے ہوئے میر شمس یکدم چپ سا ہو گیا ۔وہ اپنی جگہ کھڑا یہ بات کہہ رہا تھا، ایک پل کے لیئے اس نے خود کو شہریار کی جگہ رکھ کر سوچا۔۔۔۔اور پھر جھرجھری لے کر رہ گیا۔

جب تک خود پر نہ گزرے، بڑی بڑی باتیں کہنا آسان لگتا ہے!

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات کو اس حالت میں دیکھ کر نین تارا کا دل درد سے بھر گیا تھا۔ایک تو کائنات اس کی مسیحا تھی، دوسرا وہ خود بھی تو ایسی اذیت کو ذہنی طور پر محسوس کر چکی تھی، وہ بھی دو بار۔۔۔۔لیکن دونوں بار اللہ نے اس کی حفاظت کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

طویل سانس خارج کر کے نین تارا نے اپنی نظریں کائنات سے ہٹا کر، اپنا سر کھڑکی سے ٹکا دیا۔ یونہی اداسی سے کھڑکی کے ساتھ لگے کھڑے اس نے نہ جانے کتنا وقت گزار دیا تھا جب اچانک ہی اس کے لب کچھ سوچ کر مسکرا دیئے۔

اسے اپنا آپ معتبر لگ رہا۔ میر شمس نے اس کے ساتھ اتنا بڑا راز شیئر کیا تھا، جو فی الحال وہ کسی کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا! اپنی الجھن، اپنی تکلیف، اپنا گلٹ، شہریار کی سچائی۔

اس کے شانے میں اپنا منہ چھپا کر میر شمس نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔ ایک دوست کی طرح اپنی سب پریشانیاں اسے کہہ سنائی تھیں۔ اس سے مشورے لیئے تھے۔ اپنے خدشے بیان کیئے تھے۔

کتنا پیارا لگ رہا تھا اس وقت میر شمس۔۔۔۔۔ کتنا اپنا اپنا۔۔۔۔۔

میر شمس نے صرف اس سے جسم کا رشتہ نہیں بنایا تھا۔ دل کا بھی رشتہ بنایا تھا، اور دوستی کا بھی! ایسا ہی ہمسفر تو نین تارا ہمیشہ سے چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یکدم کائنات کے نیند میں حرکت کرنے پر نین تارا چونک کر خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔ پھر کائنات کو ہنوز سوتا ہوا پا کر مطمئین ہوتے ہوئے دھیرے سے ہنس پڑی۔

"یہ حالات اس اظہار کے لیئے بلکل مناسب نہیں ہیں میر سائیں! لیکن پھر بھی میں اقرار کرتی ہوں کہ مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔" جلدی سے میسج لکھ کر نین تارا نے میر شمس کو سینڈ کر دیا، اور اگلے ہی پل سٹپٹا کر وہ میسج

Posted on Kitab Nagri

اپنے موبائل میں ہر طرف سے ڈیلیٹ کر دیا۔ "یا اللہ! میر سائیں اتنے ڈپریس ہیں اور میں نے انہیں کیا فضولیات لکھ کر بھیج دیں۔ ان حالات میں ؟؟؟ تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے نین تارا، میر سائیں رات کے ڈھائی بجے ایسا میسج دیکھ کر پتہ نہیں کیا سوچیں۔ اف یہ کیا کیا میں نے ؟ یہ کوئی وقت ہے۔۔۔۔۔۔" اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے پریشانی سے سوچتی نین تارا یکدم ٹھٹھکی۔ "اوہاں،، یہ کوئی وقت ہے! وہ سو رہے ہونگے۔ لیکن صبح اٹھ کر جب وہ دیکھیں گے !! اف کیا کروں میں ؟؟؟" محبت کا اظہار کرنے پر نین تارا کو کوئی شرمندگی نہیں تھا۔ شرمندگی اسے ان پریشان کن حالات میں، رات کے ڈھائی بجے اظہار کرنے پر تھی۔

روم میں موجود نین تارا اب ایک نئی پریشانی کا شکار ہو گئی تھی، جبکہ روم کے باہر بینچ پر بیٹھا میر شمس نین تارا کی طرف سے اس وقت میسج بھیجنے پر پریشان ہو گیا تھا۔ وہ روم کے باہر ہی موجود تھا، پھر نین تارا نے میسج کیوں کیا؟ میر شمس کے چہرے کی ساری گھبراہٹ نین تارا کا میسج پڑھنے کے بعد اڑن چھو ہو گئی تھی۔

میر شمس نے میسج دیکھ کر موبائل رکھ نہیں دیا تھا، بلکہ وہ موبائل اسکرین پر روشن ان الفاظوں کو مسلسل دیکھے جا رہا تھا اور دل کی زبان سے دہرائے جا رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ تک میسج کو گھورنے کے بعد میر شمس نے سر اٹھا کر جگمگاتی نظروں سے سامنے روم کے دروازے کو دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

یہ صرف ایک میسج نہیں تھا۔ ایک من چاہی محبت کا اظہار تھا۔ کوئی جادو تھا، جو میر شمس کو وقتی طور پر اس کی پریشانیوں سے دور لے گیا تھا۔ وہ جو تین راتوں سے ٹھیک سے سو نہیں سکا تھا، (اور آج بھی نیند کی دیوی اس پر مہربان ہونے کو تیار نہیں لگتی تھی) روم کے دروازے کی طرف دیکھتے دیکھتے چند لمحوں بعد ہی پر سکون نیند سو گیا

۔

میر شمس کا ذہن اس وقت ہر الجھن سے آزاد تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

پیدا ہونے کے بعد سے پندرہ سال کی عمر تک، قید زندگی!

زینیہ کے ساتھ اس کے شوہر کے روپ میں غلامی۔

"کسی" کی جھوٹی محبت پر ایمان لانا، اور پھر اس جھوٹی محبت کو بھی کھو دینا۔۔۔۔!

گناہ، ناجائز، بے نام۔۔۔۔۔!

بس یہی تھی شہریار لغاری کی اٹھائیس سالہ زندگی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"ایسی زندگی سے تو حرام موت ہی اچھی!"سمندر کے شور کو سنتا شہریار زہر خند لہجے میں بڑبڑایا۔"حرام بندے پر تو حرام موت حلال ہونی چاہیے تھی۔"شراب کی بوتل لبوں سے ہٹا کر شہریار نے دوسرے ہاتھ میں جلتی سگرٹ لبوں سے لگالی۔

کچھ فاصلے پر اس کا سامان پڑا تھا،جو شہریار ایک نئی زندگی شروع کرنے کے خیال سے اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ جہاں نہ کوئی کائنات ہو گی،نہ اس سے جڑی ایک کڑوی اور تکلیف دہ حقیقت ہو گی،نہ شاہنواز شاہ جیسا چہرہ رکھنے والا زبردستی کا بھائی،میر شمس ہو گا۔۔۔۔۔

لیکن رات ہونے تک شہریار کا ارادہ بدل گیا تھا اور اب وہ نئی زندگی شروع کرنے کی جگہ،اس زندگی کو بھی ختم کر لینا چاہتا تھا۔گھر میں چھپا کر رکھی شراب کی بوتل جو وہ ضروری سامان کے ساتھ ہی لے آیا تھا،اس کے اعصاب پر چھاتی اسے اور زندگی سے بیزار کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھ سے کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا،لہر و کوئی بڑی لہر ساتھ لائو اور مجھے اپنے ساتھ لے جائو۔یار میری ٹانگ کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔اے سمندر،مجھے اپنے اندر اتار لو۔پلیز،یہ دنیا بہت بیکار ہے۔میرے جیسے لوگوں پر حرام ہے۔۔۔۔۔ہم پر خوشیاں بھی حرام ہیں،ہم پر عزت بھی حرام ہے،اور ہم پر حرام موت بھی حرام ہے۔سو پلیز،تم خود ہی مجھے خود میں اتار لو۔"اٹھنے کی کوشش میں بار بار گرتے ہوئے شہریار باقاعدہ چلا چلا کر سمندر سے مخاطب تھا۔کبھی روتے روتے ہنس دیتا،کبھی ہنستے ہنستے رو دیتا۔کبھی پاس رکھے بڑے سائز کے پتھر کو کائنات کہہ کر مخاطب کرتا۔

Posted on Kitab Nagri

جتنی گالیاں اسے آتی تھیں اس نے خود کو، اپنی زندگی کو، شاہنواز شاہ اور میر شمس کو، اور کائنات کو دے ڈالی تھیں۔ بلکہ کچھ گالیاں اس نے غصے کی زیادتی کی وجہ سے خود ہی ایجاد کر لی تھیں۔۔

وہ ساری رات شہریار نے دیوانوں کی طرح گزاری تھی۔۔۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"دیکھو نا کتنا زبردست اتفاق ہے۔ ہم میں رشتے داری نکل آئی ہے، اب ہم ملتے جلتے رہ سکتے ہیں۔ بلکہ ملنے جلنے کی ضرورت ہے، تم ہمارے ساتھ ہی چلو حویلی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شہریار آ گئے یا نہیں؟" تین دنوں سے کائنات یہی ایک سوال پوچھتی اور پھر بلکل چپ۔۔۔۔۔

شہریار کا کچھ اتا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ کائنات اب ہسپتال سے ڈسچارج ہو سکتی تھی، اور چونکہ کائنات کہ پاس رہنے کے لیئے کوئی جگہ نہیں تھی اور اکیلے شہریار کے گھر اسے چھوڑا نہیں جا سکتا تھا' سو میر شمس کائنات کو حویلی لے جانا چاہتا تھا۔ وہ نین تارا کے ذریعے کوشش کر رہا تھا کائنات کو حویلی چلنے کے لیئے راضی کرنے کی، لیکن
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کائنات گونگی بہری بن کر بیٹھی تھی۔ نین تارا کی بہت کوششوں پر وہ صرف شہریار کی واپسی کے متعلق پوچھتی اور پھر ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتی۔

نین تارا کچھ دیر تک افسوس بھری نظروں سے کائنات کو دیکھتی رہی، پھر اس کے سر پر اپنے ہاتھ سے ہلکا سا دباؤ ڈال کر روم سے باہر نکل آئی۔ جہاں میر شمس موجود تھا۔

"میر سائیں وہ تو کوئی جواب ہی نہیں دیتیں، میں تین دن سے کوشش کر رہی ہوں لیکن وہ شہریار بھائی کی واپسی کا پوچھنے کے علاوہ کچھ اور کہتی ہی نہیں۔" نین تارا کے روہانسے ہو کر کہنے پر میر شمس نے ٹھنڈی سانس خارج کی تھی۔ حالات مشکل سے مشکل ترین ہوتے جا رہے تھے، اور ان مشکلات کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دیر تک پیشانی مسلتے رہنے کے بعد میر شمس نے نین تارا کی طرف دیکھا۔ "تم اسے تین چار تھپڑ لگا کر دیکھو ۔شاید غصے میں کچھ اور بھی بول دے۔"

"میر سائیں، تھپڑ! میں کیسے؟ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" نین تارا کا سوچ کر ہی ہاتھ جھنجھنا اٹھا۔

Posted on Kitab Nagri

"نین، یہ ضروری ہے۔ تم لگائو اسے دو تین تھپڑ اور پوچھو حویلی چلنے کے لیئے تیار ہے یا نہیں؟ ورنہ میں خود۔۔۔۔۔۔۔" جھنجلا کر کہتے کہتے میر شمس یکدم چپ ہو گیا تھا۔ نین تارا نے میر شمس کی ساکت نظروں کے تعاقب میں اپنی نظریں دوڑائیں۔ پہلی ہی نظر میں وہ شہریار کو پہچان نہیں پائی تھی لیکن جب شہریار ان کے سر پر پہنچ گیا تب نین تارا کو یاد آیا، یہ شہریار تھا!

"کائنات اسی روم میں ہے؟" روم کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں وہ پتہ نہیں میر شمس سے پوچھ رہا تھا یا نین تارا سے۔

"جج جی۔۔۔ یہیں ہے۔" نین تارا نے دو پل انتظار کیا کہ شاید میر شمس خود کوئی جواب دے، لیکن جب میر شمس نے کچھ نہیں کہا تب نین تارا نے خود ہی جواب دیا۔

ایک اچٹتی نظر نین تارا پر ڈال کر شہریار کائنات کے کمرے میں چلا گیا۔ پیچھے میر شمس اور نین تارا ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

دروازہ کھلنے کی آواز پر کائنات نے کان نہیں دھرے تھے۔اس کا خیال تھا نین تارا ہی آئی ہو گی،جب ہی کروٹ کیئے آنکھیں موندے لیٹی رہی۔ مگر جب سماعتوں سے شہریار کی کھردری آواز ٹکرائی تب چونک کر سیدھی ہو بیٹھی۔ شہریار کو اپنے روبرو پا کر کائنات کے بے جان ہوتے وجود میں جاب پڑ گئی تھی۔ پھر اس کا جسم دھیرے دھیرے لرزنے لگا۔

وہ جانتی تھی شہریار واپس ضرور آئیگا،ایک وہی تھا جو اس کی تکلیف کو محسوس کر سکتا تھا'وہ اس سے محبت کا بھی دعویدار تھا،پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ اسے چھوڑ جاتا!

بھرائی نظروں سے شہریار کی طرف دیکھتے ہوئے وہ یکدم اونچی آواز میں رونا شروع ہو گئی،ساتھ ہی کائنات نے اپنے بازو شہریار کی کمر کے گرد لپیٹ لیئے تھے۔ شہریار سپاٹ نظروں سے کائنات کا سر دیکھتا رہا'اور کائنات اس کے تاثرات سے انجان اس کے وجود میں پناہ تلاش کرتی رہی۔

گہری سانس بھر کر شہریار نے کائنات کو خود سے پیچھے کیا اور خود بھی دو قدم پیچھے ہو گیا۔

گھر چلیں؟"شہریار کا لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے بلکل عاری تھا۔

کائنات گم صم، بھیگی نظروں سے کچھ دیر تک شہریار کا سپاٹ چہرہ دیکھتی رہی پھر سر اثبات میں ہلا دیا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"تم یہ نہیں چاہتے کہ میں یا نین تمہارے ساتھ چلیں، تو چمن کے ساتھ ہی چلے جائو۔ کائنات کو اس کنڈیشن میں یوں ٹیکسی میں لیجانا۔" میر شمس کائنات کے خوفزدہ چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے شہریار سے بولا جو اسے کب سے بلکل نظر انداز کر رہا تھا۔

میر شمس اور نین تارا، دونوں نے محسوس کیا تھا کہ کائنات ٹیکسی میں جانے سے ڈر رہی ہے۔ پھر شہریار کیوں اتنا انجان بن رہا تھا اس کی حالت سے۔

" ٹیکسی میں بیٹھو گی ! یا اب بھی تم میں کچھ اکڑ باقی رہ گئی ہے؟" میر شمس کی بات ہر بار کی طرح ان سنی کرتے ہوئے شہریار پھاڑ کھانے والے انداز میں کائنات سے بولا تھا۔

اس کا لہجہ اتنا توہین آمیز تھا کہ کائنات دوبارہ نظریں تک نہیں اٹھا سکی اور چپ چاپ ٹیکسی میں بیٹھ گئی ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"اور تم "میر سائیں" آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا' اور نہ میری بیوی کے لیئے زیادہ فکریں پالنے کی ضرورت ہے! اپنی فکر کرو یا اپنی بیوی کی فکر کرو۔ یہ بے فکری تمہیں بعد میں رلا بھی سکتی ہے۔" دھمکانے والے انداز میں کہتا شہریار خود بھی ٹیکسی میں سوار ہو گیا۔

میر شمس کی سنجیدہ نظریں دور جاتی ٹیکسی پر ہی جمی رہیں، یہاں تک کہ ٹیکسی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔۔۔

"میر سائیں، مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔ شہریار بھائی کا انداز دیکھا آپ نے؟ ہم کائنات کو حویلی ہی لے چلتے ہیں ۔" نین تارا نے میر شمس کا شانہ ہلا کر کہا۔

"کوئی فائدہ نہیں، کائنات ہمارے ساتھ نہیں جائیگی۔" سنجیدگی سے کہتے ہوئے میر شمس نے نین تارا کا پریشان سا چہرہ دیکھا۔ پھر نین تارا کا دھیان بٹانے کے لیئے' اسے بازو کے گھیرے میں لے کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھتے ہوئے شریر لہجے میں گویا ہوا۔ "ویسے دو دن پہلے مجھے رات کے دو ڈھائی بجے ایک میسج ملا تھا۔" کائنات کا رنگ اڑ گیا تھا میر شمس کی اس بات پہ۔ میر شمس کی خاموشی پر وہ تو سمجھی تھی کہ میر شمس نے اس کا میسج دیکھا ہی نہیں تھا ۔ یاد دیکھا بھی تھا، تو ان حالات میں توجہ کے قابل نہیں سمجھا تھا۔ لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"بڑا خوبصورت سا میسج تھا، رکو میں ابھی سناتا ہوں۔" میر شمس کو اس اظہار کا لفظ لفظ زبانی یاد تھا' اور وہ واقعی وہ الفاظ دہرانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن نین تارا نے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"پلیز میر سائیں حویلی جلدی چلیں، ماما سائیں پریشان ہو رہی ہو نگی۔ پہلے آپ اتنا وقت حویلی سے غائب رہے' پھر مجھے بھی بلوا لیا۔" نین تارا کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ جذباتی انداز میں تیز تیز بولتی جا رہی تھی۔

"میری ماما سائیں بہت سمجھدار ہیں نین۔ انہیں اندازہ ہو گیا ہو گا میں تمہیں "چھوٹے سے ہنیمون" پر لایا ہوں۔ جب ہی تو زیادہ پوچھ گچھ نہیں کی۔" میر شمس مزے سے بولا۔

"یہ ہنیمون تھا؟" نین تارا کو میر شمس کے انداز پر ہنسی آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں تو؟ جب میاں بیوی ساتھ میں کسی الگ جگہ جاتے ہیں تو اسے ہنیمون کہتے ہیں نا؟ اسی کو کہتے ہیں نا ہنیمون؟ جواب دو نا نین؟" گاڑی دوڑاتے ہوئے میر شمس کا لہجہ شرارت سے پر تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"جی ہاں، اسی کو کہتے ہیں!" میر شمس کی شرارت سمجھتے ہوئے نین تارا نے بات ختم کرنے کی نیت سے کہا۔

"اور ایک رومینٹک سا کینڈل لائٹ ڈنر بھی ہوتا ہے نا ہنیمون کے دوران؟" میر شمس اتنی آرام سے جان چھوڑنے والا نہیں تھا۔

"اس کا مجھے نہیں پتہ۔" نین تارا نے مصنوعی گھوری ڈال کر کہا۔

"چلو پھر میں بتا دیتا ہوں۔" مسکراہٹ دبا کر کہتا میر شمس فون پر نہ جانے کسے، اپنے فلیٹ کی ڈیکوریشن کا حکم دینے لگا۔ جبکہ نین تارا منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی۔ بات مذاق میں چل رہی تھی اور میر شمس سیریس ہو گیا تھا۔ "یہ کام تو سمجھو ہو گیا۔ تک تک ہم ذرا اپنے مائنڈ فریش کرنے بیچ پر چلتے ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں میر سائیں، حویلی۔۔۔۔۔" نین تارا نے سمجھانا چاہا لیکن میر شمس کی ایک سنجیدہ گھوری نین تارا کے انکار کا گلا گھونٹ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

سر جھکا کر اپنے دوپٹے کے کونے کو مروڑتے مروڑتے یکدم نین تارا کا پھولا ہوا چہرہ کھل اٹھا اور اس نے اچانک میر شمس کے شانے سے اپنا سر ٹکا لیا۔ نین تارا کے یہ التفات بلکل غیر متوقع تھے۔ میر شمس کا بازو ایک پل کو ڈگمگایا تھا لیکن اس نے گاڑی کو نہیں ڈگمگانے دیا تھا۔

گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ میر شمس نے نین تارا کے سر پر اپنے لب رکھ کر ہٹا لیئے تھے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شہریار کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کائنات کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ سارے سفر کے دوران شہریار بلکل خاموش رہا تھا اور شہریار کی یہ خاموشی کسی طوفان کی آمد کا اشارہ دے رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات کا دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا۔اپنی بیوقوفی میں اس نے ایک محبت کرنے والا شوہر گنوا دیا تھا۔ کائنات کو اندازہ تھا شہریار اس سے خفا ہو گا لیکن اتنی پر اسرار خاموشی۔۔۔۔وہ اسے مار پیٹ لیتا، لیکن اتنی خوفناک خاموشی اختیار نہ کرتا۔

کچھ کہنے کی کوشش میں کائنات کے لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے۔اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے وہ سر جھکائے مجرموں کی طرح شہریار کے پیچھے ہی فلیٹ میں داخل ہو گئی تھی، لیکن جب شہریار نے اس کے اندر آجانے کے بعد پوری قوت سے داخلی دروازہ بند کیا، تب کائنات سر تا پا لرز گئی تھی۔

شہریار بغیر اس پر توجہ دیئے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا، جبکہ کائنات بے آواز آنسو بہاتے ہوئے، کیا کروں؟ کمرے میں جائوں یا۔۔۔۔خودکشی کر لوں؟ جیسے سوالوں میں الجھی تھی۔

کائنات کو آنسو بہاتی مورتی بنے کھڑے تقریباً دس منٹ گزر گئے تھے جب شہریار جارحانہ انداز میں کمرے سے نکلا اور اس کی کلائی پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے گیا اور کمرے میں لے جا کر زمین پر پٹخ دیا۔

"بہت برا لگ رہا ہو گا نہ واپس اس دڑبے میں آکر۔بھاگنے کا سوچ رہی ہو نگی؟ لیکن میری جان اس بار تم مر کر ہی اس دڑبے سے نکل سکو گی۔یاد رکھنا صرف مر کر!!!" شہریار کی بھینچی غراہٹ پر کائنات کے آنسوئوں میں

Posted on Kitab Nagri

روانی آگئی تھی۔بغیر کسی کوشش کے آنسو اس کی آنکھوں سے نکلے جارہے تھے۔اب تو زخمی محسوس ہو رہی تھیں کائنات کو اپنی آنکھیں۔

صوفے پر دھپ سے بیٹھ کر شہریار اپنے بالوں کو ہاتھوں میں جکڑے، سرخ نظروں سے 'اس مغرور، نک چڑھی ،ضدی اور بیوقوف لڑکی کو لاچارگی کی مورت بنے آنسو بہاتے دیکھتا رہا۔۔۔دیکھتا رہا۔۔۔۔اور دیکھتا ہی رہا، یہاں تک کہ شہریار کے لبوں پر زہر خند مسکراہٹ بکھر گئی۔

"مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا تمہیں روتے ہوئے دیکھ کر مجھے اتنا اچھا فیل ہو گا۔روتی رہا کرو، نہیں تو میں خود رلائوں گا اور ایسا رلائوں گا کہ چپ ہونا مشکل ہو جائیگا۔"کائنات کی گردن پر بنے زخم کے نشان کو گھورتے ہوئے شہریار کا لہجہ سنگین ہو گیا تھا۔اس کی کشادہ پیشانی کی رگیں پھڑ پھڑانے لگی تھیں۔اس سے پہلے وہ خود پر سے بلکل اختیار کھو دیتا، وہ تیزی سے اٹھا اور باہر نکل گیا۔اور پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی ویسی ہی دھماکے دار آواز آئی، شاید وہ باہر چلا گیا تھا۔

شہریار کے جانے کے بعد کائنات کچھ دیر اور کھل کر روتی رہی ۔ کھل کر رونے کے نتیجے میں اس کی طبیعت کچھ بحال ہوئی تو وہ مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی نلکے کے پاس چلی آئی اور اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے

Posted on Kitab Nagri

لگی۔ منہ دھونے کے چکر میں کائنات نے خود کو مکمل بھیگو لیا تھا، لیکن کائنات نے اپنے بھیگی وجود پر کوئی توجہ نہیں دی اور تقریباً جھولتے ہوئے واپس کمرے میں چلی آئی۔ اسے ہاسپٹل سے ڈسچارج کرتے وقت سکون کی دوا دی گئی تھی جس کا اثر اس پر ہونا شروع ہو گیا تھا۔ ہلکے ہوتے سر کو کائنات نے صوفے کی پشت سے ٹکا دیا اور اپنا جسم بلکل ڈھیلا چھوڑ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ گہری نیند سو گئی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شہریار کی نظروں سے کائنات کی گردن پر بنے وہ نشان نہیں ہٹ رہے تھے۔ بھاری بھاری سانسیں لیتا وہ کچھ دیر تک رات کے اندھیرے میں لائٹوں سے جگمگاتے بازار میں گھومتا رہا، آتے جاتے بے فکرے چہروں کو گھورتا رہا ۔ کبھی دوڑتا رہا کبھی کسی قدرے خاموش گوشے میں چہرہ ہاتھوں میں چھپائے سسکتا رہا۔۔۔ لیکن کب تک ؟ کب تک یہ سب کرتا رہ سکتا تھا وہ ؟ گھر تو جانا تھا!!

گھر جانے کا خیال آتے کے ساتھ ہی شہریار کے نقوش خود بہ خود تن گئے۔

جبڑے بھینچے وہ گھر واپس جانے سے پہلے پرچون کی دکان پر گیا تھا۔ کیونکہ اسے یاد آیا تھا کچن کا کچھ ضروری سامان ختم ہو گیا ہے۔ پیشانی پر انگنت تیوریاں چڑھائے تمام سامان پیک کروانے کے بعد جونہی شہریار نے
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

پیمنٹ کے لیئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا، غصے سے اس کا حال برا ہو گیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے۔

"کس۔۔۔۔۔۔کے بچے نے میرا والٹ چرایا ہے؟" گردن موڑ کر شہریار حلق پھاڑ کر باہر آتے جاتے لوگوں سے مخاطب ہوا تھا۔ اس کے منہ سے اتنی بڑی گالی سن کر کئی لوگوں نے اسے غصے سے دیکھا تھا لیکن کسی نے کچھ کہا نہیں تھا۔ کراچی کے بھرے پرے بازار میں جیب کٹ جانا ایک عام بات تھی۔

"میں پوچھ رہا ہوں کس۔۔۔۔۔۔کی حرکت ہے یہ؟ میں اس۔۔۔۔۔۔۔۔کی۔"

"او بھئی تجھے کیا لگتا ہے؟ تیرے غصے سے چلانے سے چور ڈر کر سامنے آ جائیگا؟ چل اِدھر یہ سامان دے۔" دکاندار دانت نکوس کر شہریار کی چیخنے کی درمیان ہی بولا اور شاپر میں بھرا سامان اپنی دکان کے چھوٹے کو دیا' کہ وہ سامان واپس اس کی جگہ پر رکھ دے۔

شہریار نے دانت پر دانت جما کر دکاندار کو گھورا، اور پھر اپنے اندر کا سارا غصہ، _ دکاندار کی درگت بنا کر نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ لوگ بیچ بچاؤ کرانے آئے تو کچھ ویڈیو بنانے لگے۔ بہت سے لوگوں نے اس جھگڑے

Posted on Kitab Nagri

کو نظر انداز کرنا مناسب سمجھا تھا۔ لیکن شہریار نے کسی چیز کی پروہ نہیں کی تھی۔ اچھی طرح دکاندار پر اپنی کھولن انڈیلنے کے بعد احسان جتانے والے انداز میں "سوری" کہتا ہوا وہ تماشہ بینوں کی بھیڑ سے نکلتا چلا گیا جبکہ پیچھے لال نیلا ہوتا دکاندار شہریار سے زیادہ موٹی گالیاں شہریار کو دے رہا تھا۔ شہریار ان سنی کرتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کچھ عجیب سا احساس تھا جو نیند میں گم کائنات کو ڈسٹرب کر رہا تھا۔ دوا کی وجہ سے وہ کوشش کے باوجود مکمل بیدار نہیں ہو پا رہی تھی لیکن گھٹن اب حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ بامشکل اپنی جڑی ہوئی پلکیں الگ کر کے کائنات نے دیکھا۔ اندھیرے میں نظر آتا وہ ہیولہ اس کے بہت نزدیک تھا۔ اتنا نزدیک کہ کائنات کی سانسوں پر بھی اسی کا قبضہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات اپنے ساتھ ہوئے حادثے کے زیر اثر تھی، جب ہی بری طرح خوفزدہ ہو کر جنونی انداز میں مچلنے لگی اور خود کو اس ہیولے کی آہنی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔ دوسری طرف شہریار نے کائنات
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کے مچلنے پر اچانک اس کا جبڑا سختی سے بھینچ لیا تھا۔اس جانے پہچانے انداز پر کائنات کی چیخ کو بریک لگی تھی جو لب آزاد ہونے پر حلق سے نکلنے کو تھی۔

"آئندہ یہ ڈرامے بازی مت کرنا ڈارلنگ۔میں بہت برا پیش آئو نگا ورنہ۔"کائنات کے کان میں منہ دے کر شہریار وارننگ دیتے انداز میں بولا تھا۔اور کائنات کچھ بھی نہیں کر سکی تھی سوائے خاموش آنسو بہانے کے۔

شہریار کے خوفناک لہجے پر اس کی سسکیوں اور آہوں نے بھی حلق میں ہی دم توڑ دیا تھا۔

وہ اس وقت سخت ذہنی اور جسمانی اذیت کا شکار تھی لیکن اس کی اذیت محسوس کرنے والا وہاں کوئی بھی تو نہیں تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اگلی صبح کائنات کی آنکھ بہت دیر سے کھلی تھی۔اس میں اٹھ کر بیٹھنے کی ہمت بھی نہیں بچی تھی،وہ بس ساکت نظروں سے چھت پہ لگے سلو سپیڈ سے چلتے پنکھے کو گھورتی رہی ' یہاں تک کہ پنکھا بند ہو گیا۔۔۔لائٹ جا چکی تھی اور شاید گھٹن کی وجہ سے ہی اس کی آنکھ کھلی تھی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

آجکل شامیں تو ٹھنڈی ہوتی تھیں لیکن سارا دن سورج خوب آگ برساتا رہتا تھا۔ اس وقت بھی ہمت کر کے کراہتے ہوئے جلدی سے اٹھی، اور اٹھنے کی کوشش میں ایک بار پھر سسک اٹھی۔ شہریار نے اس کی تکلیف کا احساس بھی نہیں کیا تھا اور۔۔۔۔۔۔۔!

نہیں تکلیف کا احساس تو شہریار کو تھا، جب ہی تو اس کے زخم زخم ہوتے وجود کو اور زخم دے گیا تھا۔

دیوار کے سہارے چلتی ہوئی کائنات بالکونی کے بند دروازے تک پہنچی تھی اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن دروازے پر لگا چھوٹا سا تالا کائنات کو ساکت کر گیا تھا۔

شہریار نے بالکونی کے دروازے پر تالا لگا دیا تھا، لیکن کیوں؟

کائنات کو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ گھٹن اتنی زیادہ جو تھی۔

پہلے پہل کائنات نے چابی ڈھونڈنے کی کوشش کی، پھر ایک خیال اس کے ذہن میں آیا، "شہریار بالکونی پر تالا لگاتا ہی کیوں؟ اگر چابی اسے گھر میں ہی چھوڑنی ہوتی"!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے بے آواز بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کائنات کمرے سے باہر آئی اور ہلکے سے منہ ہاتھ دھو کر اس نے اس بار داخلی دروازہ چیک کیا۔ توقع کے مطابق وہ بھی باہر سے بند تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اب کائنات کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے آنسو بہاتے ہوئے، شہریار کا انتظار کرنے کے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شہریار شام کو ساڑھے چھ بجے گھر لوٹا تھا۔ اس سے کوئی بات کیئے بغیر وہ خاموشی سے اپنا کام کرتا رہا۔ پہلے کچن کا کچھ سامان کمرے میں لا کف رکھا۔ پھر ساتھ لائی برف کو لر میں ڈال کر ٹھنڈا پانی بنایا، اور تین گلاس پانی کے پیئے۔ پھر فریش ہونے چلا گیا۔ فریش ہو کر واپس آیا اور کچن میں گیا، شاید اسے بھوک لگی تھی' لیکن کچن میں کچھ بنا ہوا نہ پا لر وہ غصے سے باہر نکلا تھا۔ جب اسے اچانک یاد آیا، کچن میں کھانا بنانے کے لیئے کچھ موجود نہیں تھا، بس چار انڈے توس اور دال موجود تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ٹھنڈی سانس بھر کر کمرے میں آیا، جہاں کائنات صوفے پر سکڑ کر بیٹھی تھی۔ شہریار کو کمرے میں ستا دیکھ کر نا فہم سی گھبراہٹ کا شکار ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ چاول لایا ہوں۔ فٹافٹ دال چاول تیار کرو، مجھے بہت بھوک لگی ہے۔" حکمیہ انداز میں کہتے ہوئے شہریار کارپٹ پر ہی لمبا لمبا لیٹ گیا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کائنات اس آرڈر پر حیرت زدہ سی اسے دیکھتی رہی لیکن جب شہریار نے ایک تیز نظر اس پر ڈالی تو وہ ہڑبڑا کر کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

جلدی جلدی کام کرنے کے باوجود بھی کھانا تیار ہونے تک سوا آٹھ بج ہی گئے تھے۔ کھانا کھانے کے دوران بھی شہریار کے چہرے پر وہی سنگین جمود قائم رہا تھا۔ اس نے کائنات پر کوئی تشدد نہیں کیا تھا، نہ ہی کوئی ڈانٹ ڈپٹ کی تھی، پھر بھی اس کی خاموشی میں کوئی بات تھی جو کائنات سانس بھی بہت احتیاط سے لے رہی تھی۔

کھانے کے بعد شہریار نے چائے کا آرڈر دیا، کائنات چائے بنا کر لے آئی۔ ابھی وہ لوگ اس بوجھل ماحول میں چائے پی کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ لائٹ ایک بار پھر سے چلی گئی۔

کائنات چپ چاپ بیٹھی رہی یہ سوچ کر کہ اب شہریار خود ہی بالکونی کا دروازہ کھول دے گا، لیکن جب بیس منٹ گزرنے کے باوجود شہریار کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا اور وہ مزے سے گھپ اندھیرے گھٹن زدہ کمرے میں پڑا رہا، تب کائنات نے جھجھکتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا۔

"کوئی موم بتی تک نہیں ہے گھر میں جو روشنی ہو سکے۔ بالکونی کا دروازہ کھول دیں۔ کتنی گھٹن بھی ہو رہی ہے یہاں۔"

Posted on Kitab Nagri

"تمہارادم،گھر میں کچھ زیادہ ہی نہیں گھٹتا ہے؟ایک بار ہی دم گھونٹ کر قصہ تمام نہ کر دوں؟"اندھیرے کمرے میں شہریار کی سرد آواز سانپ کی پھنکار سے مشابہ لگی تھی۔

کائنات اس انداز پر خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

کچھ پل مزید یونہی دبے پائوں سرک گئے جب شہریار نے اندھیرے میں ہی اچانک اس کا بازو تھام کر اسے خود میں بھینچ لیا تھا۔کائنات حواس باختہ تو ہوئی تھی،لیکن شہریار نے اسے چیخنے کا موقع تک نہیں دیا تھا۔۔۔

"میں نے زندگی کا بہت طویل عرصہ اس سے زیادہ اندھیرے اور گھٹن میں گزارا ہے کائنات۔۔۔۔۔باقی کی زندگی بھی اگر یوں گزر جائے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑیگا۔کیونکہ اس بار اس اندھیرے اور گھٹن زدہ کمرے میں 'میں تنہا نہیں ہوں۔میری کائنات میرے ساتھ ہے۔"وہی سرسراتا برفیلا لہجہ کائنات کی سماعتوں میں اتر کر اس کے پورے وجود کو کپکپا گیا۔

کائنات کو شہریار کے ارادوں سے زیادہ اس کا لہجہ ڈرا رہا تھا۔وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی رہی لیکن بے سود۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا میری ساری زندگی واقعی اس اندھیرے اور گھٹن میں گزرے گی؟ ایسے ہی سسک سسک کر جیتے جیتے میں مر جائونگی؟" اپنی آگے زندگی کا سوچ سوچ کر کائنات اور خوفزدہ ہو رہی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ڈیڑھ مہینہ گزر چکا تھا میر شمس اور نین تارا کی شادی کو۔ حویلی والوں کا رویہ جوں کا توں ہی تھا۔ نین تارا نے کچھ کوشش کی تھی حویلی کے لوگوں سے میل جول بڑھانے کی لیکن ان کے سرد اور توہین آمیز رویے کو دیکھتے ہوئے اس نے خاموشی سے قدم پیچھے کر لینا ہی بہتر سمجھا تھا۔ زندگی کوئی ڈرامہ بستو تھی نہیں جو ڈرامے کی معصوم ہیروئین سینکڑوں قربانیاں دے کر ظالم قسم کے سسرالیوں کے دل اپنی طرف سے نرم کر لیتی۔

یہ دولت اور طاقت کا گھمنڈ حویلی والوں کے ذہنوں میں ہمیشہ سے تھا، اور شاید ہمیشہ رہنے والا تھا۔۔۔ لیکن نین تارا کی یہ خوش قسمتی کیا کم تھی کہ اس کا شوہر اس سے محبت کرتا تھا، اس کی عزت کرتا تھا، اور کروانا بھی جانتا تھا!

اور سگی ماں کی طرح چاہنے والی ساس بھی تو ساتھ تھیں' پھر اور کیا چاہیے تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

شاہنواز شاہ میں ابھی کچھ غیرت بچی تھی شاید جو نین تارا کے باقاعدہ بہو بن جانے کے بعد وہ نین تارا کی طرف ٹیڑھی نظر نہیں ڈالتے تھے۔ہاں لیکن بعض اوقات نین تارا کو ان کی عقاب جیسی نظروں میں کوئی چیلنج، کوئی استہزا ضرور نظر آتا تھا۔ نین تارا اس کی وجہ سمجھنے سے قاصر تھی، مگر چونکہ بظاہر شاہنواز شاہ کی طرف سے امن کا مظاہرہ کیا جارہا تھا، سو نین تارا نے بھی فضول خیالوں کو ذہن سے جھٹک دیا تھا۔

اس وقت وہ فون پر اماں سے بات کر کے فارغ ہوئی تھی جب میر شمس خوشبو بکھیرتا کمرے میں داخل ہوا تھا، اور آتے کے ساتھ ہی عادتاً نین تارا کی پیشانی کا بوسہ لیا تھا۔ نین تارا جھینپ کر سر ہلا کے رہ گئی۔

"میر سائیں چائے لائوں آپ کے لیئے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں یار۔۔۔اور کیا مسئلہ ہے تمہارا ہاں؟ میر سائیں کے آتے ہی تم کمرے سے بھاگنے کے لیئے پر تولنے لگتی ہو۔" نین تارا کو بازو سے پکڑ کر اپنے پہلو سے لگا کر بٹھاتے ہوئے میر شمس نے اسے مصنوعی گھورا۔

"تو کیا ہوا؟ آپ کو نسا بھاگنے دیتے ہیں' جو گلہ کر رہے ہیں!" نین تارا نے بھی جواباً مصنوعی گھوری سے نوازا تھا۔ جواب میں میر شمس ڈھٹائی سے ہنسنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

"میر سائیں! شہریار بھائی اور کائنات آپی کے مسئلے کا کیا بنا؟ ہم ان سے ملنے چلیں؟ میں کائنات آپی کے لیئے پریشان ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ آپ شہریار بھائی کے بارے میں حویلی میں بات بھی کرنے والے تھے نا؟" یہ ٹاپک نین تارا کو بہت الجھا رہا تھا۔ وہ ایک بار کائنات سے مل کر اس کی خیر خیریت دریافت کرنا چاہتی تھی۔ ڈیڑھ مہینہ گزر گیا اس اندوہناک حادثے کو گزرے۔ وہ آخری ملاقات کے شہریار کے تیور نین تارا کو ڈسٹرب رکھتے تھے۔ میر شمس اپنی زمینوں کے مسئلوں میں الجھا ہوا تھا اس لیئے نین تارا نے یہ موضوع چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا تھا لیکن آج میر شمس باقی دنوں کی بنسبت بہت فریش لگ رہا تھا۔ جب ہی نین تارا جھجھکتے ہوئے دل کی بات کہہ گئی۔

میر شمس کے پھیلے لب ذرا سکڑ گئے، پھر وہ کچھ لمحوں تک کسی گہری سوچ میں گم رہنے کے بعد گلا کھنکھار کر گویا ہوا۔ "پہلے میں بہت جذباتی ہو رہا تھا۔ میں نے شہریار کے بارے میں تمام انفارمیشن حاصل کی تھی۔ اور یہ یقین آنے کے بعد ہی میں اس سے ملنے گیا تھا، کہ وہ میرا بھائی ہے! میں اپنی بے جان چیزوں کے لیئے بھی بہت پوزیسو ہوں، اس ڈیڑھ مہینے میں تمہیں اتنا اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا؟ پھر سوچ سکتی ہو کہ اپنے سے جڑے رشتوں کے لیئے میں کتنا حساس ہوں گا؟ اس لیئے میں نے چاہا تھا جلد از جلد شہریار کو اس کا حق دلا دوں۔ میں جب اپنے اور اس کے رشتے کے بارے میں جانتا بھی نہیں تھا، میں تب سے اس کے لیئے اپنے دل میں سوفٹ کارنر محسوس کر رہا ہوں۔ میں اسے خوش اور مطمئین دیکھنا چاہتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔ لیکن میں ماما سائیں کو بھی تکلیف نہیں

Posted on Kitab Nagri

دے سکتا۔ میں بابا سائیں کی حقیقت جانتا ہوں، میں خود بھی ان ہی جیسا ہوا کرتا تھا تم سے اور شیری سے ملنے سے پہلے تک۔۔۔! لیکن میری ماما سائیں کو اس بات کا غرور ہے کہ۔۔۔۔۔۔ بابا سائیں نے ان کا حق کسی اور عورت کو نہیں دیا۔ صرف اسی غرور کی وجہ سے وہ بابا سائیں کے روڈ رویے کو بھی برداشت کر لیتی ہیں۔ اس لیئے میں شہریار کے بارے میں حویلی میں بات کرنے سے کتراتا ہوں۔ چلو اگر شہریار خود بھی اپنا حق لینے کی جستجو رکھتا تو شاید۔۔۔۔۔ شاید میں ماما سائیں کے پرائوڈ کو ٹھیس پہنچا دیتا۔ لیکن دوسری طرف تو شہریار بھی الٹے دماغ کا مالک ہے۔ اسے حق وق سے کوئی سروکار نہیں ، سو میں فلحال اس بارے میں حویلی میں بات کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا۔" کنپٹی کو انگلیوں سے دباتے ہوئے میر شمس سخت ٹنس لگ رہا تھا۔

نین تارا نے خود کو کوسا، کیا ضرورت تھی میر شمس کے آتے کے ساتھ ہی اس موضوع کو چھیڑنے کی۔

"اور ہاں۔۔۔۔ یہاں زمین کے کچھ مسئلوں میں الجھا تھا۔ اب اللہ کے کرم سے سب ٹھیک ہے۔ کل چلتے ہیں شہریار اور کائنات سے ملنے! بے شک میں ابھی اس کا حق اسے دلانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں، پر دور رہ کر بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں میں اس کے لیئے!" بات کے اختتام پر میر شمس نے مسکرا کر نین تارا کی طرف دیکھا تو وہ بھی حوصلہ دیتے انداز میں مسکرا دی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ہر سو اندھیرا چھایا تھا۔بس ذرا سی روشنی کچن کے روشن دان سے آتی فلیٹ کو بلکل اندھیرے میں ڈوبنے سے بچا رہی تھی، مگر یہ روشنی کام کاج کرنے کے لیئے ناکافی تھی لیکن کائنات پھر بھی کسی الجھن کے بغیر گھر کی صاف صفائی میں مصروف رہی، یوں جیسے کوئی پریشانی ہی نہ ہو۔۔۔۔

ڈیڑھ مہینے کا ہر آدھا دن اور آدھی رات گھپ اندھیرے میں رہ رہ کر اب وہ اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو چکی تھی۔اس کی آنکھیں اس اندھیرے ماحول سے مانوس ہو چکی تھیں،

اب اسے اس اندھیرے سے ڈر نہیں لگتا تھا، نہ الجھن ہوتی تھی، نہ ہی گھٹن محسوس ہوتی تھی۔اب اسے باہر جانے کا تصور ہولا دیتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیڑھ مہینہ گزر چکا تھا لیکن کچن کے روشن دان سے نظر آتے ذرا سے آسمان کے علاوہ اس نے باہر کی دنیا کا کوئی منظر نہیں دیکھا تھا، اور سچ تو یہ تھا، اب دیکھنے کی کوئی خواہش بھی نہیں رہی تھی اسے۔۔۔۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

اس خوفناک حادثے نے کائنات سے اس کی ذات کا غرور چھین لیا تھا تو شہریار نے اس کا رہا سہا اعتماد بھی ختم کر دیا تھا۔ اسے ساری دنیا سے الگ کر کے، صرف خود تک محدود کر کے۔ بلکہ خود تک بھی نہیں، بس اپنی بشری ضروریات تک محدود کر کے!

خود شہریار تقریباً سارا دن مختلف ہوٹلز وغیرہ میں جاب کر کے گزارتا تھا۔ شام ڈھلے گھر پہنچتا، ڈنر کرتا، موڈ ہوتا تو چائے بنوا کر پیتا، کائنات کی ذات کو تختہ مشق بناتا اور سو جاتا۔۔۔۔۔ بس یہی چل رہا تھا اس چھوٹے سے فلیٹ میں ڈیڑھ مہینے سے۔

اس وقت کائنات خالی الذہنی کی کیفیت میں ایک ہی جگہ بار بار جھاڑو گھسے جا رہی تھی کہ دروازے کے باہر ہونے والی آوازوں نے اسے چونکا دیا۔ یوں لگتا تھا دروازے پر کوئی موجود ہو۔

کائنات کچھ گھبرائی ہوئی سی داخلی دروازے کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی اور دوسری طرف کی آوازیں سننے کی کوشش کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہاں تو تالا لگا ہے۔" دھیمی سی زنانہ آواز سماعتوں کو کچھ مانوس لگی تھی لیکن کائنات فوری طور پر نین تارا کی آواز پہچان نہیں سکی تھی۔ سو ذہن پر زور دے کر یاد کرنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"چمن کی اطلاع کے مطابق شہریار اس وقت جابز وغیرہ میں مصروف ہو گا، لیکن تمہاری کائنات آپی۔۔۔؟" میر شمس کی گمبھیر آواز بھی کافی مانوس لگی لیکن کائنات کے اندھیرے سے بھرے ذہن میں میر شمس اور نین تارا کہیں گم سے ہو گئے تھے۔

"ہو سکتا ہے کائنات آپی بھی جاب کرنے لگی ہوں؟" نین تارا کی اس بات پر کائنات کے خشک لب ذرا سے پھیل کر سکڑ گئے۔

"نہیں، اگر ایسا ہوتا تو چمن کو پتہ چل چکا ہوتا اور وہ ہمیں بتا چکا ہوتا۔ شاید وہ پاس پڑوس میں کہیں ہو۔" میر شمس بولا تھا۔ پھر ایک دو مزید باتوں کے بعد وہ لوگ شاید جانے کے لیئے پلٹ گئے تھے۔

کائنات نے بھی گہری سانس بھر کر سارے خیالات ذہن سے جھٹک کر کام دوبارہ شروع کر دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

نین تارااور میر شمس شہریار کے فلیٹ کی منزل سے نیچے اترے ہی تھے کہ سبزی کا شاپر لیئے اوپر چلی آتی ایک بڑی بی کو دیکھ کر اپنی جگہ پر رک گئے۔ میر شمس کے اشارے ہر نین تارانے ان سے شہریار اور کائنات کے متعلق دریافت کیا تو وہ بڑی بی سر زور شور سے ہلاتے ہوئے گویا ہوئیں۔ "ہاں شہریار۔۔۔۔۔بڑا الٹے دماغ کا لڑکا ہے۔ جاب پر ہوتا ہے سارا دن اور گھر کے دروازے پر تالا لگا جاتا ہے، لیکن اس کی بیوی گھر میں ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔" وہ بڑی بی اور بھی کچھ کہہ رہی تھیں لیکن نین تارااور میر شمس ان کی اس بات پر اٹک گئے تھے کہ "بیوی گھر میں ہی ہوتی ہے"

کائنات اندر ہی تھی۔ کچھ تھا جو میر شمس کو کھٹکا تھا۔ وہ بڑی بی کو اگنور کرتے ہوئے نین تارا کو ساتھ چلنے کا اشارہ کرتا واپس اوپر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

نین تارامیر شمس کی بدلحاظی پر شرمندہ سی ہو کر بڑی بی سے معذرت کر کے اجازت لیتی اوپر پہنچ گئی جہاں میر شمس شہریار کے فلیٹ کے دروازے کو بجاتے ہوئے کائنات کو پکار رہا تھا۔ جبکہ دروازے کے دوسری طرف موجود کائنات سخت گھبرائی ہوئی تھی۔ یہ کون لوگ تھے جو اس کا نام لے رہے تھے؟ وہ لوگ اسے کیوں ملنا چاہتے تھے؟

گھبراہٹ میں انگلیاں چٹختاتے ہوئے یکدم کائنات کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ میر شمس اور نین تارا کون تھے؟ یہ یاد آجانے کے بعد کائنات کے اعصاب کافی پر سکون ہو گئے تھے اور وہ اپنی تمام ہمت

Posted on Kitab Nagri

مجتمع کر کے دروازے سے بلکل لگ کر کھڑی ہو گئی اور با مشکل اونچی آواز میں بولی تا کہ دوسری طرف وہ لوگ سن سکیں۔

"ججج جی۔۔۔۔ میں یہیں ہوں۔۔۔۔۔ اور میں۔۔۔۔ بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔ میر بھائی۔" اس نے میر شمس کی پکاروں کا جواب دیا تھا۔

کائنات کی سہمی ہوئی سی آواز پر میر شمس اور نین تارا نے پریشان نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دروازے پر تالا کیوں لگا ہے جبکہ تم اندر ہو؟" میر شمس کا لہجہ مشکوک ہوا۔

"میں۔۔۔۔۔ میں اندر ہوں۔۔۔۔۔۔ اسی لیئے تالا لگا ہے۔۔۔۔۔۔ میں نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ شہریار سے ایسا۔۔۔۔۔ کرنے کے لیئے۔۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے ان کی۔۔۔۔۔۔ ان کی غیر۔۔۔ موجودگی میں۔۔۔۔۔۔۔ اکیلے گھر میں۔۔۔!" رک رک کر کائنات بہت مشکل سے بول سکی تھی۔ اتنی لمبی بات اس نے آخری بار ڈیڑھ مہینے پہلے، شہریار سے بحث کے درمیان کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

باہر کھڑے میر شمس اور نین تارا نے الجھ کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ہاں یہ ممکن تھا کہ اس حادثے کی وجہ سے کائنات باہر کی دنیا سے خوفزدہ ہو جاتی لیکن، کچھ تھا جو اب بھی کھٹک رہا تھا۔

"ٹھیک ہے، پھر ہم چلتے ہیں۔بعد میں ملنے آئیں گے، خدا حافظ۔"میر شمس نے کہا اور نین تارا کو ساتھ لیئے نیچے کی طرف چل پڑا۔

دوسری طرف کائنات ان کے جانے کا سن کر مطمئین سی ہو کر دوبارہ کام میں مگن ہو گئی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"چمن!میں اور نین یہاں نین کے گھر رکے ہیں۔تم گاڑی لے کر اس گلی سے باہر انتظار کرو ہمارا۔"ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے چمن سے کہہ کر میر شمس نین تارا کے گھر کی طرف چل پڑا۔

نین تارا اس وقت مکمل عبایا میں چھپی تھی لیکن پھر بھی وہ محسوس کر سکتی تھی کہ محلے کے لوگ پر تجسس نظروں سے میر شمس اور نین تارا کو نین تارا کے گھر میں داخل ہوتے دیکھ رہے تھے۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

سب کی نظروں سے کنفیوز سی ہو کر وہ میر شمس کے ساتھ لمبے عرصے بعد اپنے چھوٹے سے گھر میں داخل ہو گئی ۔ان لمحوں میں نین تارا کو اپنے مرحوم باپ کی یاد ٹوٹ کر آئی تھی، اور اس یاد نے اس کی آنکھیں بھگو دی تھیں۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اس وقت نین تارا میر شمس کو اپنی بچپن کی تصویریں دکھا رہی تھی جب میر شمس کے موبائل پر چمن کا میسج جگمگایا تھا کہ اس نے ابھی شہریار کو گھر جاتے دیکھا ہے۔ میر شمس نے گھڑی میں وقت دیکھا، یہ وقت واقعی شہریار کی واپسی کا تھا۔ نین تارا اور میر شمس ایک دوسرے کو اپنے بچپن کے قصے کہانیاں سناتے رہے تھے، جس سے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا تھا۔ وہ لوگ دوپہر کو یہاں پہنچے تھے اور اب شام ہو رہی تھی۔

نین تارا کو ساتھ لیئے وہ شہریار کے گھر کی طرف چل پڑا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

شہریار بالٹی میں بھرے پانی سے منہ ہاتھ دھو رہا تھا، کیونکہ لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے نلکے سے بھی پانی ختم تھا۔ جبکہ اس کے پیچھے ٹاول لیئے کھڑی نین تارا سوچ رہی تھی کہ شہریار کو میر شمس کی آمد کے بارے میں بتائے یا نہیں؟

ابھی وہ اسی سوچ میں گم تھی جب دروازے پر ہونے والی غیر متوقع دستک نے کائنات کا رنگ اڑا دیا تھا۔

شہریار نے ایک اچٹتی نظر کائنات پر ڈالی پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ موم بتی کی زرد روشنی میں وہ کائنات کا اڑا رنگ دیکھ نہیں سکا تھا ورنہ چونکتا ضرور۔

بغیر کچھ سوچے اور پوچھے شہریار نے ذرا سا دروازہ کھولا تھا لیکن باہر موجود میر شمس اور اس کے ساتھ عبایا میں چھپی یقیناً نین تارا کو دیکھ کر شہریار کے نقوش خود بہ خود تن گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں آئے ہو تم یہاں؟" شہریار کا لہجہ پتھر سے کم ہرگز نہیں تھا۔

"اسلام علیکم شہریار بھائی، دراصل میں کائنات آپی سے ملنا چاہتی تھی۔"

Posted on Kitab Nagri

"وعلیکم سلام بھابی، لیکن کائنات کسی سے نہیں ملنا چاہتی۔" شہریار نے تو اپنے تئیں کڑا جواب دیا تھا، انداز اس کا واقعی گستاخ تھا لیکن لفظ "بھابی" نے میر شمس اور نین تارا کے لبوں پر مسکان بکھیر دی تھی۔

"یہ جواب کائنات خود دے گی تو بہتر ہو گا۔" میر شمس نرمی سے گویا ہوا۔

"تم اپنی زبان پر دوبارہ میری بیوی کا نام نہ لائو تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔" انتہائی مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے شہریار نے دروازہ بند کرنا چاہا تھا مگر میر شمس نے ایک جھٹکے سے دروازہ پورا کھول لیا تھا اور اندر داخل ہو گیا تھا۔

"کتنا اندھیرا ہے یہاں، کیا لائٹ گئی ہوئی ہے؟ کب آئیگی؟" میر شمس یوں بول رہا تھا جیسے شہریار سے بہت اچھے روابط ہوں۔ شہریار مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

"میں بھابی کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں، بہتری اسی میں ہے کہ تم بھی عزت سے چلتے پھرتے نظر آئو۔ میں زیادہ دیر تک اچھا انسان بنا نہیں رہ سکتا۔" جھٹکے سے میر شمس کا کالر پکڑے شہریار بھینچی آواز میں غرایا تھا جبکہ نین

Posted on Kitab Nagri

تاراگم صم نظروں سے کائنات کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے کی وحشت موم بتی کی زرد مدھم روشنی میں اور زیادہ وحشت ناک لگ رہی تھی۔

"کالر چھوڑو شہریار۔۔۔۔۔"میر شمس کا انداز بھی سرد ہو گیا۔

"دفعہ ہو جائو یہاں سے میر شمس۔"شہریار بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔

"ہم کائنات سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں وہ کیئے بغیر نہیں جائیں گے۔"ایک جھٹکے سے اپنا کالر شہریار کی گرفت سے چھڑوا کر میر شمس نے بھی ایک اچٹتی نظر کائنات پر ڈالی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے کہا تھا دوبارہ میری بیوی کا نام مت لینا۔"دیوار پر جنونی انداز میں مکا مار کر شہریار اس بار حلق کے بل چیخ پڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پھر، ہم "بھابی" سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، وہ کیئے بغیر نہیں جائیں گے۔"میر شمس کا اطمینان شہریار کو بے اطمینان کر رہا تھا۔

اس کے اندر پل رہا لاوا پھٹنے کو تھا۔ وہ خود پر کنٹرول کرتے ہوئے مٹھیاں سختی سے بھینچ کر گہری گہری سانسیں بھر کر خود کو کنٹرول کرنے لگا لیکن جب میر شمس نے براہ راست کائنات کو مخاطب کر کے اس کی طبیعت کے بارے میں پوچھا، تب شہریار خود پر سے تمام اختیار کھو کر میر شمس پر پل پڑا تھا۔

"میں نے کہا تھا، مت نام لو، مت بات کرو میری بیوی سے۔ مت کرو۔۔۔ تم لوگ اسے پھر سے پہلے جیسا بنا دو گے اور یہ۔۔۔ پھر سے مجھے چھوڑ کے دفعہ ہو جائیگی۔ تم لوگ آخر مجھے سکون سے کیوں نہیں جینے دیتے ؟؟؟"شہریار بری طرح چیخ رہا تھا لیکن اس کی چیخ میں آنسوؤں کی آمیزش بھی شامل تھی۔ میر شمس اس جنونی ہوتے شخص کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میر شمس چاہتا تو ایک مکے سے شہریار کے ہوش ٹھکانے لگا سکتا تھا لیکن وہ شہریار کے ساتھ مار پیٹ کر کے اسے خود سے اور بد ظن نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جبکہ نین تارا سمجھنے سے قاصر تھی کہ اس صورتحال میں وہ کیا کرے؟ اور کائنات اپنے کانوں کو ہاتھوں ڈھکے، خوف سے دیوار سے چپکی کھڑی تھی۔ وہ خاموشی میں رہنے کی عادی ہو گئی تھی، سو یہ اونچی آوازیں، یہ مار دھاڑ اس کی جان ہوا کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

میر شمس اور شہریار کا جھگڑا بڑھتا جا رہا تھا۔ بلکہ یہ کہنا بہتر تھا کہ شہریار کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا! وہ آپے سے باہر ہوتا شاید میر شمس کو قتل ہی کر ڈالتا لیکن نین تارا کی گھبراہٹ بھری پکار پر اس کا جنونی وجود ساکت ہو گیا تھا۔
میر شمس نے بھی ٹھٹھک کر زمین بوس ہوتی کائنات کی طرف دیکھا تھا۔ سب سے پہلے کائنات کے بے ہوش وجود تک پہنچنے والا شہریار ہی تھا۔

"کائنات! اٹھو پلیز۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولو۔ یہ دیکھو تم نے کیا کر دیا جاہل انسان۔ اٹھو نا کائنات آنکھیں کھولو، کیا ہوا ہے آخر؟ دیکھو تمہاری دوست تم سے ملنے آئی ہے، اٹھو شاباش۔۔۔۔ میر شمس تم بھی اپنے باپ کی طرح ۔۔۔۔۔۔۔۔ نکلے۔ تم اٹھو کائنات اب کوئی نہیں جھگڑ رہا۔ اور تم لوگ آخر چلے کیوں نہیں جاتے؟" کائنات کا سر اپنی گود میں رکھے شہریار اس کا چہرہ تھپتھپاتا کبھی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا تو کبھی گردن موڑ کر میر شمس پر چلانے لگتا تھا۔ ان کے فلیٹ کے باہر اسی عمارت میں رہنے والے لوگ جمع ہو گئے تھے، ان کی شرگوشیوں اور چہ مگوئیوں کی وجہ سے ماحول کی سنگینی اور بڑھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر شمس نے باہر نکل کر ڈانٹ ڈپٹ کت باہر جمع ہوتے لوگوں کو چلتا کیا پھر شہریار سے مخاطب ہوا۔ "ہمیں اسے ہاسپٹل لیجانا چاہیے۔"

Posted on Kitab Nagri

"مجھے مت بتائو مجھے کیا کرنا چاہیے!" سرد لہجے میں کہہ کر شہریار نے کائنات کو بازئوں میں اٹھالیا تھا اور نیچے کی طرف دوڑ پڑا تھا۔

میر شمس اور کائنات اس کے پیچھے ہی تھے۔

میر شمس نے سیڑھیاں اترتے ہوئے چمن کو کال کر کے شہریار کے گھر کے باہر پہنچنے کو کہا تھا۔ سو جب تک وہ سب لوگ عمارت سے باہر نکلے، چمن گاڑی لیئے نیچے منتظر کھڑا تھا۔

شہریار اگرچہ سخت بد ظن تھا میر شمس سے، لیکن اس وقت کائنات کی وجہ سے چپ چاپ اس کی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

پچھلی سیٹ پر شہریار کائنات کا بے ہوش وجود گود میں لیئے بیٹھا تھا، اس کے ساتھ ہی کچھ فاصلہ کر کے نین تارا بھی بیٹھی تھی جبکہ فرنٹ سیٹ پر چمن اور میر شمس موجود تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر کائنات کو کچھ ہوا نا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ تم سے بھی تمہارا سب کچھ چھین لوں گا میں۔" کائنات کا سر اپنے سینے میں بھینچے شہریار میر شمس سے مخاطب تھا۔

Posted on Kitab Nagri

میر شمس نے ایک اچٹتی نظر فرنٹ مرر میں نظر آتے شہریار کے عکس پر ڈالی پھر استہزا سے مسکرا کر بولا۔ "مجھ پر الزام تھوپ کر تمہیں خوشی ہوتی ہے سو شوق سے تھوپو لیکن حقیقت تم بھی جانتے ہو کہ اگر کائنات۔۔۔۔ آئی مین بھابی کو کچھ ہوا تو اس کے ذمے دار صرف اور صرف تم ہونگے۔"

میر شمس کے جواب نے شہریار کا پارہ پھر سے ہائی کر دیا تھا۔ جواباً وہ بھی کچھ بولا تھا، جس کے جواب میں میر شمس بھی چپ نہیں رہا تھا۔ وہ دونوں اپنی بحث شروع کر چکے تھے، لیکن ان دونو کی باتوں پر توجہ دیئے بغیر نین تارا بس ساکت نظروں سے کائنات کا زرد بے جان وجود حیرت سے تکتی جا رہی تھی اور سوچتی رہی کہ کیا یہ وہی کائنات تھی؟ وہی گلاب اور میدے سی رنگت رکھنے والی؟

یہ خشک پپڑی زدہ ہونٹ، الجھے ہوئے بال، زرد رنگت، آنکھوں کے گرد گہرے حلقے۔ اور جسم یوں تھا جیسے ہڈیوں پر ماس موجود ہی نہ ہو، صرف کھال چڑھی ہو۔

صرف ڈیڑھ مہینے میں کوئی اتنا کیسے بدل سکتا تھا؟

نین تارا اسی سوال کا جواب سوچتی رہی، یہاں تک کہ ہسپتال آ گیا۔

میر شمس اور شہریار نے اپنی بحث اور نین تارا نے اپنی سوچوں کے سلسلے کو بریک لگایا اور گاڑی سے اترنے لگے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"تم نے سنا؟ سنانا کہ ڈاکٹر کیا کہہ رہی تھی؟ اگر جان سے مارنا مقصود ہے تو ایک بار ہی مار دو، کیوں اس بیچاری کو اتنی اذیت دے رہے ہو؟ روز روز مار رہے ہو، لیکن مرنے نہیں دیتے ہو۔ حالت دیکھ رہے ہو اس کی! پہچان میں نہیں آرہی وہ۔۔۔۔ مجھے مت گھورو شہریار! اسے گھورو اور بتائو کیا یہ وہی لڑکی ہے جس سے تم نے شادی کی تھی؟ میں نے کہا مجھے مت گھورو!! تمہاری گھوریاں مجھ پہ بے اثر ہیں۔ اسے دیکھو اسے۔۔۔۔ شہریار تم خود بھی احساس کمتری کے مارے ایک پاگل ہو اور اس بے چاری کو بھی پاگل کر دیا ہے تم نے۔"

"اور اس بے چاری نے جو میرے ساتھ کیا۔ جو باتیں مجھے سنائیں اس سو کالڈ بیچاری نے! اگر میں یہ سب نہ کرتا تو یہ مجھے چھوڑ کر چلی جاتی۔ میرے پاس اور ہے ہی کون؟؟"

میر شمس کب سے شہریار پر بھینچی آواز میں چلا رہا تھا، جب اچانک شہریار اس کی بات کے درمیان میں اونچی آواز میں دہاڑا اٹھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کائنات کے بستر کے قریب رکھے اسٹول پر بیٹھی نین تارا نے گھبرا کر میر شمس اور شہریار کی طرف دیکھا تھا جو ایک ہی صوفے پر، میلوں کی دوری پہ بیٹھے معلوم ہو رہے تھے۔

"آرام سے بات کرو۔" میر شمس غرایا۔

"مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی، گوٹو ہیل۔" شہریار صوفے سے اٹھ کر کھڑکی کے قریب جا کھڑا ہوا۔ البتہ درزیدہ نظریں کائنات کے چہرے پر ہی جمی تھیں۔

"بچوں جیسی حرکتیں مت کرو شہریار! معاملے کو سمجھنے اور سلجھانے کی کوشش کرو۔ میں مانتا ہوں کہ کائنات نے تمہارے ساتھ ٹھیک نہیں کیا لیکن جو تم کر رہے ہو وہ بھی تو ٹھیک نہیں ہے۔ وہ پہلے ہی اتنا کچھ جھیل چکی ہے اوپر سے تم بجائے اس کا اعتماد بحال کرنے کے، بجائے اسے اپنی محبت کا احساس دلانے کے، اس سے اپنے پرانے بدلے لے رہے ہو؟ شرم نہیں آ رہی تمہیں؟ اس سے محبت کے بھی دعویدار ہو اور بدلے بھی لے رہے ہو! وہ اس وقت اندر سے بلکل کمزور ہے، یہ وقت تمہیں قدرت نے دیا تھا کہ تم اس کے دل کو اپنی محبت سے پگھلاؤ' اسے اپنے ساتھ کا، تحفظ کا احساس دلاؤ۔ لیکن افسوس تم نے اس وقت کا فائدہ اٹھانے کی جگہ۔۔۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"مسٹر میر تم جانتے نہیں ہو اس عورت کی خصلت! لیکن میں جانتا ہو۔۔۔اچھی طرح سمجھتا ہوں اسے۔میں اسے اس کے برے وقت میں محبت دیتا، اعتماد دیتا اور بعد میں یہ جب سمبھل جاتی تو مجھ پر لعنت بھیج کر چلی جاتی۔" ایک بار پھر شہریار میر شمس کے بات کے درمیان بھڑکا تھا' لیکن اس بار آواز دھیمی تھی۔پھر کچھ توقف کے بعد مزید گویا ہوا۔ "لیکن یہاں تم غلط ہو میر۔۔۔۔میں ٹھیک کر رہا ہوں یا غلط کر رہا ہوں، بہر حال میری نیت کوئی بدلہ لینے کی ہر گز نہیں ہے۔کس بات کا بدلہ لوں میں اس بیچاری سے ؟اس نے تو وہی کیا تھا جو میرے جیسے شخص کی حقیقت جان کر کوئی بھی انسان کرتا۔میں اگر بدلہ لینے والا ہوتا نا! تو شاہنواز شاہ اب تک جہنم پہنچ چکا ہوتا۔لیکن میں ایک کمزور سا انسان ہوں! ایک آخری رشتہ رہ گیا ہے میرے پاس، میں بس اس رشتے کے لیئے پوزیسو ہوں۔میں کسی بھی قیمت پر اس رشتے کو نہیں کھونا چاہتا، نہیں کھونا چاہتا!!!" بھرائی آواز میں کہتے کہتے ایک بار پھر شہریار کے لہجے میں وہی کرختگی اور جنون جھلکنے لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن اس حال میں رکھ کر تو تم اسے مار دو گے شہریار! ڈاکٹر نے جو کہا وہ تم نے بھی سنا ہے ؟اسے اچھے ماحول، صحت بخش غذا اور "تم سے کچھ دوری" کی اشد ضرورت ہے۔" میر شمس نے آخری جملہ چبا چبا کر بہت دھیمی آواز میں ادا کیا تھا، جس پر شہریار ہنکار بھر کر رہ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"ڈاکٹر کون ہوتی ہے یہ بکواس کرنے والی؟کائنات میری بیوی ہے۔۔۔۔۔۔"

"تمہاری بیوی ہونے سے پہلے وہ ایک انسان بھی ہے۔"اس بار میر شمس نے شہریار کی بات کے درمیان میں اپنی بات کہی تھی۔

شہریار ابرو اچکا کر پوری طرح میر شمس کی طرف پلٹا اور اپنی جیب میں انگلیاں پھنسا کر سر سے پیر تک استہزایہ نظروں سے میر شمس کو دیکھا۔

"یہ سائیں لوگ کب سے اتنے احساس رکھنے والے ہو گئے؟"

"محبت بادشاہوں کو جھکا دیتی ہے، حیوانوں کو انسان بنا دیتی ہے، پھر سائیں لوگ کیا چیز ہیں؟"ایک نرم سی نگاہ نین تارا پر ڈال کر میر شمس زیر لب مسکراتے ہوئے بولا۔

شہریار نے اپنی مغرور سی کھڑی ناک کے پھنگ پھیلا کر ایک روکھی سی نظر نین تارا اور میر شمس پر ڈالی پھر روکھے لہجے میں ہی گویا ہوا۔"تم لوگ جائو گے کب؟"

Posted on Kitab Nagri

"کائنات۔۔۔۔ آئی مین بھابی کے ہوش میں آنے کے بعد اسے لے کر جائیں گے۔ میں ایک مظلوم کو زندہ مرنے کے لیئے نہیں چھوڑ سکتا۔" میر شمس کا لہجہ اٹل تھا، جس نے شہریار کو سر تا پا سلگا دیا تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا، نین تارا کی خوشگوار آواز نے اسے متوجہ کر لیا تھا۔

"شکر ہے اللہ کا، ہوش آ گیا آپ کو۔ سب کو پریشان کر کے رکھ دیا تھا آپ نے۔ کیسا فیل کر رہی ہیں آپ؟"

شہریار تیزی سے آگے بڑھا اور کائنات کے چہرے کو اپنے ہاتھ کی پشت سے نرمی سے سہلانے لگا۔ "تم ٹھیک ہو نا؟" شہریار کے لہجے میں خوف پنہا تھا کہ کہیں نین تارا اور میر شمس کی ہمدردی پا کر اور باہر کے ماحول کی رونق دیکھ کر ایک بار پھر کائنات اس کی ذات سے متنفر ہو کے اسے چھوڑ جانے کی بات نہ کر دے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات کچھ دیر تک خالی خالی نظروں سے شہریار کی طرف دیکھتی رہی، پھر سر کو ہلکے سے اثبات میں ہلا دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"ڈاکٹر کہہ رہی تھیں تم کمزور بہت ہو گئی ہو۔ ٹھیک سے کھانا کیوں نہیں کھاتی تم؟ جو بنتا ہے وہ پسند نہیں؟؟ کچھ اور کھانے کا دل چاہا کرے تو بتایا کرو مجھے میں لا دیا کرونگا۔ ایسا بھی کنگلا نہیں ہوں اب میں"!

"مسئلہ صرف کھانے پینے کا نہیں ہے شہریار۔۔۔۔"

"تم دفعہ نہیں ہو سکتے تو کم از کم خاموش رہو میر شمس۔" چہرہ ذرا سا موڑ کر شہریار بغیر میر شمس کی طرف دیکھے اس سے مخاطب ہوا اور پھر سے نظریں کائنات کے زرد چہرے پر ٹکا دیں۔

"بتاؤ مجھے ٹھیک سے کھانا کیوں نہیں کھاتیں؟ بریک فاسٹ تو شاید کرتی ہی نہیں ہو تم؟؟ اور نہ ہی لنچ؟" شہریار یوں پوچھ رہا تھا جیسے کائنات سے کافی عرصے بعد ملا ہو، اور اس کے روٹین سے بلکل انجان ہو۔ کائنات کوئی جواب دیئے بغیر دھندلی نظروں سے شہریار کا چہرہ تکتی رہی جبکہ نین تارا بھی ہونق سی بیٹھی شہریار کو ہی تک رہی تھی۔ عجیب بے حس قسم کی پروہ کا مظاہرہ کر رہا تھا شہریار۔ اصل مسئلہ جان کر بھی انجان بن رہا تھا۔

"اب سے بریک فاسٹ میں خود بنا کر جاؤں گا پھر دیکھتا ہوں کیسے نہیں کھاتیں تم۔"

Posted on Kitab Nagri

"بس بہت پردہ کرلی تم نے شہریار۔ آنکھوں میں آنسو آگئے تمہیں اس کے لیئے اتنا فکر مند دیکھ کے۔اب مجھے کائنات سے کچھ بات کرنے دو اور اس بار بیچ میں بولنے کی غلطی مت کرنا!"میر شمس جبڑے بھینچے سخت لہجے میں گویا ہوتا نین تارا کی سائڈ جا کھڑا ہوا اور کائنات کو مخاطب کیا۔کائنات نے اپنی خاموش آنسئوں بھری نظریں شہریار کے چہرے سے ہٹا کر میر شمس کے چہرے پر ٹکا دیں۔

میر شمس کچھ کہتے کہتے رہ گیا۔اسے کائنات کی نظروں میں ایک خاموش التجا واضع نظر آئی تھی۔ایک اچٹتی نظر شہریار پر ڈال کے میر شمس نے اصل بات گول کر دی اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا کائنات کا حال احوال پوچھنے لگا۔

شہریار میر شمس کو غیر ضروری باتیں کرتے دیکھ کر چونکا تو تھا، لیکن وجہ سمجھنے سے قاصر تھا۔یہی حال نین تارا کا بھی تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نرس کے ساتھ روم میں داخل ہوئی تو میر شمس اور شہریار روم سے باہر نکل گئے۔

کچھ دیر بعد کائنات کو ڈھیر ساری ہدایات کے ساتھ ڈسچارج کر دیا گیا۔وہ چاروں ہی مختلف کیفیات کا شکار ہسپتال کی عمارت سے باہر نکلے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"اب تم لوگ اپنا راستہ ناپو۔" خالی ٹیکسی کی تلاش میں نظریں دوڑاتے ہوئے شہریار ہنوز روکھے لہجے میں بولا تھا

۔

میر شمس جواباً کچھ نہیں بولا اور اطمینان بھری نظروں سے اپنی کار قریب آتے دیکھنے لگا۔ نین تارا جب بیک سیٹ پہ بیٹھ گئی تب میر شمس نے ایک نظر کچھ فاصلے پر ٹیکسی ڈرائیور سے بحث میں مگن شہریار پر ڈالی پھر کائنات کی جانب ابرو اچکا کر دیکھا۔

کائنات کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات تھے۔وہ کبھی گاڑی کے کھلے دروازے کو دیکھتی تو کبھی شہریار کی چوڑی پشت پر نظر ڈال لیتی۔

وہ شہریار کے ساتھ یہ سوچ کر گئی تھی کہ ساری دنیا بھی اب اگر اس پر تھوکے گی تب بھی شہریار اس کا احساس کریگا۔وہ عام سے مردوں کی طرح اس کی ذات کے بخیے نہیں ادھیڑے گا۔کیونکہ وہ خود بھی ایسے احساسات کا شکار تھا لیکن۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن شہریار تو شاید یہ ہی بھول چکا تھا کہ وہ ایک احساسات رکھنے والی گوشت پوست کی بنی انسان ہے!

"گاڑی میں بیٹھو کائنات۔ورنہ یہ تو بھول ہی جائو کہ شہریار خود تمہیں کچھ لمحوں کی بھی آزادی دے گا۔ صحیح وقت پر میں تمہیں واپس لے آئوں گا۔" میر شمس کائنات کا خوف دیکھ کر نرمی سے گویا ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

"لیکن۔۔۔۔اگر وہ مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ناراض ہو گئے تو۔۔۔۔؟اگر۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے۔۔۔۔۔مجھے اپنی زندگی سے۔۔۔۔۔۔۔بے دخل کر دیا تو۔۔۔۔۔؟"ایک بات کا اندازہ کائنات کو بھی ہو چکا تھا کہ شہریار کے سوا اس کے پاس کوئی رشتہ نہیں رہ گیا تھا۔

"خیر۔۔۔۔ایسا تو وہ کبھی نہیں کریگا۔اس بات کا مجھ سے زیادہ تمہیں یقین ہونا چاہیے تھا!تم واقعی اسے سمجھ نہیں سکیں؟ویل۔۔۔لگتا ہے یہ ٹیکسی والا راضی ہو گیا ہے۔"شہریار کو اطمینان سے پلٹتے دیکھ کر میر شمس نے جیسے آخری بار کائنات سے اس کی مرضی پوچھی تھی۔

پھر اگلا ہی لمحہ ان لوگوں کی طرف بڑھتے شہریار کو دنگ کر گیا تھا جبکہ میر شمس ایک الوداعی نظر شہریار ہر ڈال کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیاہ گاڑی دھول اڑاتے ہوئے انی راہ کی جانب گامزن ہو چکی تھی۔

پیچھے کھڑا شہریار گم صم سا اس راہ کو تکتا رہا جہاں سے وہ گاڑی گزرتی اب نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔"تو جس بات کا مجھے ڈر تھا وہ ہو ہی گئی آخر؟چلی گئی وہ پھر سے موقع ملتے کے ساتھ ہی۔۔۔۔؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

بہت دیر تک تو شہریار کو یقین ہی نہیں آیا تھا کہ کائنا ایک بار پھر اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ اور جب یقین آ گیا تب اس غصے کی زیادتی سے اس کا دمکتا ہوا گندمی رنگ سیاہی مائل سرخ ہو گیا اور رگیں ابھر گئیں۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے تاثرات تھے۔ غلافی آنکھیں نم ہو گئی تھیں جبکہ نقوش غصے سے تن گئے تھے۔

"او بھائی کب سے ہارن دے رہا ہوں۔ چلنا ہے یا نہیں؟" جھنجلایا ہوا ٹیکسی ڈرائیور اچانک اس کے سامنے آتا بولا تھا لیکن جواب میں جن نظروں سے شہریار نے اسے دیکھا تھا، انہوں نے اسے گڑبڑا کر رکھ دیا تھا اور وہ بیچارہ بے وجہ نظریں چراتے ہوئے واپس اپنی ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔

"آئی ہیٹ یو کائنات!" شہریار کی ٹانگوں میں اس کا بوجھ سہارنے کے سکت نہیں رہی تھی جب ہی وہ زمین پر اکڑوں بیٹھتا چلا گیا تھا۔ آس پاس سے گزرتے لوگوں نے حیرت بھری نظروں سے اس بھرپور خوبرو شخص کو زمین پر بیٹھتے سسکتے ہوئے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شاید بیچارے کا کوئی گزر گیا ہے۔" شہریار کی سماعتوں سے کسی کی افسوس بھری آواز ٹکرائی لیکن شہریار نے سر اٹھا کر بولنے والے کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میر شمس!تم نے چھین ہی لیا مجھ سے میرا آخری رشتہ۔۔۔۔۔کائنات!کر دیا نا تم نے پھر سے مجھے تنہا۔۔۔۔۔ یو بلڈی بچ!آئی ول کل یو۔۔۔آئی ول کل یو۔۔۔۔کائنات آئی ہیٹ یو!"زمین پر پہ در پہ مکے مارتے ہوئے شہریار بھینچی آواز میں بولے چلا جا رہا تھا۔مکے مارنے سے اس کی انگلیوں کے جوڑ زخمی ہو گئے تھے اور کھال ادھڑ گئی تھی لیکن وہ خود اذیتی میں یہ کرتا رہا۔اگر وہ یہ سب نہ کرتا تو یقیناً راہ چلتے کسی معصوم کا قتل کر دیتا!

بہت دیر تک خود کو تکلیف دینے کے بعد جب اس کا جنون تھما،تب وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک آخری نفرت بھری نگاہ اس راہ پر ڈال کر اپنی راہ کو چل پڑا۔اس کا انداز ہارا ہوا سا تھا،جیسے وہ اپنا حق سب کچھ ہار چکا ہو۔۔۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

گاڑی کو چلے بامشکل پانچ منٹ گزرے ہونگے جب کائنات کا وجود دھیرے دھیرے کانپنے لگا۔وہ بار بار مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھتی تو کبھی مر شمس کی طرف دیکھتی،لیکن وہ کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی کیونکہ وہ اپنی ہی فیلنگز سمجھنے سے قاصر تھی۔وہ شہریار کے پاس جانا چاہتی تھی؟نہیں جانا چاہتی تھی؟جانا چاہتی تھی کیوں جانا چاہتی تھی تو کیوں جانا چاہتی تھی؟نہیں جانا چاہتی تو کیوں نہیں جانا چاہتی تھی؟کیا وہ شہریار سے خوفزدہ ہو کر واپس جانا چاہتی تھی؟یا وجہ کوئی اور تھی۔۔۔؟
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

آگے بیٹھا میر شمس فرنٹ مرر سے کائنات کے ہر ہر انداز کو نوٹ کرتا خود ہی اسے مخاطب کر بیٹھا۔ "گھبرائو مت کائنات۔ تمہیں شیری کی ضرورت ہے جبکہ مجھے اس کی فکر ہے۔ اگر یہ اس کے لیئے نقصان دہ ہوتا تو میں کبھی تمہیں اپنے ساتھ چلنے کے لیئے فورس نہیں کرتا۔ تم مجھے عزیز ہو تو صرف شیری کی وجہ سے۔ شہریار کے اندر پنپنتا تمہیں کھو دینے کا خوف اسے بھی پاگل کر رہا ہے اور اپنے پاگل پن میں وہ تمہیں بھی پاگل کر رہا ہے۔ اگر کل کو اس کے پاگل پن کی وجہ سے تمہیں کچھ ہو گیا تو سب سے زیادہ روئے گا بھی وہی۔ بعد میں وہ ہمیشہ روتا رہے پچھتاتا رہے۔ اس سے بہتر یہ ہے وہ کچھ وقت رو کر گزار لے۔ تم دونوں کو مائنڈ فریش کرنے کی ضرورت ہے۔ دور رہ کر شہریار کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ انسان دنیا میں اکیلے آتا ہے اور اکیلا جاتا ہے۔ کوئی رشتہ ساری زندگی ساتھ نہیں نبھاتا۔ ایک نہ ایک دن سب کو بچھڑنا ہی ہوتا ہے۔ اسے اپنا دلاور اعصاب مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ خوف نہ اسے سکون لینے دیگا، نہ وہ تمہیں پھر سکون سے جینے دے گا۔ اور شاید کہ۔۔۔۔۔۔ یہ دوری تمہیں بھی اس کی محبت کا کچھ احساس دلا دے۔" میر شمس سارا راستہ وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ کہہ کر کائنات کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو

حویلی پہنچنے تک بھی بار بار چہرہ موڑ کر پیچھے دیکھ رہی تھی، جیسے پیچھے اڑتی دھول سے شہریار اچانک نمودار ہو جائیگا۔

Posted on Kitab Nagri

سامنے کسی محل سے مشابہ شاہ حویلی شان سے سر اٹھائے کھڑی تھی لیکن کائنات کی نظریں پیچھے راستے پر ہی جمی رہی تھیں۔ اندر ہر چیز اعلی تھی، شان و شوکت حویلی کی ایک ایک اینٹ سے جھلک رہی تھی مگر کائنات کا مردہ دل ان چیزوں کی طرف اٹریکٹ نہیں ہو رہا تھا۔

نین تارا کے پیچھے پیچھے چلتی وہ اس عالیشان گیسٹ روم میں داخل ہوئی اور ہر چیز پر ایک بد دل سی نظر ڈال کر فریش ہونے چلی گئی۔ جبکہ نین تارا کائنات کے لیئے اپنا کوئی جوڑا لانے اپنے روم کی طرف دوڑ پڑی، صورتحال کچھ اتنی اچانک پلٹی تھی کہ کائنات کا سامان لینے کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"اب یہ تم کسے اٹھا لائے ہو میر شمس؟ مت کہنا کہ اس کم ذات کی کوئی بہن وہن ہے۔ میں مزید گند برداشت نہیں کروں گی حویلی میں۔"

www.kitabnagri.com

بڑی وڈیرن تخت پر بیٹھی حقہ گڑگڑاتے ہوئے میر شمس سے بولی تھیں جو سامنے ہی نرم سے صوفے پر بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ بڑی وڈیرن کی بات پر ایک ناراض نظر اس نے ان پر ڈالی اور جان چھڑانے والے انداز میں بولا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"میرے دوست کی بیوی ہے دادی سائیں۔ دوست ابرو ڈ گیا ہے ضروری کام سے، یہ اکیلی یہاں تھی اور طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اس لیئے دوست کی واپسی تک یہ یہاں ہی رہے گی۔"

"طبیعت خراب ہے؟ کیوں کیا ہوا ہے؟ مجھے تو ویسے صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی۔ دوست بھی کوئی کم ذات کنگلا تو نہیں، جو بیوی کو بھوکا رکھ کر ڈھانچہ بنا دیا۔" قریب بیٹھی چاچی سائیں طنزیہ بولیں۔

میر شمس نے جواباً ان پر ایک گھوری ڈالی تھی، لیکن کچھ کہا نہیں تھا۔

حویلی کے باقی لوگ بھی اس وقت ہال میں ہی بیٹھے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے جب شاہنواز شاہ چہکتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے۔ میر شمس نے سرسری انداز میں موبائل سے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے چائے کا ادھ بھرا کپ میر شمس کے ہاتھ سے چھوٹ کر قالین پر بے آواز گر گیا تھا۔ وہ بس ساکت نظروں سے داخلی دروازے کی طرف دیکھتا رہا، اس کی نظریں وہاں کھڑے شاہنواز شاہ پر نہیں بلکہ ان کے پیچھے کھڑے ایک دوسرے وجود پر جمی تھیں۔ سرخ کامدار لباس، گولڈن ڈائی بال جو شانوں سے ذرا نیچے تک آ رہے تھے۔ سفید بے رونق جلد، گہرا میک اپ، لپ اسٹک اتنی گہری سرخ تھی جیسے خون پی کر آئی ہو۔

"نیلم؟" میر شمس کا رنگ اڑ گیا تھا۔ وہ سرگوشیانہ بڑبڑایا۔

Posted on Kitab Nagri

نیلم اس کے تاریک ماضی کا ہی ایک حصہ تھی لیکن وہ یہاں کیا کر رہی تھی؟

نیلم کو حویلی کے تقریباً سارے مرد جانتے تھے۔چار پانچ سال پہلے تک وہ حویلی میں ہونے والی ہر تقریب میں سب سے مہنگی رقاصہ کے طور پر شرکت کرتی تھی۔سب مرد حضرات کو یہ بھی معلوم تھا کہ میر شمس نیلم کی زلفوں کا ایک لمبے عرصے تک اثیر رہا تھا۔لیکن اصل سوال یہ اٹھتا تھا کہ شاہنواز شاہ نیلم جیسی عورت کو دن ک اجالے میں سب خواتین کی موجودگی میں حویلی کیوں لائے تھے؟؟؟

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"یہ۔۔۔یہ کون ہے؟"انوری بیگم کا دل بہت سے خدشات میں گھر گیا تھا۔وہ خوفزدہ نظروں سے چمچماتی نیلم کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ساری عمر کی ریاضت مٹی میں مل جانے کا خوف ان کے چہرے اور کپکپاتے لہجے سے واضع تھا۔

Posted on Kitab Nagri

شاہنواز شاہ نے ایک گہری مسکراتی نظر میر شمس پر ڈالی، پھر انوری بیگم سے مخاطب ہوئے۔"یہ سوال تم اپنے بیٹے سے کرو تو تمہیں زیادہ بہتر جواب مل جائیگا۔"

شاہنواز شاہ کی بات ہر سب کی گردنیں نیلم سے ہٹ کر میر شمس پر ٹک گئی تھیں جو خود کو قدرے سنبھال لینے کے بعد الجھن اور غصے سے نیلم اور شاہنواز شاہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

سب کے اپنی طرف دیکھنے پر بے پروائی سے کاندھے اچکا کر بولا۔"ڈانسر ہے یہ، اور کیا؟"

"اور کیا؟؟؟"شاہنواز شاہ کی طنزیہ مسکان میر شمس کو کھٹکنے لگی۔وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں بابا سائیں؟پہلیاں مت بجھوائیں، واضع بات کریں۔میں ویسے ہی بہت ڈسٹرب ہوں ۔"میر شمس کا لہجہ اکتایا ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بہو کے سامنے ہی بول دوں؟" شاہنواز شاہ کی بات پر میر شمس چونک کر مڑا۔ آخری سیڑھی پر نین تارا موجود تھی اور مکمل طور پر نیلم کی جانب متوجہ تھی۔

میر شمس نے سنجیدہ نظروں سے شاہنواز شاہ کو دیکھا پھر بے نیازی سے شانے اچکا کر گویا ہوا۔ "نین میرے پاسٹ سے واقف ہے۔ وہ جانتی ہے میں کبھی بھی فرشتہ نہیں رہا تھا"!

"آہاں۔۔۔ یہ تو واقعی بہت اچھی بات ہے۔ یعنی شاہ میر سے مل کر "بہو" کو کوئی جھٹکا نہیں لگے گا۔ بہت اچھے۔۔۔ بہت اچھے۔۔۔ کہاں ہو بھئی شاہ میر۔۔۔؟؟؟ اوئے مختار اندر لا ہمارے وارث کو!" شاہنواز شاہ نے ادھ کھلے دروازے کی طرف دیکھ کر ہانک لگائی تھی۔

اب کی بار ہال میں موجود تمام افراد کی بے چین نظریں دروازے سے اندر داخل ہوتے مختار کے گھٹنوں تک آتے اس بچے پر تھیں، جو سہما ہوا سا مختار کی قمیض کا دامن تھامے چلا آ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی بچے کی نظریں نیلم پر پڑیں، وہ دوڑ کر نیلم کی ٹانگوں سے چپک گیا۔

Posted on Kitab Nagri

شاہنواز شاہ نے آگے بڑھ کر بچے کو گود میں اٹھایا اور انوری بیگم کے سامنے کیا۔ "یہ بلکل اپنے میر کا بچپن نہیں ہے؟ ہو بہو میر کی کاپی۔ حتی کہ یہ آئبرو پر بنا تل دیکھو، بلکل میر جیسا تل بھی ہے۔ اتنا تو میر مجھ سے نہیں ملتا جتنا یہ شاہ میر اپنے میر سے مل رہا ہے۔"

"ککک۔۔۔ کک۔۔ کیا؟ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ؟" انوری بیگم دل پر ہاتھ رکھے بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی تھیں۔

"اب بچی تو نہیں ہو تم میر کی ماما سائیں، جو اتنی صاف بات بھی نہ سمجھ سکو۔" شاہنواز شاہ پتھر کی مورت بنے میر شمس پر طنزیہ نظر ڈالتے ہوئے بولے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ ایسی پرورش نہیں کی ہے میں نے میرو کی۔ پتہ نہیں کون ہے یہ، آپ ایسی بیہودہ بات کیسے کر سکتے ہیں؟"

"بیگم سائیں ! یقین نہیں ہے تو میر سائیں سے پوچھ لیں۔ سارے ثبوت ہیں میرے پاس۔ جب شاہ میر ہونے والا تھا میں تب میر سائیں کے شہر والے گھر بھی گئی تھی، انہیں اس بارے میں بتایا تھا لیکن انہوں نے مجھے وہاں

Posted on Kitab Nagri

سے مار پیٹ کر نکال دیا۔انہوں نے کہا تھا پتہ نہیں کس کا گند میرے سر تھوپ رہی ہو۔حالانکہ میر سائیں کو اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ پہلے مرد تھے جو۔۔۔۔"

"بکواس بند!بکواس بند!چپ ہو جائو!بلکل چپ!!"اچانک ہی میر شمس کا سکتہ ٹوٹا تھا اور وہ جارحانہ انداز لیئے نیلم کی طرف بڑھا تھا جب انوری بیگم نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی جانب گھمایا تھا اور میر شمس کے فوراً نظریں چرا لینے پر زندگی میں پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

"میر امان توڑ دیا تم نے میر ! یہ پرورش کی تھی میں نے تمہاری؟مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا ہے تم نے۔ کتنے سالوں سے کہہ رہی ہوں شادی کر لو،شادی کر لو۔لیکن تم منع کرتے رہے۔اب سمجھ آیا کس لیئے منع کرتے تھے۔۔۔کیونکہ تمہیں ضرورت ہی کیا تھی شادی کی۔بے شرم بے حیا!مجھے یقین نہیں آرہا۔مجھے بلکل یقین نہیں آرہا۔"

انوری بیگم میر شمس کا کالر دبوچے اس پر چیخ رہی تھیں۔حویلی کے دیگر مرد حضرات جو خود بھی میر شمس سے دو دو ہاتھ آگے تھے،اس وقت معتبر بنے افسوس بھری نظروں سے میر شمس کو دیکھ رہے تھے۔

قدرت نے چونکہ ابھی ان کا پردہ رکھا ہوا تھا،اس لیئے انہیں حق تھا دوسروں پر باتیں بنانے کا!

Posted on Kitab Nagri

اور نین تارا۔۔۔اس کی تو یہ حالت یہ تھی کہ تن کاٹو تو لہو نہیں۔

وہ حویلی والوں کی طنزیہ باتیں، کراہت آمیز رویہ صبر سے برداشت کر لیتی تھی۔ہر حال میں سر فخر سے اٹھائے رکھتی تھی۔صرف میر شمس کے دیے مان کی وجہ سے۔

آج میر شمس نہیں بلکہ وہ بے آبرو ہوئی تھی سب کے درمیان۔اس سے اس کا مان چھن گیا تھا۔

جو حویلی والے اسے پہلے غصے اور کراہت کی نظر سے دیکھتے تھے، آج ان حویلی والوں کی نظروں میں نین تارا کو اپنے لیئے طنز اور ترحم نظر آیا تھا۔اور اس ترحم نے نین تارا کو اس کی اپنی نظروں میں بونا کر دیا تھا۔وہ بلکل خالی خالی سی سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی۔

ہاں وہ میر شمس کے پاسٹ سے واقف تھی، وہ میر شمس کی ذات کی خامیوں کو محبت سے سدھارنے کی کوشش کر رہی تھی اور کامیاب بھی جا رہی تھی لیکن میر شمس کی اتنی بڑی غلطی اس کی برداشت سے باہر تھی۔میر شمس کی اس چلتی پھرتی، سانسیں لیتی پاسٹ کی غلطی کو کیسے سدھار سکتی تھی نین تارا؟؟

"بول دے تیرے بابا سائیں غلط کہہ رہے ہیں۔بول میر! نظریں کیوں چرا رہا ہے بول!"غصے اور دکھ سے چیختے چیختے انوری بیگم اب تھک ہار کر صوفے پر گر سی گئیں۔انہیں میر شمس کے وجود سے گھن آ رہی تھی اس وقت۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا شاہ سائیں میں اب چلتی ہوں۔ شامی کا خیال رکھیئے گا، اور وعدے کے مطابق ہم پر کرم نوازی کرتے رہیئے گا۔ ورنہ میں اپنے بیٹے کو اپنے ساتھ لے جائوں گی۔" نیلم کوفت سے اپنا سر دباتے ہوئے دھیمی آواز میں شاہنواز شاہ سے مخاطب ہوئی۔ شاہنواز شاہ نے ناگوار مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلا دیا۔ اور جب نیلم اپنا آنچل لہراتی ایک الوداعی نظر بت بنے میر شمس پر ڈال کر ہال سے نکلتی چلی گئی تب نخوت سے سر جھٹک کر نیلم کے پیچھے ہی جاتے مختار کے کان میں دھیمی آواز میں گویا ہوئے۔

"یاد سے اس عورت کا کام راستے میں ہی تمام کر دینا۔ دوبارہ مجھے نظر نہ آئے یہ طوائف۔۔۔۔" مختار سعادت مندی سے اثبات میں ہلا کر باہر نکل گیا۔

"ہنہہ! کرم نوازی کرتے رہیے گا! میں اپنے پیسوں سے اس طوائف کو پالوں گا، پاگل ہوں کیا!" اندر ہی اندر بڑبڑاتے ہوئے شاہنواز شاہ، تخت پر سکتے میں بیٹھی بڑی وڈیرن کے قریب پہنچے اور شاہ میر کو گود سے اتار کر ان کے پاس بٹھا دیا۔

"سلام کر اپنی بڑی دادی سائیں کو لڑکے!" شاہنواز شاہ کا لہجہ بلکل کھردرا تھا، جس نے اس چھوٹے سے بچے کو اور سہما دیا تھا، جو نیلم کے اسے چھوڑ کر چلے جانے کی وجہ سے پہلے ہی گھبرا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"ارے ہٹ غلیظ کہیں کے۔ بڑا آیا بڑی دادی سائیں کا پوتا! دور رہ! خبر دار جو مجھے چھوا بھی تو، ہاتھ توڑ دونگی میں تیرے، گند کی پوٹلی۔" بڑی وڈیرن نے ایک زوردار جھانپڑ مار کر شاہ میر کو تخت سے گرا دیا تھا کیونکہ اس بیچارے کا ننھا سا ہاتھ غلطی سے بڑی وڈیرن کر ہاتھ سے ٹکرا گیا تھا۔

شاہ میر حیرت اور خوف سے اس اونچی سے چھت والے ہال میں کھڑے ان رعونت زدہ لوگوں کو دیکھنے لگا۔ اس کی ماں اسے کن لوگوں میں چھوڑ گئی تھی؟ وہ چھوٹا سا بچہ حیرت انگیز طور پر اپنے آنسو حلق میں اتار لینے کا ہنر جانتا تھا، اور اسی ہنر کا مظاہرہ کرتا بھرائی نظروں سے سب کی طرف دیکھتا رہا۔ جبکہ شاہنواز شاہ بڑے مزے سے تخت پر بیٹھے بڑی وڈیرن کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔

انہیں شروع سے پتہ تھا کہ میر شمس کا نیلم سے ایک بچہ بھی ہے لیکن میر شمس کو نیلم کی اس بات پر یقین نہیں تھا ۔کیونکہ نیلم ہمیشہ میر شمس پر شادی کے لیئے دباؤ ڈالتی تھی جس کی وجہ سے میر شمس کو نیلم کی پریگننسی کی خبر بھی جھوٹ ہی لگی تھی۔ میر شمس یہی سمجھا تھا کہ یہ بھی نیلم کی کوئی چال ہی ہے اس پر شادی کا دباؤ ڈالنے کے لیئے۔

پھر اس "چال" کے نتیجے میں میر شمس نے نیلم سے اپنے تمام تعلقات ختم کر لیئے تھے۔

دوسری طرف نیلم میر شمس کی طرف سے ناامید ہو کر تمام ثبوت لے کے شاہنواز شاہ تک پہنچی تھی لیکن شاہنواز شاہ نے بھی اسے ذلیل کر کے گھر سے نکال دیا تھا۔ انہیں کیا پڑی تھی کہ ایک ڈانسر کی کوکھ سے جنم لینے

Posted on Kitab Nagri

والے اپنے بیٹے کی ناجائز اولاد کی فکریں پالتے ؟جس کی اولاد تھی جب وہ ہی انکاری تھا تو انہیں کیا پڑی تھی ہمدرد بننے کی ؟گھر کا وارث ہمیشہ خاندانی بہو ہی پیدا کرتی ہے، یہی وجہ تھی کہ انھوں نے بھی میر شمس سے اس بارے میں کوئی پوچھ گچھ کرنی ضروری نہیں سمجھی تھی اور نہ نیلم یا شاہ میر کی خیر خیریت جاننے کی کوشش کی تھی۔

لیکن کچھ دن پہلے ہی ایک تقریب میں نیلم کو دیکھ کر ان کے دماغ نے جھٹ ایک چال بنی تھی۔ نیلم سے ایک پر آسائش زندگی کا وعدہ کر کے انہوں نے شاہ میر کو اس سے مانگ لیا تھا۔ نیلم خود شاہ میر کی وجہ سے ڈسٹرب رہتی تھی اور اکثر اسے یتیم خانے چھوڑ دینے کے بارے میں سوچتی رہتی تھی' سو شاہنواز شاہ کی پیشکش پر وہ دل سے راضی ہو گئی۔

اس کا بیٹا اپنے باپ کے گھر رہ کر اپنا حق وصولے گا اور وہ الگ اپنی زندگی مزے میں گزارے گی۔ اور کیا چاہیے تھا نیلم کو؟

"میر اس دو ٹکے کی لڑکی کو نہیں چھوڑتا تو کیا ہوا؟ وہ لڑکی میر کو چھوڑ جائیگی۔ اصل مقصد تو بس اس لڑکی کو میر کی زندگی اور حویلی سے چلتا کرنا ہے نا؟ بس سمجھیں یہ کام ہو گیا۔" شاہنواز شاہ شیطانی مسکان لبوں پر سجائے رازداری سے بڑی وڈیرن سے کہہ رہے تھے جن کے چہرے کی رونق بڑے وقت بعد بحال ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"لیکن یہ لڑکا! یہ یہاں رہے گا؟ بے شک میر کا خون ہے لیکن ہے تو ناجائز! ایک طوائف کی کوکھ سے جنما ہوا۔ نہ بابا نہ، میں یہ گند نہیں برداشت کرونگی۔" بڑی وڈیرن نے نخوت بھری نظروں سے تخت کے قریب سکڑ کر بیٹھے شاہ میر کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ارے اماں۔۔۔۔ میر پہلے ہی اس بچے سے انکاری ہو گیا ہے۔ وہ کہاں پالتا پھرے گا اسے؟ اس کا غصہ نہیں دیکھا آپ نے؟ ایک نظر اس بچے پر نہیں ڈالی اس نے اب تک۔۔۔۔ کہیں یتیم خانے بھجوا دیگا اس کو وہ خود! اس کی آپ فکر ہی نہ کریں۔" شاہنواز شاہ کا انداز یوں تھا جیسے بڑا معرکہ سر انجام دیا ہو۔

"اللہ سائیں کرے۔ جیسا تو کہہ رہا ہے ویسا ہی ہو۔ غلاظت کی دونوں پوٹلیاں میری حویلی سے دفعان ہو جائیں۔" بڑی وڈیرن کا اشارہ نین تارا اور شاہ میر کی طرف تھا۔

شاہنواز شاہ اور بڑی وڈیرن اپنی باتوں میں لگ گئے تھے۔ انوری بیگم نفرت بھری ایک نگاہ میر شمس پر ڈال کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔ حویلی کے دیگر افراد اس بارے میں فرصت سے بات چیت کرنے کے لیئے اِدھر اُدھر ہو گئے تھے۔ شاہ میر ہنوز اپنی جگہ سکڑا بیٹھا اب حیران پریشان نظروں سے، سر ہاتھوں میں گرا کر زمین پر بیٹھے سسکتے ہوئے میر شمس کو دیکھ رہا تھا۔ اسے حیرت تھی کہ کوئی مرد بھی یوں رو سکتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

جبکہ شور سن کر کمرے سے باہر نکل کے اوپر ریلنگ کو تھامے کھڑی کائنات کی ساکن نظریں شاہ میر پر جمی تھیں ۔وہ بچہ جو بلکل میر شمس سے مشابہ تھا کائنات کو بلکل شہریار جیسا لگا تھا!

ایک بار اپنی جبری قربت سے نوازتے ہوئے شہریار نے اس کے سامنے اپنی زندگی کی کتاب کھول کر رکھ دی تھی۔۔۔۔اسی لیئے کائنات کو وہ سہما ہوا بچہ، شہریار لگ رہا تھا۔۔۔۔

شکل صورت میر شمس جیسی اور زندگانی شہریار جیسی۔ کیا قسمت تھی اس معصوم کی بھی!

"اور آپ چلے تھے شہریار کو اس کا حق دلوانے!" ایک استہزایہ نظر میر شمس پر ڈال کر وہ پھر شاہ میر کو دیکھنے لگی ۔اس کا دل چاہا وہ نیچے جائے اور اس بچے کو اپنے سینے سے لگا لے۔ لیکن وہ یہاں مہمان تھی۔ فلحال یہ کرنا مناسب نہیں تھا جبکہ بڑی وڈیرن اور شاہنواز شاہ بھی ہال میں ہی بیٹھے تھے!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک آخری ترحم اور محبت سے بھری نظر شاہ میر پر ڈال کر کائنات بوجھل دل لیئے واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کل شام وہ لوگ کائنات کو ہسپتال لے کر گئے تھے۔ پھر اگلے دن تک وہ وہیں ہسپتال میں ہی رہی تھی۔ اس دوران نین تارا اور میر شمس پھر بھی درمیان میں تھوڑی تھوڑی دیر آرام کر لیتے لیکن وہ۔۔۔۔۔ وہ کائنات کے ہوش میں آنے تک دیوانہ بنا ہر چیز کا ہوش گنوائے بیٹھا تھا۔

پھر کائنات چلی گئی۔۔۔۔

اور وہ تنہا ہی واپس اپنے فلیٹ پہنچ گیا، خالی خالی سا۔۔۔۔ آج وہ کہیں کام پر نہیں گیا تھا۔ اس نے اپنا فون بھی آف کر لیا تھا۔ وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے خوف تھا کہ کہیں آج وہ کسی کی جان ہی نہ لے لے۔

پچھلی ساری رات جاگنے کے باوجود اس وقت نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ یونہی زمین پر چت پڑے پڑے اس نے صبح سے شام کر دی تھی، لیکن سویا نہیں تھا۔

سونا تو دور، وہ رویا تک نہیں تھا۔ حالانکہ گھر پہنچنے تک اسے یہ لگ رہا تھا کہ آج کا وہ سارا دن اپنے سوگ میں روتے دھوتے گزار دیگا لیکن حیرت انگیز طور پر گھر پہنچنے تک اس کی آنکھیں بلکل خشک ہو چکی تھیں۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

وہ کچھ سوچ بھی نہیں رہا تھا، بس بلکل خالی خالہ سا زندہ لاش کی طرح پڑا تھا۔ اور نہ جانے مزید کتنی دیر تک یونہی پڑا رہتا، کہ دروازے پر ہونے والی دستک مے اسے چونکا دیا۔ وہ چونکا تو تھا لیکن دروازہ کھولنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ آنے والا خود ہی لوٹ جائے لیکن آنے والی شخصیت بڑی ہی کوئی ڈھیٹ واقع ہوئی تھی۔

مسلسل دروازہ دھڑ دھڑانے کی آواز پر اکتا کر وہ آنے والے کا سر پھاڑنے کے ارادے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

بہت ہی جارحانہ انداز میں اس نے دروازہ کھولا تھا لیکن دروازہ کھولتے کے ساتھ ہی اپنی جگہ ساکت رہ گیا تھا۔ سامنے ہی جھکے کاندھے لیئے میر شمس موجود تھا!

شہریار کے چہرے پر بے پناہ حیرت در آئی تھی۔ صبح ہی تو وہ کائنات کو اس سے چھین کر لے گیا تھا۔ اور اب شام ڈھلے یہاں موجود تھا۔۔۔

وہ بھی ایسے حال میں، کہ شہریار چاہنے کے باوجود اسے ایک گھونسا تک رسید نہیں کر سکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جھکے شانے، بھینچے لب، سختی سے بند مٹھیاں، چھلکنے کو بے تاب آنکھیں، شکن آلود لباس۔ اور آج پہلی بار وہ وہ اجرک کے بغیر نظر آرہا تھا' جبکہ ہمیشہ جیل سے سیٹ رہنے والے بالوں کی حالت ایسی تھی، جیسے کسی نے مٹھی سے پکڑ کر کھینچے ہوں۔ اب میر شمس کے بال کھینچنے کی ہمت کوئی اور تو کر نہیں کر سکتا۔ یہ کام یقیناً اس نے خود کیا تھا، لیکن کیوں؟؟ اسی سوال کا جواب جاننے کے لیئے شہریار سر تا پا اسے گھورتے ہوئے، ناچاہتے ہوئے بھی پیچھے ہو گیا اور میر شمس بوجھل سانس خارج کرتے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

دوپہر کے کھانے کے لیئے تو کائنات نے منع کر دیا تھا، سو ملازمہ اب اس سے ڈنر کا پوچھنے آئی تھی۔

کائنات برا پھنسی تھی۔ لنچ کی اسے عادت نہیں رہی تھی سو اس نے منع کر دیا تھا لیکن رات کو اسے کافی بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ نین تارا کا کچھ اتا پتہ نہیں تھا اور وہ نین تارا کے بغیر ان خوفناک قسم کے لوگوں میں' ڈائننگ روم میں جانا نہیں چاہتی تھی، سو مجبوراً اسے ڈنر کے لیئے بھی انکار کرنا پڑا۔

"بی بی آپ کہیں تو آپ کا کھانا کمرے میں ہی لے آئوں؟ نین تارا بی بی نے بتایا تھا صبح کہ آپکی طبیعت ٹھیک نہیں۔" ملازمہ کو جیسے ابھی اس کی طبیعت یاد آئی تھی۔ کائنات نے دل میں شکر ادا کرتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا اور جب ملازمہ دو تین اقسام کے لذیذ پکوان بڑی سی ٹرے میں سجا کر لے آئی تو کائنات کی بھوک بڑے عرصے بعد صحیح معنوں میں چمک اٹھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کھانے پر ٹوٹ پڑتی، اسے شہریار کے ساتھ اندھیرے میں کیئے جانے والے ڈنر یاد آئے، اور شہریار کے یاد آنے پر شاہ میر بھی یاد آ گیا۔

"سنیئے!" کائنات نے ملازمہ کو پکارا تو کمرے سے باہر جاتی ملازمہ واپس اس کے پاس پہنچ گئی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔وہ بچہ !وہ بچہ جو صبح۔۔۔۔ صبح جو یہاں آیا۔۔۔۔ آیا تھا۔۔۔۔ایک ساڑھی والی۔۔۔۔لل۔۔۔۔لڑکی کے ساتھ۔۔۔وہ۔۔۔۔۔کہاں ہے۔۔۔۔؟"کائنات کی جان آدھی ہوگئی تھی اتنی مختصر بات کرنے میں ہی۔اس نے پانی کا گلاس اٹھایا اور غٹاغٹ چڑھانا شروع کر دیا۔

"جی وہ !وہ بچہ تو وہیں زمین پر ہی سو گیا ہے۔اور بڑی وڈیرن نے کسی کو بھی اس سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا ہے۔"ملازمہ کی اس اطلاع نے کائنات کو دنگ کر دیا تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ بچہ اب بھی وہیں کا وہیں موجود تھا!لوگ اتنے پتھر دل کیسے ہوسکتے ہیں؟سب جانتے ہیں کہ وہ بچہ اسی حویلی کا خون ہے پھر آخر اس کے ساتھ اس طرح کیسے کر سکتے ہیں وہ؟جس کا گناہ تھا اس کے لیئے کوئی سزا نہیں۔اور جو بیچارہ حرام حلال کے فرق سے بھی نا آشنا تھا،اسے سزا دی جارہی تھی!کس بات کی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیران پریشان کائنات ملازمہ کے ساتھ ہی نیچے چلی آئی تھی،اور تخت کے نزدیک واقعی ایک سکڑے سمٹے ننھے سے وجود کو دیکھ کر اس کے دل پر بھاری بوجھ آن پڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

شاہ میر کی طرف بڑھتے ہوئے کائنات نے ایک چور نظر ڈائننگ روم کے دروازے پر ڈالی تھی۔ چمچوں پلیٹوں کی آوازوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ باقی سب کھانا کھانے میں مگن تھے۔ کائنات کو ان کی بے حسی پر نئے سرے سے افسوس ہوا تھا۔

"ممم مگر بی بی، بڑی وڈیرن نے۔۔۔۔۔"

ملازمہ نے دھیمی آواز میں کچھ کہنا چاہا جب کائنات پلٹ کر بڑے عرصے بعد اپنے ازلی خود سر انداز میں بولی تھی۔

"بڑی وڈیرن کا حکم۔۔۔۔۔ حویلی کے مکینوں پر لاگو ہوتا ہو گا۔۔۔۔۔۔ شاید گائوں والوں۔۔۔۔ والوں پر بھی! لیکن نہ تو۔۔۔۔۔ میں حویلی کی مستقل مکین ہوں، اور۔۔۔۔۔۔ نہ گائوں کی۔۔۔۔۔! کوئی اس بچے کے بارے میں۔۔۔۔۔ میں پوچھے تو میرا نام۔۔۔۔۔ لے لیجیئے گا، آگے۔۔۔۔۔ میں خود سنبھال لونگی۔" رک رک کر قطعیت سے کہہ کے، کائنات نے کمزوری کے باعث بے جان ہوتے اپنے بازئوں میں بامشکل چار سالہ شاہ میر کو اٹھا لیا تھا۔ شاہ میر نیند میں کسمسایا اور پھر کائنات کے شانے پر سر رکھ کر واپس گہری نیند میں گم ہو گیا۔

دبے قدموں اسے اپنے کمرے میں لے جاتے ہوئے کائنات کو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ اس کا چہرہ بے آواز آنسئوں سے بھیگ گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"ہاہاہاہاہا!!!!!!اوہ گوڈ۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہا!!!!!!!!!ہاہاہاہاہاہا!!!!!!!

مزہ آگیا۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہا!!!!!

کب سے،ہاہاہاہا،دل بوجھل ہو رہا تھا،ہاہاہاہا!!!،میرا،ہاہاہاہا!!!! تھینکس فار کمنگ۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہا"!!!!!!

"میرے پاس ریوالر موجود ہے شہریار!میں اس میں موجود ساری گولیاں ابھی اسی وقت تمہارے بھیجے میں اتار دونگا اور ذرا نہیں پچھتائوں گا۔بند کرو ہنسنا"!

میر شمس نے حویلی میں رونما ہونے والی تمام صورتحال شہریار کے سامنے کھول کر رکھ دی تھی۔وہ جانتا تھا شہریار کے دل میں اس کے لیئے کوئی نرم گوشہ نہیں ہے پھر بھی،جب اس کی لاکھ منتوں کے باوجود نہ نین تارا نے کمرے کا دروازہ کھولا اور نہ انوری بیگم ہی اس کی کوئی بات سننے کے لیئے راضی ہوئیں تب وہ شہریار کے پاس چلا آیا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

بے شک شہریار اس سے کوئی ہمدردی نہ کرتا، کوئی مشورہ نہ دیتا، لیکن سب کچھ سن کر سمجھ تو سکتا تھا۔ ایک وہی تھا جو ان حالات کو محسوس کر سکتا تھا۔

بس یہی سوچ کر میر شمس یہاں دل ہلکا کرنے چلا آیا تھا لیکن شہریار نے تو سب سننے کے بعد حلق پھاڑ کر ہنسنا شروع کر دیا تھا۔ اس کا اونچے اونچے قہقہے یقیناً پوری عمارت میں گونجے ہونگے۔

میر شمس کو اپنے یہاں آنے کے فیصلے پر افسوس ہوا، وہ غصے میں شہریار کو گھورتے ہوئے زمین سے اٹھنے لگا لیکن شہریار نے بڑے دوستانہ انداز میں اپنے دونوں ہاتھوں سے میر شمس کے شانوں پر دباؤ ڈال کر اسے واپس بٹھا دیا اور کمینگی سی گویا ہوا۔

"میں یہی سوچتا تھا کہ فرعون جیسے شاہنواز شاہ کے گھر یہ موسیٰ جیسا میر شمس کیسے آ گیا۔ لیکن یہ سب جان کر دل کو تسلی ہوئی، گن کے تم بھی پورے ہو بیٹا! ہاہاہاہا!!!!!" شہریار کہہ کر ہنستا رہا اور میر شمس ناگواری سے اس کی کمینگی ملاحظہ کرتا رہا۔

"اچھا اچھا اب منہ نہ بنائو اور غور سے سنو! اللہ نے تمہیں سزا دی ہے۔ تم نے میری کائنات کو مجھ سے دور کیا اور اللہ نے تمہاری نین تارا کو تم سے دور کر دیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہو گئی بکواس؟"میر شمس درمیان میں کوفت سے بولا۔وہ اپنا ذہنی دباؤ کم کرنے یہاں آیا تھا لیکن یہ شہریار تو اسے سر تا پا سلگائے جا رہا تھا۔

"نہیں ابھی تھوڑی رہ گئی ہے۔۔۔۔یہ جو بیویاں ہوتی ہیں نہ ان کو محبت دو لیکن سر پر نہ چڑھاؤ۔ڈھیل دو، لیکن ایک حد تک!اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر کہہ رہا ہوں، گھور مت!ہاں تو۔۔۔اگر نین بھابی کمرے کا دروازہ نہیں کھول رہیں تو تمہیں چاہیے تھا دروازہ تڑوا دیتے!امیر بندے ہو، سینکڑوں ملازم ہونگے۔ان کی مدد لیتے۔چلو اگر دروازے کا نقصان برداشت نہیں، تو کھڑکی تو ہو گی کمرے میں؟کھڑکی سے کمرے میں چلے جاتے، بھابی کی آدھی ناراضگی تو اس رومینٹک انٹری سے ختم ہو جاتی۔۔۔!اور جیسے تیسے بھی جب کمرے میں پہنچ جاتے تب بھابی سے کہتے۔"اس حقیقت کو صبر سے قبول کر سکتی ہو تو کرو، لیکن منہ سجا کر میرا موڈ آف مت کرو!"یہ لائنز کہنی ہیں، تھوڑے رعب سے کہنا تا کہ اثر انداز ہوں۔اینڈ ٹڈاں۔۔۔۔۔!!!!پرابلم سالو!میں تو تمہاری جگہ ہوتا تو ایسا ہی کرتا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کائنات کی حالت دیکھی ہے میں نے۔مجھے یقین ہے تم ایسا ہی کرتے۔لیکن مجھے میری نین بہت عزیز ہے! مجھے وہ زندہ لاش کی طرح نہیں چاہیے۔"میر شمس کب سے شہریار کی الٹی سیدھی باتیں برداشت کر رہا تھا۔اب اس کا ضبط ختم ہو گیا تھا، جب ہی چبا چبا کر طنز کر بیٹھا۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن شہریار ہنوز ڈھٹائی سے مسکراتا رہا، پھر تھوڑا سا آگے کو جھک کر سرسراتی آواز میں بولا "شاہ میر کا کیا ہوا؟"

میر شمس نے ٹھٹھک کر شہریار کی طرف دیکھا، شہریار اب بھی مسکرا رہا تھا لیکن اس کی مسکراہٹ بہت چبھتی ہوئی سی تھی۔

میر شمس نے تمام حالات گوش گزار کرتے ہوئے سرسری سے انداز میں شاہ میر کا ذکر کیا تھا، جیسے وہ کسی فلم کا غیر ضروری کردار ہو۔ اور بس۔۔۔۔

سب کے ہال سے جانے کے بعد وہ تھوڑی دیر اور سوگ میں رہنے کے بعد، کبھی انوری بیگم کے قدموں میں، تو کبھی نین تارا کے در پر معافی کی بھیگ مانگتا رہا تھا۔ شاہ میر کا تو اسے خیال ہی نہیں آیا تھا ایک پل کے لیئے بھی۔

انوری بیگم اور نین تارا کی طرف سے ناامید ہونے کے بعد وہ اپنا دل ہلکا کرنے شہریار کے پاس چلا آیا تھا۔ اور اب تک اس کہانی کے سب سے مظلوم اور مین کردار کا اسے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ کیا وہ اتنا بے حس تھا؟ کیا وہ واقعی شاہنواز شاہ جیسا ہی تھا؟

میر شمس کے خالی خالی تاثرات پر شہریار جلانے والے انداز میں ایک بار پھر ہنس دیا لیکن اس بار ہنسی مختصر تھی۔

"مجھے چھوڑو میر شمس! میرا وقت گزر گیا۔۔۔ جب میری اپنی کائنات میری تمام محبتوں کے باوجود میری

Posted on Kitab Nagri

حقیقت جاننے کے بعد مجھ سے نفرت کر سکتی ہے، تو باقی زمانہ تو شاید مجھے جینے بھی نہ دے۔ میں اندر سے اپنی حقیقت کی وجہ سے مر رہا ہوں مگر۔۔۔۔ جب تک بظاہر بھی مر نہیں جاتا، مجھے شہریار لغاری ہی رہنے دو۔ شہریار لغاری بن کر رہنا میرے سر اٹھا کر جینے کے لیئے ضروری ہے۔ میرا اصل میرے لیئے گالی جیسا ہے۔ میں گالی بن کر نہیں رہنا چاہتا۔ تمہاری نیت یقیناً اچھی ہو گی لیکن۔۔۔۔۔ باقی ساری دنیا بھی تمہاری طرح سوچے۔ یہ تو ممکن نہیں ہے نا؟ یہ میری التجا ہے کہ مجھے شہریار لغاری ہی رہنے دو۔۔۔۔ اور حق دلانا چاہتے ہو تو شاہ میر کو اس کا حق دلائو۔ سارے رشتے نہیں بھی دے سکتے تو کم از کم۔۔۔۔ باپ کا رشتہ مت چھینو اس سے۔ تمہاری پاس دولت ہے، دولت بہت سے عیبوں کو ڈھانپ دیتی ہے۔ کل کلاں کسی کو شاہ میر کی حقیقت پتہ چل بھی گئی تو وہ شاہ میر پر انگلی نہیں اٹھا سکے گا، صرف اس صورت کہ اس کی پشت پر تم موجود ہو نگے۔ لیکن اگر تم نے بھی اسے تنہا چھوڑ دیا، تو تم ایک اور شیری کو جنم دے دو گے۔۔۔۔۔

میر سائیں! تم اچھے انسان ہو۔ میں تم سے کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتا لیکن تم سے دوستی کر کے خوشی ہو گی مجھے۔ پر یہ دوستی بھی تب ہی ممکن ہے، جب تم شاہ میر کو شہریار بننے سے بچا لو گے۔ اب جائو تم بھی کن لوگوں میں اس مظلوم کو تنہا چھوڑ کر آ گئے ہو۔" تواتر سے گرتے بے آواز آنسوئوں کے ساتھ شہریار اپنے آپ میں بولتا چلا گیا تھا ،وہ مزید بھی بولنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن یکدم خود کو سنبھال کر آنسو صاف کرتے ہوئے آخری لائن جھنجلا کر بولا۔

Posted on Kitab Nagri

جواباً میر شمس کتنی ہی دیر تک گم صم نظروں سے شہریار کو دیکھتا رہا جو اب سے کی ذات سے بے پرواہی ظاہر کرتا ہوا سگرٹ کے کش لگا رہا تھا۔ بے ساختہ ہی میر شمس نے اس کے ہاتھ سے آدھی ہوتی سگرٹ چھین کر اپنے لبوں میں دبالی اور اٹھتے ہوئے بولا۔ "خون کے رشتوں سے زیادہ قیمتی رشتہ ہوتا ہے دوستی کا"!

"ہاں لیکن فلحال یہ دوستی ہوئی نہیں ہے سو میری سگرٹ اِدھر دو۔" شہریار جھنجلاتے ہوئے اس کے پیچھے ہی فلیٹ سے نکلا تھا۔

رات آدھی ہو چکی تھی۔ اب گائوں واپس پہنچنے تک فجر کا وقت ہو جانا تھا۔ میر شمس اندازہ لگاتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھا جہاں ڈرائیونگ سیٹ پر چمن سکڑ کر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"خود مزے سے اندر بیٹھے تھے، اور ملازم بیچارے کو یہاں گاڑی میں چھوڑ رکھا تھا! تم امیر لوگ بہت ظالم ہوتے ہو۔" شہریار کو چمن کو یوں سوتے دیکھ کر سچ مچ افسوس ہوا تھا۔

"تمہارے کمرے سے زیادہ آرام دہ ہے میری کار۔" میر شمس سارے دن کی ٹینشن کے بعد اب جا کر ذرا سا مسکرایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اور پھر وہ گاڑی اس چھوٹے سے تنگ و تاریک محلے سے نکلتی چلی گئی۔ پیچھے کھڑا شہریار مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ گاڑی کی معدوم ہوتی لال بتیاں دیکھتا رہا، پھر سر جھٹک کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔ تلخ زندگی نے بالآخر کچھ مہربانی کی تھی۔ آج ایک نیا دوست ملا تھا اسے۔۔۔ لیکن اب کائنات بھی اسے ملنے والی تھی یا وہ اس سے خوف زدہ ہو کر ہمیشہ کے لیئے اسے چھوڑ دینے والی تھی؟ یہ سوال اسے کم از کم آج اسے سونے نہیں دینے والا تھا!

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ساری رات وہ روتی رہی تھی، پھر صبح فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس کے دل کو ذرا سکون نصیب ہوا تب جا کر وہ سو سکی تھی۔ اور اب جب اس کی آنکھ کھلی تھی تب صبح کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے۔ تھوڑی بہت ہی سہی لیکن

Posted on Kitab Nagri

نیند لینے کا یہ اثر ضرور ہوا تھا کہ رات کی بنسبت اس کا ذہن ذرا فریش ہو گیا تھا اور وہ حالات سمجھنے کے قابل ہو گئی تھی۔

ہاں مگر میر شمس کے متعلق وہ فلحال کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔ اس کی سوچوں کا مرکز کائنات کی ذات تھی جسے وہ اپنے مسئلوں کی وجہ سے بلکل فراموش کر چکی تھی۔

"یا اللہ! کائنات آپی کل سے یہاں ہیں اور میں نے ان کی خیر خیریت تک جاننی ضروری نہیں سمجھی۔ ان کی طبیعت کتنی خراب تھی، پتہ نہیں انھوں نے کھانا کھایا یا نہیں۔" جلدی جلدی الجھے سلجھے بالوں کی چوٹی کا جوڑا بناتے ہوئے نین تارا جیسے ہی کمرے سے نکلی، اور کل کے تماشے کی وجہ سے باہر اپنے کاموں میں مگن ملازمین سے بے وجہ ہی نظریں چرانے لگی۔ یونہی نظریں چراتی ہوئی وہ گیسٹ روم تک جا پہنچی، اور اپنی ہی جھونک میں دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی، ساکت رہ گئی۔ سامنے ہی کائنات شاہ میر کے گیلے بالوں کو ٹاول سے خشک کر رہی تھی۔ ان دونوں کے پر سکون مسکراتے چہروں سے ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے درمیان بہت گہری دوستی ہو گئی ہو۔

کائنات نے نین تارا کی آمد پر اسے دیکھا تو دوستانہ انداز میں مسکرا دی، لیکن نین تارا کے چہرے پر در آنے والے تکلیف دہ تاثرات دیکھ کر اس کی مسکراہٹ کچھ سمٹ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"شام بچے جلدی سے اب یہ ناشتہ کرلو ورنہ ٹھنڈا ہو جائیگا۔" بیڈ پر دھری کھانے کی ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کائنات شاہ میر سے بولی تو وہ اچھے بچوں کی طرح سعادت مندی سے سر ہلا کر بیڈ پر جا بیٹھا۔ ایک نرم نظر شاہ میر پر ڈال کر کائنات نین تارا کی طرف متوجہ ہوئی۔ "بہت عرصے بعد میں نے کسی سے اتنی ساری باتیں کی ہیں۔ بہت اچھا فیل کر رہی ہوں میں۔ میں تو الفاظ ہی بھول گئی تھی نین تارا! لیکن شام سے ڈھیروں باتیں کرتے ہوئے میرا بند ذہن کافی کھل گیا ہے۔ اس کا اصل نام شاہ میر ہے لیکن کافی بڑا نام ہے تو میں نے اسے نک نیم دیا ہے۔ شام۔۔۔ کیسا ہے؟" کائنات یوں بول رہی تھی جیسے وہ نین تارا کے احساسات سے ناواقف ہو۔ جبکہ در حقیقت وہ نین تارا کی فیلنگز اور تاثرات سے باخوبی واقف تھی۔ وہ بس شاہ میر کے سامنے کوئی ایسی ویسی بات نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ شاہ میر سے بہت ساری باتیں کرنے کے بعد کائنات کو اندازہ ہو گیا تھا کہ شاہ میر اپنی عمر سے زیادہ سمجھدار اور حساس بچہ ہے!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نین تارا کائنات کی باتوں کے جواب میں ایک پر شکوہ نگاہ کائنات اور شاہ میر پر ڈال کے کمرے سے نکل گئی۔ پیچھے کائنات ٹھنڈی سانس بھر کر خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور نین تارا کے پیچھے جانے سے پہلے شاہ میر سے مخاطب ہوئی۔ "میری باتیں یاد ہیں نا شام؟ کسی کے بلاوے پر کمرے سے مت نکلنا۔ بلکہ مجھے پکارنا، میں ذرا تمہاری چھوٹی ماما سے بات کر آئوں؟" باتوں باتوں میں کائنات نے شہریار پر صرف چند ضروری رشتے کھولے

Posted on Kitab Nagri

تھے۔میر شمس کا، انوری بیگم کا اور نین تارا کا! ان رشتوں کے علاوہ کائنات کو باقی رشتوں کو ظاہر کرنا غیر ضروری لگا تھا۔

شاہ میر کے ایک بار پھر سے اچھے بچوں کی طرح سر ہلا دینے پر کائنات مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی اور قدرے جھجکتے ہوئے نین تارا کے کمرے تک پہنچی۔ شکر تھا کہ دروازہ لاکڈ نہیں تھا۔ گہری سانس خارج کر کے کائنات نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"میر بھائی سے ناراضگی سمجھ آتی ہے لیکن شام کو کس بات کی سزا دے رہی ہو؟ میری والی بیوقوفی مت کرو نین تارا۔۔۔ تم جانتی ہو اتنی سی عمر میں شام کتنا حساس ہو گیا ہے۔ حالات نے اسے وقت سے پہلے بڑا کر دیا ہے، وہ تمہارے بیہویر کو بہت فیل کریگا۔ پلیز اسے توجہ دو۔ وہ محبت اور توجہ کا بھوکا بچہ ہے۔ تمہیں پتہ ہے اس کی سگی ماں سارا دن اور اکثر رات بھی باہر گزارتی ہے۔ وہ سارا دن کوٹھے پر بھوکا پیاسا گزار دیتا تھا، طرح طرح کی باتیں سنتا تھا، گالیاں کھاتا تھا۔ مار کھاتا تھا! اس کے جسم پر مار پیٹ کے نشان دیکھے ہیں میں نے نین تارا۔ مجھے اپنی تکلیف بہت کم لگی اس بچے کی تکلیف کے آگے۔ اور۔۔۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ ماما یاد آ رہی ہیں؟
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

تب اس نے کہاوہ تو ساتھ ہوتی ہی نہیں۔ تم اس کا لہجہ دیکھتیں نین تارا، کتنی حسرت تھی اس کے انداز میں۔۔۔ پلیز نین تارا۔۔۔ میں تم سے ریکویسٹ کر رہی ہوں شام کو اپنالو۔ بے شک میر بھائی سے جب تک چاہو ناراض رہو، ناراضگی تمہارا حق ہے، مگر۔۔۔۔۔"

"میں شام سے ناراض یا غصہ نہیں ہوں کائنات آپی!" نین تارا تھکے ہوِے انداز میں اچانک بولی۔ کائنات سوالیاں نظروں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ دروازے کے باہر کھڑا میر شمس سراپہ سماعت بن گیا۔ "شیری بھائی کی زندگی میرے سامنے ہے، میں پھر شام سے نفرت یا گھن کیسے کر سکتی ہوں؟ وہ تو معصوم سا بچہ ہے۔ بس میں اس سب کو قبول نہیں کر پا رہی۔ شام کے آنے سے، میں ایک اور بات سوچنے پر مجبور ہو گئی ہوں۔ کہ کیا بس شام ہی۔۔۔۔۔؟؟؟ کیا پتہ میں آج شام کو صبر سے قبول کر لوں اور کل کو کوئی اور بھی۔۔۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کس طرح اپنی کیفیت سمجھائوں۔ میں میر سائیں کے کردار سے ہمیشہ سے واقف تھی۔ نہ مجھے شاک لگا ہے اور نہ مان ٹوٹا ہے۔ لیکن بس۔۔۔ یہ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ کاش کہ میر سائیں شادی ہی کر لیتے۔ خود بھی گناہ کمایا اور معاشرے میں رلنے کے لیئے اس معصوم کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔۔۔ مجھے شام سے نفرت نہیں ہے، ہو ہی نہیں سکتی۔ میں بس۔۔۔ میں بس ڈر گئی ہوں۔۔۔۔ خیر۔۔۔ فلحال میں اس بارے میں کچھ سوچنا نہیں چاہتی کیونکہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ یہ باتیں صرف تکلیف کا باعث بن رہی ہیں۔ میں شام کو ایک بچے کی طرح ٹریٹ کر سکتی ہوں لیکن ان رشتوں ناتوں کو ابھی رہنے دیں۔ یہ بتائیں آپ نے ناشتہ کیا؟"

Posted on Kitab Nagri

کائنات نے بغور نین تارا کو دیکھا، پھر سمجھنے والے انداز میں سر اثبات میں ہلا دیا۔ کائنات کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ اس بارے میں فوراً ہی کوئی فیصلہ کر لینا آسان نہیں تھا! اور دروازے کے باہر کھڑا میر شمس بوجھل قدموں سے چلتا ہوا انوری بیگم کے سامنے جا پہنچا جو لان میں بیٹھی تھیں۔ آج موسم بہت اچھا تھا۔ بارش ہونے کا کافی زیادہ چانس تھا۔

ایک نظر بادلوں بھرے آسمان پر ڈال کر میر شمس انوری بیگم کے قدموں میں گر سا گیا اور اپنا سر ان کے زانو پر رکھ دیا۔ انوری بیگم نے ایک خاموش نگاہ اس کے سر پر ڈالی لیکن کچھ بولیں نہیں۔

"ماما سائیں مجھے مار لیں لیکن یہ خاموشی کی مار مت ماریں۔"

"تم نے جو میرا دل مار دیا ہے میر شمس؟" وہ غصے میں ہمیشہ میر شمس کا پورا نام لیا کرتی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماما سائیں، غلطی ہو گئی نا۔"

Posted on Kitab Nagri

"غلطی نہیں میر شمس گناہ! گناہ کیا ہے تم نے۔" غصے سے کہتے ہوئے انوری بیگم نے میر شمس کا سر اپنے زانوں سے اٹھانا چاہا لیکن میر شمس نے اپنا سر ان کی گود میں رکھے رکھے ہی ان کے ہاتھ تھام لیئے۔

"میں نین تارا اور آپ کے لیئے بدلنا چاہتا ہوں ماما سائیں۔ مجھے دھتکار کر مجھے سرکش بننے پر مجبور مت کریں۔ میری پرسنالٹی ہمیشہ الجھی رہی ہے ماما سائیں۔ ایک طرف بابا سائیں کے خون کا اور حویلی کے ماحول کا اثر تھا تو دوسری طرف آپ کی پرورش تھی۔۔۔۔۔"

"اور تم نے میری پرورش کو شرمندہ کر دیا۔" میر شمس کی بات کے درمیان وہ گلہ آمیز لہجے میں گویا ہوئیں۔

"پلیز ماما سائیں، پلیز معاف کر دیں۔ میں نے اپنے اطراف میں جو دیکھا وہی سیکھ لیا۔ میں اپنی غلطی، اپنا گناہ مان رہا ہوں نا۔ میں اللہ سے بھی بہت معافی مانگوں گا، اللہ معاف کر دیگا۔ وہ رحم کرنے والا ہے۔ لیکن آپ لوگ مجھے دھتکار کر میرا دل خراب نہ کریں۔ مجھے دھتکار کر یہ احساس مت دلائیں کہ گناہ کرنے کے بعد نیکی کی طرف بڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہم جتنی بھی معافی مانگ لیں لیکن معافی نہیں ملا کرتی۔۔۔۔۔ پلیز ماما سائیں مجھے سنبھال لیں، اس سے پہلے کہ میں اور بھٹک جائوں۔" انوری بیگم کے ہاتھوں پر اپنی گرفت میں ہلکی سی سختی لاتے ہوئے وہ انوری بیگم کو اس وقت کوئی سہما ہوا سا بچہ لگا تھا، جو غلطی کر کے سزا ملنے سے سخت خوف زدہ ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ ماں تھیں، ان کا دل میر شمس کے لہجے سے جھلکتا ان کی ناراضگی کا سچا ڈر، معافی کی امید، اور دوبارہ بھٹک جانے کا خوف دیکھ کر نرم پڑ گیا تھا۔

لیکن پھر بھی دل تو ان کا بہت دکھا ہوا تھا۔ جب ہی بوجھل سی سانس خارج کر کے گویا ہوئیں۔

"میر۔۔۔۔ مجھے کچھ وقت دو سنبھلنے کے لیئے۔ تم جانتے ہو میں نا تمہیں تکلیف میں دیکھ سکتی ہوں اور نہ زیادہ دیر ناراض رہ سکتی ہوں۔ میں تم سے پیار کرتی ہوں، ماں ہوں تمہاری، زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔۔۔۔ لیکن ابھی نہیں۔۔۔۔۔ کچھ وقت دو سنبھلنے کے لیئے۔ ابھی دل بوجھل ہے میرا۔ بہت بری طرح مان ٹوٹا ہے میرا۔" نرمی سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر انوری بیگم نے آہستگی سے میر شمس کا سر تھپتھپایا اور قدم گھسیٹتی ہوئی اندر چلی گئیں۔ پیچھے میر شمس ہنوز زمین پر بیٹھا خالی خالی نظروں سے ان کی پشت دیکھتا رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

دن پر دن 'پر لگا کر اڑ رہے تھے۔ میر شمس اور کائنات نے شاہ میر کو سنبھال لیا تھا۔ وہ توجہ اور محبت کو ترسا ہوا بچہ ان کے محبت بھرے چند بولوں پر ہی ان کا ہو گیا تھا۔ نیلم جیسی بھی تھی اس کی ماں تھی، کبھی کبھی نیلم کو یاد
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کر کے وہ اداس ہو جاتا لیکن یہ اداسی صرف چند لمحوں کی ہوتی، کیونکہ کائنات اسے تنہا رہنے ہی نہیں دیتی تھی۔ مہمان ہونے کی حیثیت سے کائنات کو اس حویلی میں کافی آزادی حاصل تھی، یہی وجہ تھی کہ کائنات با آسانی شاہ میر کو حویلی والوں سے بچا کر اپنے پروں میں چھپائے رکھتی تھی۔ کوئی اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا!

دوسری طرف میر شمس نے اعلانیہ شاہ میر کو اپنانے کا فیصلہ کر لیا تھا جس نے جہاں حویلی والوں کو طرح طرح کی باتیں کرنے کا موقع دیا تھا، وہیں شاہنواز شاہ اور بڑی وڈیرن کی ساری خستی غارت کر دی تھی۔ دونوں ہی سے اپنی یہ ہار ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ نا کہ صرف میر شمس نے شاہ میر کو با قاعدہ اپنا نام دیا تھا بلکہ نین تارا بھی شاہ میر سے کافی شفقت بھرا رویہ روا رکھے ہوئے تھی۔ ہاں اس کے انداز میں ابھی وہ مامتا بھری محبت نہیں تھی جو کائنات کے رویے میں شاہ میر کے لیئے ہوتی تھی لیکن پھر بھی، نین تارا سے جیسے رویے کی امید شاہنواز شاہ اور بڑی وڈیرن رکھتے تھے، وہ ظالمانہ چھوڑ روکھا رویہ بھی انہیں دیکھنے کو نہیں ملا تھا۔ ساری تدبیریں الٹی ہو گئی تھیں۔ وہ دونوں فلحال جلنے کڑھنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب بات کریں نین تارا اور میر شمس کے تعلقات کی تو ان دونوں کے درمیان گزشتہ تین ہفتوں سے صدیوں کا فاصلہ قائم تھا۔ میر شمس اپنی طرف سے کوشش کر رہا تھا درمیان میں تن کر کھڑی غم و غصے کی اس مضبوط دیوار کو گرانے کی اور نین تارا کو منانے کی۔ لیکن نین تارا کا دل جب تک معافی دینے کے لیئے راضی نہیں ہو جاتا، وہ میر شمس کو لفاظی طور پر معاف کر کے اپنا دل بھاری نہیں رکھنا چاہتی تھی۔ وہ انتظار کر رہی تھی کہ کب اس کا دل بھی میر شمس کے لیئے صاف ہو جائے۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

میر شمس بھی شاید اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے صبر سے معافی کا انتظار کر رہا تھا۔ کسی قسم کی دھونس دھمکی اور زبردستی ان کے رشتے کو اور مشکل میں ڈال سکتی تھی۔

اور رہیں انوری بیگم۔۔۔ تو ان کا دل تو بہت چاہتا تھا کہ شاہ میر کو اپنے سینے سے لگا لیں۔ اس کی معصوم سی آواز جب سماعتوں سے ٹکراتی تو وہ بے ساختہ ہی مسکرا دیتیں۔ مگر فوراً ہی میر شمس کو معاف کر کے شاہ میر کو گلے سے لگا لینا میر شمس کو یہ احساس دلانے کا باعث بن سکتا تھا کہ وہ کبھی بھی کتنا بھی بڑا گناہ کر لے، اس کی ماں تو اسے معاف کر ہی دیگی۔ اور یوں اس کے دل سے گناہ اور ناراضگی کا خوف ختم ہو سکتا تھا۔ اس لیئے وہ بھی نین تارا کے ساتھ صحیح وقت کا انتظار کر رہی تھیں۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کائنات کو یہاں رہتے ہوئے تین ہفتے ہو چکے تھے۔ ان تین ہفتوں میں اس نے دولت مندوں کا بہت خوفناک روپ دیکھا تھا۔ اس محل نما حویلی میں اس کا اب دم گھٹنے لگا تھا۔

یہاں اس حویلی میں سب کچھ تھا، بس سکون اور محبت ہی نہیں تھے۔ ایک ہی حویلی میں رہتے ہوئے ایک دوسرے سے حسد و کینہ۔ بھائی، بھائی میں نہیں بنتی تھی۔ اپنے ہی بھائی کی کسی کامیابی پر بظاہر مسکراتے تھے
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

لیکن درحقیات کڑھ جاتے تھے۔اسی حویلی کے مکینوں نے کائنات کو سبق دیا تھا،اگر دلوں میں محبت نہ ہو، قلبی سکون حاصل نہ ہو تو یہ بڑے بڑے محل اور آسائشیں کسی کام کی نہیں تھیں۔۔۔۔

آئینے کے سامنے اپنے پہلے جیسے نکھرے نکھرے وجود کو تکتے ہوئے کائنات نے خود سے اعتراف کر لیا تھا کہ وہ شہریار کو بہت مس کر رہی تھی۔خاص طور پر جب جب وہ شاہ میر کے ساتھ ہوتی تھی۔شاہ میر کا خیال آنے پر اس نے آئینے میں نظر آتا،بیڈ پر سوئے شاہ میر کا عکس دیکھا اور خوبصورتی سے مسکرا دی۔شہریار کی تکلیف کا جو احساس اسے خود تکلیف سہہ کر بھی نہیں ہو سکا تھا،وہ احساس اسے شاہ میر کی ذات نے دلا دیا تھا۔شاہ میر کو اس کے باپ نے اپنا لیا تھا،بس شروع کا کچھ وقت شاہ میر نے تکلیف میں گزارا تھا۔اس کی آگے کی زندگی واضع طور پر روشن نظر آ رہی تھی۔لیکن شہریار نے اپنی اب تک کی زندگی مسلسل امتحانوں میں گزار دی تھی۔اس کے دل پر کتنا بوجھ ہو گا؟؟وہ کتنی تکلیف میں ہو گا؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گہری سانس بھر کر کائنات شہریار کے بارے میں سوچتی ہوئی شاہ میر کے قریب چلی آئی اور جھک کر اس کی پیشانی چوم لی۔پچھلے دو ہفتوں سے شاہ میر 'نین تارا اور میر شمس کے کمرے میں سویا کرتا تھا لیکن آج میر شمس سمیت دیگر حویلی والے کسی قریبی عزیز کی شادی میں شرکت کرنے گئے تھے اور نین تارا نے موڈ نہ ہونے کی وجہ سے جانے سے معذرت کر لی تھی سو اس وقت حویلی میں صرف کائنات، نین تارا اور شاہ میر ہی موجود تھے۔

Posted on Kitab Nagri

ملازمین بھی کام نہ ہونے کی وجہ سے اپنے اپنے کوارٹرز میں موجود تھے سو آج رات حویلی میں معمول سے زیادہ خاموشی بھی تھی۔

رات کے ساڑھے نو ہو رہے تھے لیکن یوں لگتا تھا آدھی رات ہو گئی ہو۔ بوریت محسوس کرتے ہوئے کائنات بھی اپنا تکیہ درست کرتی لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی جب کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر نین تارا کمرے میں انٹر ہوئی۔

"سو تو نہیں رہی تھی آپ؟" نین تارا کے لب بے وجہ مسکرا رہے تھے جب ہی کائنات کچھ چونک گئی۔

"نہیں آئو بیٹھو۔" کمبل سمیٹتے ہوئے کائنات نے بیڈ پر بیٹھنے کی آفر کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں وہ۔۔۔ یہ لیں بات کر لیں شیری بھائی سے۔" جلدی سے ہاتھ میں پکڑا فون اسے تھما کر نین تارا یہ جا وہ جا ، اور پیچھے کائنات ہاتھ میں پکڑے فون کو یوں دیکھنے لگی جیسے وہ فون نہ ہو ایٹم بم ہو۔

حلق تر کرتے ہوئے فون کان سے لگاتی وہ کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی لیکن کچھ بول نہیں سکی۔ خود شہریار بھی دوسری طرف بہت دیر تک الفاظ تولتا رہا لیکن جب بولنے کی ہمت ہوئی تب اتنا ہی پوچھ سکا۔

Posted on Kitab Nagri

"کب آئو گی؟"

کائنات کا دل اس گمبھیر تھکے تھکے لہجے پر انوکھی دھن پر دھڑک اٹھا۔"جب آپ لینے آئیں گے۔"ڈھکے چھپے سے انداز میں کائنات بھی اتنی دیر لگانے پر شہریار سے گلہ کر گئی تھی۔

کائنات کے اس جواب پر شہریار نے حیرت بھری نظروں سے فون کان سے ہٹا کر دیکھا پھر بے ساختہ ہی خوشی کی زیادتی سے اس کی آنکھوں میں نمی چمک اٹھی۔

"مجھ پر مت چھوڑو۔۔۔۔میں تو ابھی کہ ابھی لینے آجائوں گا۔"شہریار کا جملہ اگرچہ چھیڑنے والا تھا لیکن لہجہ بہت بوجھل تھا اس کا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو پھر میں اپنا سامان پیک کر لوں؟"گالوں پر لڑھکتے آنسو صاف کرتے ہوئے کائنات نے بھی شوخی سے پوچھا

۔

Posted on Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ شہریار کوئی جواب دیتا، کائنات کے کانوں سے نین تارا کی چیخ ٹکرائی تھی جس نے کائنات کو خوفزدہ کر دیا تھا۔

"کیا ہوا ہے کائنات؟ تم ٹھیک ہو؟ کون چیخ رہا ہے؟ کچھ بولو تو سہی!" دوسری طرف شہریار بھی اس چیخ پر پریشان ہو گیا تھا۔

"مم میں ٹھیک ہوں۔ یہ نین تارا کی آواز تھی، رکیں میں دیکھتی ہوں۔" کائنات ٹیبل پر رکھا گلدان اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"تم مت دیکھو، حویلی میں کوئی اور نہیں ہے کیا؟" اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے شہریار بھی جلدی جلدی بات کر رہا تھا۔ کسی خدشے کے تحت اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

"سب شادی میں گئے ہیں اور ملازم اپنے کوارٹرز میں ہیں۔ میں فون رکھتی ہوں اللہ حافظ۔" جلدی جلدی کہہ کر کائنات نے کال کاٹ کے فون سویٹر کی جیب میں رکھا اور آواز کی سمت کو چل پڑی۔ آواز نین تارا کے

Posted on Kitab Nagri

کمرے سے ہی آ رہی تھی، کمرے کا دروازہ ذرا سا کھلا ہوا تھا اور دروازے کی اس جھری سے نظر آتے منظر نے کائنات کی دھڑکن روک دی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

میر شمس سے اس کا ملنا جلنا شروع ہو چکا تھا۔ وہ اس گائوں میں بھی ایک دو بار آیا تھا اور آسمان سے باتیں کرتی شاہ حویلی کو بھی باہر سے دیکھا تھا، لیکن اندر آنے کا اتفاق آج پہلی بار ہوا تھا۔

اس کے حویلی میں داخل ہوتے کے ساتھ ہی تمام ملازمین، جو ایک طرف کو کھڑے بھنبھنا رہے تھے' اب آنکھیں پھاڑے اس کی طرف یوں دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی جن ہو۔ ان بیچاروں کا بھی کوئی قصور نہیں تھا۔ صورتحال ہی کچھ ایسی تھی کہ رات گئے اچانک آنے والے اجنبی چہرے کو دیکھ کر ان سب کا خوفزدہ ہونا بنتا تھا۔

"تم کون ہو؟" ایک بوڑھی ملازمہ نے خوفزدہ سی حیرت کے ساتھ پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

شہریار اسے کوئی جواب دینے کے بجائے اوپر کی طرف بھاگا تھا جہاں سے میر شمس کی آواز کے ساتھ اونچی آواز میں رونے کی آواز بھی آرہی تھی۔ جس کمرے سے آوازیں آرہی تھیں اس کمرے میں پہنچتے کے ساتھ ہی شہریار کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔

ایک طرف کو میر شمس نین تارا کو خود میں چھپائے سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ اس کی خود کی حالت بھی ابتر تھی۔ چہرہ آنسئوں سے تر تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی طرف سے آنسئوں کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا، جبکہ چہرے پر غم وغصے کے ملے جلے تاثرات بھی موجود تھے۔

مگر شہریار کی ساکت نظروں کا مرکز میر شمس اور نین تارا نہیں بلکہ زمین پر بے جان پڑا شاہنواز شاہ کا وجود تھا۔ سر سے نکلتا خون اور بے نور پھٹی ہوئی آنکھیں اس کی موت کی گواہی دے رہی تھیں ۔ جسم کے اور بھی کئی مقامات سے خون نکل نکل کر سفید چمکدار فرش پر پھیلتا جا رہا تھا۔ قریب ہی شراب کی بوتل لڑھک رہی تھی جس میں کچھ شراب باقی رہ گئی ہو گی جو زمین پر پھیلی ہوئی تھی۔ نزدیک ہی ایک دوپٹہ بھی پڑا ہوا تھا، جو یقینی طور پر نین تارا کا ہو گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شہریار نے کچھ کچھ اندازہ لگا لیا تھا حالات کا۔ اچانک ہی اس کے جامد لبوں ہر زہریلی مسکراہٹ بکھر گئی۔ شاہنواز شاہ کے ایسے اختتام نے اسے ایک پل کے لیئے بھی افسردہ نہیں کیا تھا۔ بھینچی مٹھیوں کو ڈھیلا چھوڑ کر اس نے یوں اپنے بال سہلانے شروع کر دیئے جیسے کوئی بھاری بوجھ سر سے ہٹا ہو۔ پھر اچانک اسے کائنات کا احساس ہوا تو اس نے گھبرائی نظریں کمرے میں دوڑائیں۔ کائنات کمرے میں کہیں نہیں تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"کائنات کہاں ہے؟" شہریار کی گھبراہٹ بھری آواز پر میر شمس نے چونک کر گردن موڑ کے اسے یوں دیکھا جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"گھور کیا رہے ہو؟ میں پوچھ رہا ہوں کائنات کہاں ہے؟؟؟" شہریار کا بس نہیں چل رہا تھا پلک جھپکتے کے ساتھ ہی کائنات تک پہنچ جائے۔

"کائنات؟؟ وہ۔۔۔۔ برابر والے سے اگلے کمرے میں ہو گی۔" بامشکل شہریار کو گیسٹ روم کا بتا کر میر شمس نے رورو کے بے جان ہوتی نین تارا کے گرد اپنی گرفت اور مضبوط کر دی تھی۔

صرف نین تارا ہی نہیں وہ خود بھی بہت خوفزدہ تھا۔ آج اس نے شاہنواز شاہ کا بے حد گھٹیا روپ دیکھا تھا۔ چلو پہلے کی بات اور تھی، وہ اپنی فطرت سے مجبور تھے لیکن اب جبکہ نین تارا ان کے سگے بیٹے کے نکاح میں تھی' شاہنواز شاہ اس پر ایسی غلیظ نظر کیسے ڈال سکتے تھے؟ وہ اندر سے اتنا ٹوٹ گیا تھا کہ اگر اس کے ٹوٹے ہوئے وجود کی کرچیاں سمیٹی جاتیں تو کئی دن لگ جاتے۔ اس وقت وہ کس طرح خود کو مضبوط بنائے نین تارا کے بکھرے وجود کو سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا، یہ وہی جانتا تھا۔

دوسری طرف شہریار ایک آخری اچٹتی نظر شاہنواز شاہ کے مردہ وجود پر ڈال کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ جیسے ہی وہ گیسٹ روم میں داخل ہوا، کائنات کے منہ سے خوفزدہ سی چیخ نکل گئی اور ایک بار پھر وہ پاگلوں کی

Posted on Kitab Nagri

طرح چیختے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر کونے میں سکڑتی چلی جا رہی تھی، اور چیخوں کا سلسلہ شدت اختیار کرتا جا رہا تھا جبکہ بیڈ پر بیٹھا شاہ میر روہانسی نظروں سے کائنات کو دیکھے جا رہا تھا۔

کائنات کی یہ حالت دیکھ کر ایک پل کے لیئے شہریار کا دل بند ہوا، پھر وہ تیزی سے کائنات کی جانب بڑھا اور اسے اپنے مضبوط بازئوں کے حصار میں قید کر لیا۔

"شش۔۔۔ شش۔۔۔۔۔بس میری جان سب ٹھیک ہے۔سب ٹھیک ہو گیا ہے، چپ ہو جائو۔۔۔۔ کیا ہوا ہے کیوں چیخ رہی ہو؟ سب کچھ ٹھیک ہے کیوں چیخے جا رہی ہو؟ کائنات بس۔۔۔۔بس اب چپ کر جائو۔۔۔ ششش۔۔۔خاموش، خاموش۔۔۔بس۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔سب کچھ بلکل ٹھیک ہے۔۔۔چپ ہو جائو۔۔۔۔"کائنات کا سر آہستہ آہستہ تھپکتے ہوئے وہ اسے کبھی پیار سے پچکارتا تو کبھی لہجہ سخت کر لیتا۔ کائنات گھبراہٹ کے ساتھ اسے ہاتھ پیر مار کر خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن دس پندرہ منٹ بعد اس کے دماغ نے پھر سے کام کرنا شروع کر دیا تو اس نے اپنے ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ شہریار کے جسم سے پھوٹتی مخصوص پرفیوم اور سگرٹ کی ملی جلی خوشبو، وہی محبت بھرا سخت لہجہ، وہی آہنی وجود کی نرم سی گرفت۔۔۔جانا پہچانا لمس اسے اندر تک پر سکون کر گیا تھا۔کائنات نے بھی بے ساختہ اپنے بازو شہریار کے گرد لپیٹ لیئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"ممم۔۔۔میں نے۔۔۔۔۔۔انکل کو۔۔۔مار دیا۔۔۔۔جان سے مار۔۔۔مار دیا۔۔۔۔"ایک بار پھر کائنات پر ہکلاہٹ کا اٹیک ہوا تھا۔مشکل سے یہ مختصر بات کہہ کر اس نے ایک بار پھر رونا شروع کر دیا تھا۔

"اتنی عزت سے انکل مت کہو اس۔۔۔۔۔۔۔۔کو۔" بھینچی آواز میں بگڑ کر کہنے کے بعد شہریار نے گہری سانس بھر کر خود کو کنٹرول کیا۔یہ وقت ان باتوں کا نہیں تھا۔

"مجھے بتاؤ کائنات کیا ہوا تھا؟"

"مج۔۔۔مجھے۔۔۔۔پولیس۔۔۔لے جائیگی۔۔۔؟"کائنات نے کبوتر کی طرح آنکھیں میچ کر اپنا چہرہ شہریار کی کندھے میں چھپا لیا تھا۔اس طرح شاید وہ خود کو محفوظ تصور کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پولیس کی ایسی کی تیسی۔"شہریار نے ایک نظر گردن موڑ کر شاہ میر پر ڈالی تھی جو کائنات کی حالت دیکھ کر باقاعدہ اونچی آواز میں رونا شروع ہو گیا تھا۔شہریار نے نرم سی گھوری ڈال کر شاہ میر کو چپ ہونے کا اشارہ کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے پتہ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ نین۔۔۔ نین کے ساتھ۔۔۔"

"بس بس میں سمجھ گیا، اور تم بھی سمجھ جاؤ! تم نے کچھ غلط نہیں کیا، بلکل ٹھیک کیا ہے۔ تمہاری جگہ میں یا میر شمس ہوتے، تب ہم بھی یہی کرتے۔ تم نے کچھ غلط نہیں کیا اوکے؟ تم نے جو کیا وہی ہونا چاہیے تھا۔ کسی ایک کا نقصان تو ہونا ہی تھا، پھر مجرم کا کیوں نہیں؟ اور میں ہوں نا ساتھ تمہارے، پھر ڈر کیوں رہی ہو؟"

"پپ۔۔۔۔ پولیس کچھ۔۔۔۔ نہیں کریگی۔۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے؟ میں نے جان۔۔۔ لی۔۔۔۔"

"میں کہہ رہا ہوں نا کچھ نہیں کریگی پولیس۔ مجھ پر یقین رکھو، تم نے ایک جہنمی کو جہنم پہنچایا ہے اس میں غلط کیا ہے؟" شہریار چاہ رہا تھا وہ کائنات کو اس وقت صرف نرمی سے ٹریٹ کرے لیکن وہ چاہ کر بھی اپنے لہجے کی کڑواہٹ پر کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا۔

کائنات پتہ نہیں سمجھی تھی یا نہیں سمجھی تھی لیکن چپ ضرور ہو گئی تھی، البتہ سسکیاں اور ہچکیاں جاری تھیں۔ شہریار نے کائنات کے خاموش ہو جانے پر ایک بازو کائنات کے گرد سے ہٹا کر شاہ میر کی طرف بڑھا دیا۔ شاہ میر

Posted on Kitab Nagri

تو جیسے منتظر تھا کسی آغوش کا۔ فوراً ہی بیڈ سے اتر کے، شہریار کا بڑھایا ہاتھ تھام کر شہریار کے ایک کندھے سے چپک گیا۔

وہ شہریار کو آج پہلی بار دیکھ رہا تھا لیکن اس نے فوراً ہی شہریار پر بھروسہ کر لیا تھا۔ شہریار اس کی کائنات آنٹی کی اتنی فکر کر رہا تھا تو اچھا انسان ہی ہو گا نا!

کائنات کو ایک کندھے سے لگائے، شاہ میر کو دوسرے کندھے سے لگائے شہریار سوچ رہا تھا، کیسی موت مرا تھا شاہنواز شاہ بھی!

دل میں گناہ کا ارادہ، دماغ پر شراب کا نشہ، ہاتھ میں شراب کی بوتل۔۔۔ اس موت میں بہت سے سبق پوشیدہ تھے۔ سب سے اہم سبق یہی تھا کہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ کسی اچھے کام میں گزارنے کی کوشش کرو۔ موت نہ جانے کب کس گھڑی آ جائے! کیا منہ دکھاؤ گے اس رب کو؟

شاہنواز شاہ بھی اپنے وقت کا فرعون تھا۔ شراب کے نشے میں دھت غلط نیت باندھتے ہوئے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ موت کا فرشتہ اس کے سر پر ہی منڈلا رہا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

ٹھنڈی سانس خارج کر کے شہریار نے کائنات کے سر پر اپنے لب رکھ دیئے پھر جب نظر شاہ میر پڑ پڑی تب گڑبڑا گیا۔ شاہ میر سر اٹھائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ جھینپ کر شہریار نے شاہ میر کی پیشانی بھی چوم لی اور مدھم سا مسکرا دیا۔

ہاں وہ مسکرا رہا تھا، وہ مسکرا سکتا تھا۔ رشتے کا احساس تو دور اسے شاہواز کے مرنے پر انسانیت کے ناطے بھی کوئی افسوس نہیں ہو رہا تھا۔ بلکہ اسے اپنا آپ بہت ہلکا پھلکا لگ رہا تھا۔ دل میں پھیلی بے سکونی، الجھن، خوف اور وحشت ختم ہو چکی تھی۔ دماغ میں پھیلا اندھیرا بھی چھٹ گیا تھا۔

شہریار کو یوں لگ رہا تھا جیسے برسوں بعد اس نے کھل کر سانس لی ہو۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بڑے شاہ سائیں ہمیں کچھ نہیں معلوم۔ ہم سب اپنے کوارٹرز میں تھے، شور سن کر حویلی پہنچے تو چمن نے ہمیں اوپر جانے سے روک دیا۔ پھر میر سائیں آ گئے اور ہمیں پتہ چلا کہ شاہ سائیں کا انتقال ہو گیا ہے۔ یقین کیجیے بڑے شاہ سائیں! ہم نے تو اب تک شاہ سائیں کی میت تک نہیں دیکھی ہے۔" حویلی کے سب لوگ شاہنواز شاہ کے انتقال کی خبر پر دوڑے چلے آئے تھے۔ اس وقت ہر کوئی ہال میں رکھی لاش کے پاس بیٹھا آنسو بہا رہا تھا جبکہ شاہنواز شاہ کے بڑے بھائی شاہزیب شاہ ملازمین سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ ان کا دل نہیں مان رہا تھا میر شمس
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کی سنائی کہانی پر کہ نشے کی زیادتی کی وجہ سے شاہنواز شاہ کا پیر پھسلا اور ان کا سر دیوار سے ٹکرایا اور وہ چل بسے

۔

ان کو بلکل یقین نہیں ہو رہا تھا۔ دل کو کچھ کھٹک رہا تھا لیکن بظاہر کوئی ایسا ثبوت بھی نظر نہیں آ رہا تھا جو ان کے دل کے خدشے کو درست ثابت کرتا۔ ملازمین بھی رو رو کے مائی باپ کی قسمیں کھا کر گواہی دے رہے تھے کہ جو کچھ ہوا تھا اوپر ہوا تھا اور وہ لوگ اب تک اوپر نہیں گئے تھے۔۔۔۔

سر جھٹک کر شاہزیب شاہ نے دو انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلی اور اندر کی طرف چل پڑے، جہاں بڑی وڈیرن اس وقت دنیا کی سب سے مظلوم عورت بنی سینہ پیٹ پیٹ کر شاہنواز شاہ کی میت پر رو رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

قبرستان سے سب جا چکے تھے، بس میر شمس اور شہریار ہی وہاں موجود تھے۔ میر شمس بھرائی ہوئی گلہ آمیز نظروں سے شاہنواز شاہ کی قبر کو گھور رہا تھا جبکہ شہریار کی آنکھوں میں کمینہ سا سکون واضع تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

رات گہری ہوئی تو میر شمس شہریار کے ہوش دلانے پر بوجھل دل لیئے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ دونوں آگے پیچھے چلتے قبرستان سے باہر نکل رہے تھے جب شہریار کی مدھم آواز سناٹے کو چیرتی میر شمس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"دیکھو میر اگر تمہارا ارادہ پولیس وولیس کو کمپلین کرنے کا ہے تو میں پہلے ہی کہہ رہا ہوں میر انام لگا دینا۔ کائنات کی ذہنی حالت کا تو تمہیں پتہ ہی ہے نا! ویسے میر اذاتی خیال یہی ہے اس نے جو کیا بلکل ٹھیک کیا، یہ ضروری تھا ورنہ سب سے بڑا نقصان تمہارا اپنا ہوتا۔ لیکن اب بھی چھوٹا موٹا نقصان تو نہیں ہوا سو۔۔۔۔۔"

"تم چپ رہو گے مہربانی کر کے؟" شہریار کی بات کے درمیان میر شمس اکتا کر بولا۔ پھر خشک لبوں پر زبان پھیر کر مزید گویا ہوا۔ "اگر میر ا ارادہ پولیس سے کمپلین کرنے کا ہوتا تو میں سب کے حویلی آنے سے پہلے قتل کے سارے ثبوت مٹاتا؟؟؟؟"

"ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔ لیکن کیا پتہ بعد میں کبھی تمہارے اندر موجود "اچھا بیٹا" جاگ جائے۔" شہریار مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ وہ ہر طرح سے مطمئین ہونا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"میرے اندر موجود اچھا شوہر تا عمر جاگتا رہنے والا ہے۔ اگر شاہنواز شاہ کا اچھا بیٹا جاگ بھی گیا تو اچھا شوہر تھپکیاں دے کر اسے واپس سلا دے گا۔" چڑ کر کہتے ہوئے میر شمس اپنی کار میں پچھلی سیٹ پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھ گیا جبکہ شہریار نے ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھے چمن کے پہلو میں جگہ سنبھال لی۔

"چمن یاد رہے، تم نے جو بھی حویلی میں دیکھا اس کا تذکرہ کبھی کسی سے مت کرنا۔" میر شمس اچانک ہاتھوں میں سے سر اٹھا کر بولا لیکن اپنی نظریں اس نے جھکائے ہی رکھیں۔

وہ شاہنواز شاہ کی حرکت پر اتنا شرمندہ تھا کہ اپنے ہی ملازم خاص سے نظریں تک نہیں ملا پا رہا تھا۔

کیا سوچ رہا ہو گا چمن! کہ شاہنواز شاہ کی نظر اپنی ہی بہو پر خراب ہو گئی تھی۔

"جی میر سائیں، آپ بلکل ٹینشن نہ لیں۔ جو بھی ہوا وہ صرف ہم پانچوں تک رہے گا۔ کوئی چمن کا دل تو پسلیوں سے نکال سکتا ہے لیکن دل میں چھپا یہ راز نہیں۔" چمن سینہ ٹھونک کر بولا۔ "ہم پانچوں" سے اس کی مراد میر شمس، نین تارا، شہریار، کائنات اور وہ خود تھا!!

"کچھ زیادہ ہی چھوڑو نہیں ہو تم؟" شہریار بڑبڑا کر رہ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا کچھ کہا آپ نے سائیں؟" چمن چونک کر پوچھنے لگا۔

"آہاں؟؟؟ نہیں نہیں!!" شہریار جلدی سے بولا۔ شہریار کے انداز میں آج ایک الگ ہی سکون خوشی اور شوخی تھی جو وہ چاہ کر بھی چھپا نہیں پا رہا تھا۔

کھڑکی کے شیشے سے سر ٹکائے میر شمس گم صم سا شہریار کی طرف دیکھتا رہا جو اس ہیبت زدہ ماحول میں بھی چمن سے چھیڑ خانی کرتے ہوئے مسکرا مسکرا کر بیچارے چمن کو حیران پریشان کر رہا تھا۔

طویل سانس خارج کر کے میر شمس نے شاہنواز شاہ کے لیئے نکلنے والے آنسوؤں کے آخری ریلے کو بھی بے دردی سے صاف کر دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

حویلی میں وہ صرف میر شمس کے دوست کی حیثیت سے رکا تھا۔ اور شاہنواز شاہ کے سویئم کے بعد کائنات کو اپنے ساتھ لیئے گھر واپسی کے لیئے نکل گیا تھا۔

وہ لوگ شام کو گائوں سے نکلے تھے اور اب رات ہو گئی تھی۔ چمن ڈرائیونگ کر رہا تھا جبکہ شہریار اس کے برابر والی سیٹ پہ بیٹھا سگرٹ پر سگرٹ پھونک رہا تھا۔ اس کی نظروں کے سامنے سے شاہ میر کا گھبرایا گھبرایا روتا ہوا چہرہ نہیں ہٹ رہا تھا۔

کائنات کے جانے کا سن کر شاہ میر نے خوب ہی رونا مچایا تھا۔ اور کائنات۔۔۔ کتنی بدل گئی تھی وہ! شہریار کے وجود کو دھتکار دینے والی وہ بے حس سی لڑکی کس طرح شاہ میر کے ساتھ ساتھ روتے ہوئے اس سے ملتے رہنے کے وعدے کر رہی تھی۔ حالات نے اس کے سیاہ پتھر دل کو قیمتی ہیرے میں تبدیل کر دیا تھا۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو مسلسل تکلیفوں میں رہنے کے باعث پاگل پاگل، کٹھور دل ہو جاتے ہیں، اور قسمت سے شاکی رہتے ہیں۔ برے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیئے خود بھی برے بن جاتے ہیں، جیسے شہریار۔۔۔

اور کچھ کائنات کی طرح ہوتے ہیں۔ جن کا دل نرم پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ دوسروں کی تکلیف پر تڑپنے لگتے ہیں۔ برے حالات کا مقابلہ صبر سے کرنا سیکھ لیتے ہیں۔ اپنے برے وقت کو یاد کر کے کڑھتے نہیں بلکہ یہ سوچ کر پر سکون ہو جاتے ہیں کہ "ہم نے اتنی بڑی بڑی تکلیفیں جھیلی ہیں، یہ بھی جھیل لیں گے۔۔۔"
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

کائنات اس معاملے میں خوش قسمت نکلی تھی۔۔!

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹک کے شہریار نے چہرہ موڑ کر پچھلی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے سو جانے والی کائنات کو دیکھا۔کائنات کے چہرے پر تکان واضع تھی،اور زردی بھی کھنڈی ہوئی تھی۔اپنے ساتھ ہوئے مظالم بھلائے وہ کافی حد تک سنبھل چکی تھی لیکن شاہنواز شاہ کو قتل کر دینے کے بعد وہ پھر سے ان ہی تکلیف دہ احساسات میں گھر گئی تھی جن سے اب شہریار کو اسے خود نکالنا تھا،محبت اور توجہ سے۔۔۔۔

اس بار کائنات اپنے دل کی رضامندی کے ساتھ اس کے ساتھ چلنے کے لیئے راضی ہوئی تھی۔دونوں کے درمیان ایک دوسرے کی ذات کو لے کر مزید کوئی پردہ نہیں رہا تھا۔۔۔ایک دوسرے کی شخصیت کے تمام صحیح غلط پہلو جننے کے بعد بھی ایک دوسرے کا ساتھ دینا ان دونوں کی دلی رضامندی تھی۔سو اب کائنات کو قید رکھنا بھی فضول تھا۔۔۔۔

ایک خوف جو شہریار کے دل میں پل رہا تھا وہ خوف بھی اب ختم ہو چکا تھا۔کائنات نے خود سے گھر چلنے کی بات کر کے شہریار کے دل کا خوف ختم کر دیا تھا۔

حالانکہ کائنات کو بلکل اندازہ نہیں تھا کہ شہریار اسے واپس گھر لے جا کر کس طرح کا سلوک کریگا؟کیا پہلے کی طرح اس پر کھلی فضاء حرام کر دیگا؟یا بلکل پہلے والا نرم خو,شوخ سا شہریار بن جائیگا؟کچھ نہ جان کر بھی وہ اس کے ساتھ چلی آئی تھی تو اب شہریار کے دل کو کس چیز کا ڈر ہونا تھا؟

Posted on Kitab Nagri

کائنات اگر اس کے ساتھ ہر قسم کے حالات میں سمجھوتا کرنے پر راضی ہو گئی تھی تو شہریار نے بھی ارادہ کر لیا تھا وہ کائنات کو اپنے اس فیصلے پر ایک پل کے لیئے بھی پچھتانے نہیں دیگا۔

کائنات کی طرف ایک ٹک دیکھتے ہوئے شہریار سوچتا رہا جب گاڑی کے رکنے پر چونک کر سیدھا ہوا۔ ان کی منزل آچکی تھی۔

سامنے موجود دو منزلہ نئے نئے رنگ وروغن سے نکھرا وہ گھر، آنکھوں کو بہت بھلا لگ رہا تھا۔ ایک مسکراتی نظر گھر پر ڈال کر شہریار بیک سیٹ کا دروازہ کھول کر کائنات کے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے جگانے لگا۔

"اٹھ جاؤ میری سلیپنگ بیوٹی، منزل آگئی ہے۔" شہریار کے شوخی سے کہنے پر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا چمن بلاوجہ لال گلابی ہو گیا، اور گلا کھنکھار کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

کائنات مندی مندی آنکھوں سے کچھ دیر تک غائب دماغ سے اسے دیکھتی رہی پھر ہنوز سوئے دماغ کے ساتھ سر ہلاتے ہوئے گاڑی سے اتر گئی۔ شہریار نے اس کے اترنے کے بعد گاڑی کا دروازہ بند کیا اور چمن سے مصافحہ

Posted on Kitab Nagri

کیا، اور جب چمن گاڑی وہاں سے لے گیا تب پوری گلی میں ہو کا عالم چھا گیا۔ یہ کوئی پوش علاقہ تھا جہاں نئ آبادی بس رہی تھی۔ اس وقت وہاں ہر طرف سناٹا اور ٹھٹھرا دینے والی ہوا کی سنسناہٹ تھی۔۔۔ !!

سینے پر بازو لپیٹے کائنات شاید کھڑے کھڑے سو گئی تھی۔ شہریار نے ایک مسکراتی نظر اس کے ہونٹوں سے چپکی بال کی ایک پتلی سی لٹ ہر ڈالی پھر احتیاط سے لٹ اس کے ہونٹوں سے الگ کر کے اس کا نازک سا وجود جھٹکے سے اپنے بازئوں میں بھینچ لیا، جیسے کائنات کوئی پلو ہو۔ سوئی جاگی حالت میں کھڑی کائنات ہڑبڑا کر پوری طرح ہوش میں آ گئی۔

"شش۔۔۔ شہریار یہ کیا رہے ہیں آپ! چھوڑیں مجھے۔" شہریار کے بازئوں کے مضبوط حصار کو توڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کائنات جھینپی نظروں سے اِدھر اُدھر بھی دیکھ رہی تھی کہ کہیں کوئی زی روح تو موجود نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا!" شہریار مزے سے بولا۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات نے اس بار شہریار کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور حیران پریشان نظروں سے اطراف کا جائزہ لینے لگی۔"یہ ہم کہاں آئے ہیں؟ ہم تو گھر جا رہے تھے نا؟"

"ہم گھر ہی آئے ہیں۔"شہریار اس کے اکسپریشنز انجوائے کرتے ہوئے بولا۔

"کس کے گھر؟"کائنات ہونق سی ہو کر پوچھنے لگی۔

"تمہارے گھر۔۔۔"شہریار نے اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے کہا۔

"تمہارے گھر؟؟؟ مطلب میرے گھر؟؟؟ کیا مطلب ہے شہریار؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔!"ادھوری نیند کا چڑچڑا پن کائنات کے لہجے سے واضع تھا۔

"بھول گئیں وہ زمین کے کاغزات؟؟؟ لکھ پتی بن گئی تھیں نا تم تو؟"شہریار شرارتی لہجے میں بولا تھا لیکن کائنات کا رنگ اس حادثے کو یاد کر کے پھیکا پڑ گیا۔ شہریار نے جو اس کی بدلتی کیفیت دیکھی، تب ساری شوخی شرارت

Posted on Kitab Nagri

چھوڑ چھاڑ جلدی جلدی وضاحت دینے لگا۔"میر سائیں" کی مہربانی سے وہ کاغزات واپس مل گئے اور میں تب سے زمین کا سودا اور ڈھنگ کا گھر ڈھونڈنے میں ہلکان تھا۔ایک بار پھر "میر سائیں" کی مہربانی سے مجھے یہ گھر مل ہی گیا۔یہ گھر تمہارے نام ہے کیونکہ تمہارے ہی نام ہونا چاہیے تھا۔۔۔جب کبھی جھگڑا ہوا کرے تب میرا سامان نکال کر باہر پھینک دیا کرنا، ٹھیک ہے نا؟"کائنات کو پیچھے سے اپنے بازئوں میں بھینچے آہستہ آہستہ دائیں بائیں جھولتے ہوئے شہریار مختصراً اسے گھر کے متعلق بتانے لگا۔

"جانتی ہو کائنات!اس گھر کی ایک ایک دیوار کو میں نے اپنے ہاتھوں سے پینٹ کیا ہے۔پچھلی طرف ایک چھوٹا سا باغ بھی ہے جہاں پودوں کے بیج میں نے بو دیے ہیں، ہم مل کر انہیں سینچیں گے۔"شہریار چمکدار نظروں سے گھر کی طرف دیکھتے ہوئے آگے کی پلاننگ کر رہا تھا جب کائنات کی سسکی پر گڑبڑا کر پیچھے سے آگے آیا اور کائنات کا آنسوئوں سے تر سرخ چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرے پریشان نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا کیوں رو رہی ہو؟چپ ہو جائوں یار ہوا کیا ہے؟یہ تو کتنی خوشی کا وقت ہے؟کیا یہ خوشی کے آنسو ہیں؟ خوشی میں انسان اس طرح تو نہیں روتا۔۔۔!اب بس کر جائو کائنات ورنہ میں پیار کر دوں گا!!"یہ دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی۔کائنات فوراً سنبھل کر چپ ہو گئی، لیکن آنکھوں سے موتی گرنے کا سلسلہ جاری رہا۔

Posted on Kitab Nagri

"گھر پسند نہیں آیا؟" ہلکی ہوا سے اڑتے اس کے ریشمی بالوں کو نرمی سے کان کے پیچھے کرتے ہوئے شہریار مصنوعی خفگی سے پوچھنے لگا۔

"ببب۔۔۔بہت۔۔بہت اچھا ہے۔ آپ بھی بہت زیادہ اچھے ہیں۔۔۔!مجھے سمجھ آرہا مجھے اچانک اتنا سب کچھ کیسے مل گیا!میں اتنی خوشی ڈزرو تو نہیں کرتی۔۔۔۔میرا ماضی بہت کوتاہیوں سے بھرا ہے۔"

"آہ۔۔۔میرا ایموشنل بچہ!قدرت کے پاس نعمتوں کا انبار ہے اور کوتاہیاں معاف کرنے کا اختیار بھی۔تو جب معافی اور نعمتیں مل جائیں تو اس پر صرف شکر ادا کرنا چاہیے۔وہ جو ساری کائنات پر قدرت رکھتا ہے،اس کی ان چھوٹی چھوٹی کرم نوازیوں پر حیرت کیسی۔۔۔؟" اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے کائنات کے دونوں گال صاف کرتے ہوئے شہریار نے اس کی صبیح پیشانی چوم لی تھی۔کائنات کے لب اس سے پہلے کے سکون کے احساس میں گھر کر مسکراتے،شہریار اپنے لب اس کی پیشانی سے ہٹاتا اس کی چھوٹی سی ناک تک لے آیا تھا۔ کائنات کا رنگ اڑ گیا۔۔۔اس سے پہلے کے شہریار حد پار کر لیتا،کائنات نے اسے ہلکا سا دھکا دے کر پیچھے کیا اور خود بھی دو قدم پیچھے ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"کوئی شرم حیا ہوتی ہے شہریار۔۔۔۔ہم باہر ہیں۔" اپنی شرماہٹ چھپانے کے لیئے، بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے تیز تیز پلکیں جھپک کر بولتی ہوئی کائنات بہت دلکش لگ رہی تھی۔

شہریار کو اس پل یوں لگا جیسے اسے کائنات سے دوبارہ محبت ہو گئی ہو۔

خوابناک کیفیت میں کائنات کا ہاتھ تھام کر شہریار نے اپنے لبوں سے لگالیا، پھر بوجھل لہجے میں بولا۔ "سارا مسئلہ باہر ہونے کا ہے نا؟ تو پھر جلدی سے اندر چلو۔۔۔"!!

کائنات آگے سے مزید کچھ نہیں کہہ سکی اور نظریں جھکا کر شہریار کی سنگت میں اپنے چھوٹے سے محبت کے رنگوں سے رنگے گھر کی طرف چل پڑی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

انوری بیگم کے سو جانے کا یقین کر کے میر شمس نے جھک کر ان کا سر چوما اور ان کے کمرے کی لائٹ آف کر کے باہر نکل آیا۔ جامد چہرے کے ساتھ وہ اپنے کمرے میں جانے کے لیئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا جب نظریں غیر ارادی طور پر گلاس وال سے نظر آتے لان کی طرف اٹھ گئیں اور وہاں نین تارا کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

درمیانی فاصلہ کافی زیادہ تھا لیکن میر شمس اپنی نین کو کیسے نہ پہچانتا!

ایک نظر رات کے ساڑھے بارہ بجاتی گھڑی پر ڈال کر میر شمس لان میں چلا آیا۔ نین تارا نے چونک کر میر شمس کی طرف دیکھا اور پھر سر جھٹک کر دوبارہ آسمان پر ٹمٹماتے ستاروں کو گھورنے لگی۔

گہری سانس خارج کرتے ہوئے میر شمس بینچ پر اس کے پہلو میں جا بیٹھا اور اپنی شال نین تارا کے گرد لپیٹ دی

۔

"آج سردی بہت ہے۔ اچانک ہی آگئی ہیں سردیاں۔۔۔ نہیں؟" بات شروع کرنے کے لیئے میر شمس کو اور کچھ نہیں سوجھا تو موسم کا ذکر لے بیٹھا۔ نین تارا نے کوئی جواب نہیں دیا، البتہ آسمان سے نظریں ہٹا کر اپنی ہتھیلیوں پر ٹکا دی تھیں۔

میر شمس کافی دیر تک اس کے بولنے کا منتظر رہا، لیکن جب بہت دیر گزر جانے کے بعد بھی نین تارا نے چپ کا روزہ نہ توڑا تب میر شمس اٹھا اور نین تارا کے ہاتھ تھام کر، ایک گھٹنا ٹیک کے زمین پر بیٹھ گیا۔

میر شمس کے یوں بیٹھنے پر نین تارا پہلی بار کچھ گڑبڑائی۔ اس نے اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہے لیکن میر شمس نے اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کر دی اور نین تارا کے دونوں ہاتھ کھینچے' جس کی وجہ سے نین تارا کو بھی جھکنا پڑا۔

"میر سائیں مجھے نیند آرہی ہے۔" نین تارا نظریں جھکائے دبے دبے غصے کے ساتھ بولی۔

Posted on Kitab Nagri

میر شمس نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکراتے ہوئے دھیمی آواز میں گویا ہوا ۔"جانتی ہو نین!مجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟تمہارے ہونٹوں کی مسکراہٹ۔اور پتہ ہے سب سے برا کیا لگتا ہے؟تمہارے یہ آنسو۔۔۔"نین تارا کے گالوں پر لڑھکتے آنسئوں کو ناپسندیدگی سے دیکھا گیا تھا۔

"میر سائیں جانے دیں مجھے۔شام کمرے میں اکیلا ہو گا۔"نین تارا نے بھرائی آواز میں ایک اور بہانہ تراشہ۔

"اتنی دیر سے اکیلا تھا، تھوڑی دیر اور سہی۔"

"میر سائیں مجھے نیند آرہی ہے بہت۔"

"میری نیندیں اڑا کر سکون سے تو تم بھی نہیں سوتی ہو نگی ایم شیور۔"میر شمس بظاہر مسکرا کر بولا تھا لیکن چہرے پر مردنی ہنوز چھائی تھی۔"پہلے میں سوچتا تھا تم پر زبردستی نہ کروں۔اب بھی کوئی زور زبردستی نہیں کرونگا لیکن جاننا چاہوں گا کہ کب تک؟تھک گیا ہوں میں نین۔۔۔بابا سائیں میرا بچا کھچا اعتماد بھی ساتھ لے گئے

Posted on Kitab Nagri

ہیں۔ لیکن ساتھ ہی وہ مجھے زندگی بھر کا سبق بھی دے گئے ہیں کہ جب اپنی عزت پر پڑے تو کیسا لگتا ہے۔۔۔! مجھ پر بھروسہ کرو نین تارا پلیز، صرف ایک بار کر کے دیکھو۔ اس بار میں تمہارے اعتبار کو ٹھیس نہیں پہنچنے دوں گا۔ بابا سائیں کا دیا سبق مجھے ہمیشہ یاد رہنے والا ہے۔ پلیز نین، پلیز۔۔۔۔!!!" بولتے بولتے میر شمس کو احساس نہیں ہوا تھ کہ کب میر شمس کی آنکھوں میں چمکتے آنسو اس کے گالوں پر بہتے ہوئے داڑھی میں جذب ہونے لگے۔

میر شمس جیسے مضبوط اعصاب والے وڈیرے کو یوں اپنے سامنے گھٹنے ٹیک کر آنسو بہاتے دیکھ کر نین تارا کو اپنے دل کی دھڑکن رکتی محسوس ہوئی۔ یہ منظر اس جیسی حساس لڑکی کی برداشت سے باہر تھا۔

بے ساختہ ہی نین تارا نے اپنے ہاتھ چھڑوا کر میر شمس کو اوپر بٹھانا چاہا لیکن میر شمس نے ایک بار پھر ہاتھ چھڑوانے کی اس کی کوشش ناکام بنادی تھی۔ ناچار نین تارا کو ہی اس کے ساتھ زمین پر بیٹھنا پڑا۔

"آپ!!! آپ۔۔۔ ٹھیک نہیں کرتے، ہمیشہ مجبور کر دیتے ہیں۔ مجھے تھوڑا اور ناراض رہنے دیں۔" نین تارا کے چڑے ہوئے انداز میں "ہار" کی جھلاہٹ بھی شامل تھی۔

"کتنا اور؟؟؟" میر شمس بے صبرا ہو رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"وہ میں صبح تک سوچ کر بتائوں گی۔ فی الحال مجھے سونے دیں۔" نین تارا نے جان چھڑاتے انداز میں کہہ کر پھر سے اپنے ہاتھ چھڑوانے کے لیئے زور آزمائی کی لیکن بے سود!

"میں آج رات تمہیں منانے کی کوشش کرتا ہوں۔ پھر ماننے نہ ماننے کا فیصلہ تم صبح مجھے سنا دینا! میں تمہارے فیصلے کو قبول کرلوں گا۔" کیا بات تھی میر شمس کی۔ کتنا سپیس دے رہا تھا وہ نین تارا کو۔ نین تارا میر شمس کی چالاکی پر اسے منہ کھولے دیکھتی رہ گئ جبکہ میر شمس نین تارا کے تاثرات سے انجان بنتے ہوئے نین تارا کو اپنے بازو کے حلقے میں لیئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"میر سائیں یہ چیٹنگ ہے"!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"محبت اور جنگ میں سب جائز ہے، اور چیٹنگ کیسی؟ میں صرف منانے کی کوشش کرونگا، ناراضگی ختم کرنے نہ کرنے کا فیصلہ تمہارا اپنا ہو گا۔"

Posted on Kitab Nagri

نین تارا جواب میں کچھ دیر تک اسے گھورتی رہی جو اس سے نظریں چرا رہا تھا، پھر ٹھنڈی سانس خارج کر کے نین تارا نے اپنا سر اس کے شانے سے ٹکا دیا۔ "میر سائیں! میں آپ کو معاف کر رہی ہوں کیونکہ آپ کے ماضی سے میں پہلے ہی واقف تھی۔ لیکن اگر ایک بار پھر میر امان ٹوٹ گیا تو۔۔۔۔"

"وعدہ نین وعدہ۔۔۔!" میر شمس اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کے جلدی سے بولا۔ مبادا نین تارا، بچھڑ جانے کی کوئی بات نہ کر دے۔

نین تارا نے خاموش نظروں سے میر شمس کے شانے پر سر رکھے اس کے تاثرات جانچے، پھر ملائمت سے مسکراتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر دھرا میر شمس کا ہاتھ اپنے چھوٹے چھوٹے ٹھنڈے یخ ہاتھوں میں تھام لیا۔ اعتبار کے اس اظہار پر بے ساختہ ہی میر شمس نے جھک کر اس کی پیشانی کا بوسہ لے لیا اور دونوں قدم سے قدم ملا کر اس وحشتوں سے بھری حویلی میں محبت کی کونپل کھلانے چل پڑے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

پانچ مہینے بعد۔۔۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

حویلی میں گہما گہمی عروج پر تھی۔ آج میر شمس اور نین تارا کا ولیمہ تھا!

نین تارا کی فیملی سمیت تمام عزیز و قارب تقریب میں شریک تھے۔ حویلی والوں کی رعونت میں کوئی فرق تو نہیں پڑا تھا البتہ تقریب کے لحاظ سے سب کے چہروں پر بناوٹی مسکراہٹ موجود تھی۔

بڑی وڈیرن، جن کا جاہ و جلال عروج پر رہا کرتا تھا۔۔۔۔ شاہنواز شاہ کی موت کے بعد سے بلکل گم صم ہو کر رہ گئی تھیں اور اس وقت ایک کونے میں رکھے تخت پر بیٹھی خالی خالی نظروں سے ہنستے مسکراتے چہروں کو دیکھ رہی تھیں۔

اسٹیج پر اماں' نین تارا کی بلائیں لیتے نہیں تھک رہی تھیں اور اسے بتا رہی تھیں کہ شازل کا رشتہ اس کی چھوٹی بہن نازنین کے ساتھ طے ہو چکا ہے۔

دوسری طرف میر شمس حویلی کے دروازے پر کھڑا مہمانوں کو ویلکم کر رہا تھا لیکن اس کی نظریں بار بار دروازے پر بھٹکتی کسی خاص مہمان کی منتظر تھیں۔ انوری بیگم اس کی بے چینی دیکھ کر اس کے قریب چلی آئیں

۔

"کیا کوئی خاص مہمان آنے والا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

"جی ماماسائیں !کائنات یاد ہے نا آپ کو؟"میر شمس دروازے سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھتے ہوئے بولا جن کے چہرے پر بہت مدھم مسکان تھی۔ شاہنواز شاہ کے جانے کے بعد انہوں نے ہنسنا بولنا بہت کم کر دیا تھا۔

"ارے اسے کون بھول سکتا ہے؟ایک منٹ کے لیئے ذہن سے نکل بھی جائے تو پوتے صاحب یاد دلا دیتے ہیں ۔"میر شمس کی گود میں بیٹھے شاہ میر کے کان کھینچتے ہوئے وہ شرارت سے بولیں۔ شاہ میر تقریباً ہر ہفتے ہی کائنات سے ملنے شہر جایا کرتا تھا، اور سارا دن کائنات سے اپنے ناز نخرے اٹھوا کر بسورتا ہوا حویلی واپس آیا کرتا تھا۔ بلکہ چمن یا میر شمس اسے زبردستی کھینچ تان کر واپس لایا کرتے تھے۔ شہریار کائنات اور شاہ میر کے التفات دیکھتے ہوئے اکثر شاہ میر کو اپنی سوتن کہا کرتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی ہاں بس ان ہی دو نوک ویٹ کر رہا ہوں۔ آپ شہریار سے ملی نہیں نا ابھی تک؟ وہ ایک ہی بار حویلی آیا تھا، لیکن وہ وقت ملنے ملانے کا نہیں تھا۔"میر شمس کے کہنے پر انوری بیگم کے چہرے پر افسردگی سی چھا گئی۔ لیکن یہ افسردگی پل بھر کی تھی کیونکہ شاہ میر میر شمس کی گود میں مچلنے لگا تھا، ساتھ ہی چلایا بھی تھا۔"کائنات آنٹی ۔۔۔!!!کائنات آنٹی۔۔۔۔"!!!

میر شمس اور انوری بیگم ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات شاہ میر کو گود میں لے کر چپڑ چپڑ چومنے کے بعد انوری بیگم کی سنگت میں اسٹیج کی طرف چل پڑی جہاں نین تارا اس پر نظر پڑنے کے بعد اپنا دلہنا پہ بھلائے بے ساختہ ہی ہاتھ ہلانے لگی تھی۔ وہ تو اماں نے جب اس کے شانے پر ہلکی سی جھانپڑ رسید کر کے آنکھوں ہی آنکھوں میں گھورا، تب اسے ہوش آیا کہ وہ ولیمے کی دلہن تھی۔

نین تارا بیچاری بھی کیا کرتی؟ اتنی ساری آگ اگلتی نظروں کے سامنے گنے چنے سے اپنے دیکھ کر آنکھوں میں ٹھنڈک سی اتر جاتی تھی۔

اسٹیج کی طرف بڑھتی کائنات نے بھی نین تارا کی طرح جوش سے اپنا ہاتھ ہلایا پھر انوری بیگم کی طرف دیکھا تو چونک گئی۔ وہ بار بار مڑ کر شہریار کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ "کیا بات ہے آنٹی؟" کائنات نے پریشانی سے پوچھا

۔

"ہاں؟ نہیں وہ بس۔۔۔ کچھ نہیں۔" انوری بیگم شہریار کا چہرہ بغور دیکھ کر چونک گئی تھیں اور ذہن پر زور دے کر یاد کرنے کو شش کر رہی تھیں کہ شہریار کیوں انہیں دیکھا دیکھا لگ رہا تھا؟ مگر پھر سر جھٹک کر کائنات کی پشت تھپتھپاتے ہوئے ہنس پڑیں۔

Posted on Kitab Nagri

کائنات بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا کے رہ گئی۔ کچھ حقیقتوں پر سدا پردہ پڑا رہے تو ہی بہتر ہے۔

"کبھی کبھی شام سائیں بہت برے لگتے ہیں مجھے!" شہریار نے کائنات کے کندھے سے جھانک کر منہ چڑاتے شاہ میر کو گھورا۔ کائنات کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان ہر وقت ہی ٹھنی رہتی تھی۔ اور شہریار غصے میں شاہ میر کو چمن کی دیکھا دیکھی شام سائیں کہتا تھا۔

"میرے دوست، میرا بیٹا تمہیں صرف ٹریننگ دے رہا ہے۔ کیونکہ جلد ہی ایک کل وقتی رقیب روسیاہ کی آمد ہو جانی ہے۔ تم جلنے کڑھنے کی عادت پہلے سے ڈال لو اس لیئے۔۔۔" میر شمس کا اشارہ کائنات کی پریگننسی کی طرف تھا۔ جواب میں شہریار طویل ترین سی ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا اور اگلے ہی پل دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑے تھے۔ لمبے امتحان کے بعد زندگی نے انہیں یہ خوبصورت وقت عطا کیا تھا جب انہیں ہنسنے بولنے کے لیئے کوئی وجہ نہیں درکار تھی۔ وہ لوگ یونہی بات بے بات ہنس ہڑتے تھے، کیونکہ دلوں میں اب کوئی وحشت نہیں رہی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

The End ✿
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com